

خیال و سانس

مصنف و مؤلف: خالد خان خلجی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ

اور انسان کو اتنا ہی ملے گا جتنی کہ اس نے کوشش کی "القرآن"

من چو خیال و سائنس

مصنف و مولف: خالد خان خلجی

قیمت: 100 روپے

انتساب

اپنی والدہ ماجدہ کے نام
جن کی مسرت سے ہمیشہ
سکون و تربیت میں غرق
رہتا ہوں۔

خالد خان خلجی

”جملہ حقوق حق مصنف محفوظ ہیں“

نام کتاب: خیال و سانس

مصنف: خالد خان خلجی

تعداد: 1000

اشاعت: باراول

قیمت:

سرورق: عبد الحمید

کمپیوٹر کمپوزنگ: المنصور کمپیوٹر گرافکس کونسل

اوارہ روحانی سائنس

پیر محمد خان خلجی روڈ کونسل پاکستان فون: 840565

حرف اول

عزیز ہزاروں دعاہیں!

آپ لائق مبارک باد ہیں، خداوند کریم آپ کو ذہن رسا کو اور
عروج اور بلندی عطاء کرے، میری دم کی دعا ہے، خداوند کریم
علم کا سمندر پناہ دے، اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا کہ میرا بیٹا
میرا صحیح جانشین بن جائے گا، یا اُمّی ہر دم دعا ہے۔

والسلام

شاد گیلانی

فہرست مضامین

۴۷	معمول کو پیدار کرنا
۴۹	سوئے ہوئے کو چھٹا کرنا
۵۰	راہ چلتے انسان کو چھٹا کرنا
۵۱	چوں کو چھٹا کرنا
۵۱	معمول سے کام لینا
۵۲	بری عادات سے چھٹکارا
۵۲	امراض کا علاج
۵۳	دردوں کا علاج
۵۳	فالج کا علاج
۵۴	خوف و ہراس کسری کا علاج
۵۶	تعوذ پڑھنے کے سوال و جواب
۵۶	یکسوئی کے مختلف اثرات
۶۲	لہذا اے ملی جتنی
۶۲	خود لوی
۶۳	طریق خود لوی
۶۵	تجربہ نمبر ۱ خود لوی
۶۶	تجربہ نمبر ۲ خود لوی
۶۶	تجربہ نمبر ۳ خود لوی
۶۶	تجربہ جنت روحانی بات
۶۹	شمع بینی
۶۹	جس نے اپنے گھس کو پھان لیا اس
۷۸	سانس کی اقسام اور وقت
۸۳	ثبات و عجائبات گھس
۷	عرض مصف
۸	چھٹا ۲۰ ملی جتنی کا تحارف
۱۱	چھٹا ۲۰
۱۲	ملی جتنی
۱۳	مشاہدات اور حقائق کی کوئی
۱۹	اقلیت
۲۰	چھٹا ۲۰ اور ملی پتہ کون ہی سکتا ہے؟
۲۱	چھٹا ۲۰ اور ملی جتنی کی وجہ اثرات
۲۵	قوت لرزائی
۳۰	قوت لرزائی پڑھانے کی مشق
۳۲	تصور کی چھٹی مشق نمبر ۱
۳۳	بلور بینی مشق نمبر ۲
۳۵	طالع آفتاب مشق نمبر ۳
۳۶	شمس بینی
۳۷	ہاتھوں کی صفات طبیعت
۳۸	ہاتھوں میں صفات طبیعت پیدا کرنے کی مشق
۴۰	عملی تجربات و آزمائش
۴۱	لوگوں کو چھٹا کرنا
۴۱	معمول کو چھٹا کرنا
۴۲	نیز کا امتحان
۴۷	کاسیا گھم

پہچان دہنڈی یعنی پستکوں کی بازار میں پھر مارے جس میں اکثر کاروبار کے لیے لکھی گئی ہیں۔
 خدام کی پہلی کتاب "قائوس الف" کو عوام میں مقبولیت ہوئی وہ دہارہ ایڈیشن شائع ہوا کتاب میں جو دہارے
 اور حقین کو نیکی کی گئیں ان کے درست ہونے کا ثبوت مقبولیت دہارہ اور شاعت ہے "قائوس الف" کے
 بعد چارچ کو کسی سمجھ کا جز کے بعد علم کی کوئی یعنی پہچان دہنڈی اور ٹیلی ویژن ایسا موضوع ہے جس پر آج سے
 عمل بازار میں کوئی "معیاری و حقیقی" کتاب موجود نہیں تھی۔ تمام عمر بڑی پستکوں کے تراجم اور انگریزوں سے
 متاثر حضرات کی تصانیف ہیں۔ جس میں کوئی ربط، ترتیب اور سمجھ نہیں۔ لیکن ہم نے کتاب "خیال و
 سانس" میں ایمانداریانہ طور علم دل کے ساتھ پہچان دہنڈی اور علم النفس یعنی سانس کے علم پر بھی وہ
 رابطہ، ترتیب وار، ذاتی تجربات، مشاہدات اور کوششوں کا عظیم علم و تجربہ پیش کیا ہے کہ علم دوست اور
 نامور علمی علوم بھر جانتے ہیں کہ اس کتاب کا ہر علم، منطق اور ریاضت کس پائے پر ہے۔

کتاب میں لکھا کہ ہمیں، اصول، خیال، سائنس اور قوت لکھائی کہ جو اجدادِ صحن حاضر خدمت ہے صرف ان سے پاکستان بھر کے بے شمار سانکوں کی زندگی میں خلاء و کثافت اور روحانی چراغ کے ذریعے معیار و انقلاب پر پابو پکائے اب حقیقتیں عام راہِ جن اصول اور باقائوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کتاب کی ریاستوں، مشقوں اور حقیقتوں کا اعجاز کریں لوگ مختلف دعوے کرتے ہیں اس خاکپائے دو دیشان کا دعویٰ ہے کہ کتاب ”خیال و سائنس“ کا ترجمہ میں ہر فرد کے ساتھ دو باہت ضروری ہے۔ کتاب میں ہر انسان کے پاس موجود ایسے حقائق کا ذکر ہے کہ کپ اسے کوئی محیرِ العقل یا پر اسرار کائناتی محسوس کریں گے لیکن جب آپ ہماری ذاتی تجربات کا خود تجربہ کریں گے اور حاصل کریں گے تو اپنے علم و تجربے پر دوبارہ عملِ عشق ناز و فخر کریں گے تب کپ کا فرض بنتا ہے کہ کپ ”خیال و سائنس“ ہر بات تک پہنچانے کا وسیلہ۔ میں اور اپنے علم و تجربے سے دیکھی انہایت میں خوشیوں بانٹ کر کچھ احتیاطی حوالوں میں یاد رکھیں۔

خاوم

خالد خان قلمی

سائنس سے صدیوں کا علاج ۔۔۔۔۔ ۸۸

سر در دایم، کرانه و در و شقیقه ----- ۸۹

۸۹ - - - - - معذے کی خرافاتی

۹۰ - - - - - مصلی خون

۹۰۔ بری عادات و خواہشات سے چھٹکارا۔۔۔

قوت باہ اور جوانی پر قرار رکھنا۔۔۔۔۔ ۹۱

بیش صحت و تندرستی ----- ۹۲

دیگر تجربات سانس ----- ۹۲

ہماری سے شفاء کب ہوگی۔۔۔۔۔ ۹۳

ہر مرض اور بیماری کا حیرت انگیز۔۔۔ ۹۴

درود کا علاج ————— ۹۵

سوال کا جواب بذریعہ علم النفس --- ۹۵

محبت و تحفیر کا نفسی عمل - - - - - ۹۷

جذب القلوب کا ۱۰ در در روز کار عمل --- ۹

الحمد لله رب العالمین

۱۰۱۔ اعداد حاصل کرنے کا طریقہ۔۔۔۔۔

کمال جبرم ۱۰۳

مرکز سراسر

ہینائزم و ٹیلی پیتھی کا تعارف

تعلیم یافتہ طبقہ اور شائقین عقلی علوم کی اکثریت اس علم کے نام سے آشنا ہیں اس کے اثرات اور وجود کے قائل بھی ہیں۔ مشرقی ان علوم میں کافی پست ہے۔ اس کی اہم وجہ جب تک مغرب کسی علم و فن کے کرشمے مشرق پر عیاں نہیں کرتے جب تک مشرق اس علم و فن کے نام سے بھی ناواقف رہتا ہے۔ حالانکہ علوم و فنون مسلمانوں کی میراث ہے ہم نے اس میراث سے چشم پوشی کر کے دوسروں کے حوالے کیا اور غیروں نے ان علوم سے فوائد اور سولیات زندگی حاصل کئے جن کی ہم صرف مثالیں دیتے ہیں۔ ہماری تحقیق و جستجو اور تلاش یہاں تک ہے کہ جب تک کسی امر میں مغرب کا مرہبیت نہ ہو ہم ان چیزوں کے منکر ہوتے ہیں۔

جب علوم روحانی، جفر، رمل، عملیات، تعویذات جنات کا ذکر آتا ہے تو ہر کوئی بول اٹھتا ہے کہ یہ تو ہمارے اُلو اور بے ضرر چیزیں ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ عمل کرنے پر تعویذ سے کام لیا جاتے ہیں یا انجما پاتے ہیں؟

اور جب ذکر ہینائزم یا ٹیلی پیتھی، روحانی سائنس، یوگا وغیرہ آتا ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ ہمارے اس کاروبار میں یہ ان کے لیے ہے جو سیاروں پر قدم رکھتے ہیں۔ اب مغرب نے حالیہ دور میں عقلی اور روحانی علوم قال نکالنا، روح سے باتیں کرنا وغیرہ پر یقین ظاہر کر دیا ہے اور ہمارے عوام اور روکنا، امر اور زرا افسران خاص نے بھی مغرب کی تقلید میں سر تسلیم خم کیا۔

ان علوم پر بھروسہ اور اعتقاد علیحدہ حدتے ہیں لیکن یہ جملہ ہے کہ علوم عقلی اور روحانی انبیاء صوفیا کرام کے تعلیم کردہ ہیں ہم آج تک منکرین علوم میں سے تھے جب

مغرب نے تعویذ سے لے کر بد روح اور جلاوٹ تک تمام حقیقتوں پر اپنا مرہبیت کر دیا تو ہم نے توہمات اور تصورات کو حقیقت اور عمل کرنا شروع کر دیا۔

بعض فیروں نے سنا حضرت انگریزی اور دیگر زبانوں کی کتب کے تراجم کر کے اس علم بیکسوئی کو دوسروں کی ایجاد قرار دیتے ہیں۔ مختلف انگریز ماہرین نفسیات و ڈاکٹروں کے نام دے کر کتابوں کو عرب دارنہانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں آپؓ جمعہ کے دن خطبہ فرما ہوتے ہیں اور مسلمانوں کا لشکر سینکڑوں میل دور کفار کے خلاف صف کرا ہے آپؓ منبر سے ہی سپہ سالار مسلمان لشکر کو حکم و پیغام بھیجتے ہیں کہ پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر کفار چھپ کر حملہ کرنے والا ہے آپؓ کا یہ پیغام سپہ سالار اس فاصلہ پر بھی وصول کر لیتا ہے اور بعد میں واپسی پر سپہ سالار اس امر کی تائید کرتا ہے کہ ہمیں ایسے لگا جیسے امیر المومنینؓ ہمارے سروں پر ہو اور آواز دے رہا ہو۔ یہ روحانی اور ایمانی روابط ہیں۔ آج یہ گمان عروج پر ہے کہ واقعی غیروں نے ترقی اور پیش رفت کی ہے نہ صرف دیگر علم و فن میں بلکہ ہینائزم و ٹیلی پیتھی میں بھی وہ ہمیں بہت پیچھے دھکیل چکے ہیں۔

اس پستی اور زوال کی وجہ ہمارے معاشرے کا ایک ان پڑھ فرد بھی بہت خوب بتاتا ہے کہ سنی اور محنت کا فقدان ہے دنیا کے مختلف ممالک میں عجیب و غریب انسان پائے جاتے ہیں۔ کوئی آنکھوں سے کیا کرشمے دکھاتا ہے تو کوئی ہند آنکھوں میں کیا دیکھتا ہے۔ کوئی سانس روک کر پریشان و حیران کر دیتا ہے۔ مزم کو ہینائزم کے قید میں لا کر راز اگلوائے جاتے ہیں چوں کی ذہنیت کو پرکھ کر تعلیم دی جاتی ہے عام ہندوؤں، امراض اور عادات کا ہینائزم سے علاج کراتے ہیں۔ پاگل کو چتر نہیں مارتے وچ پاگل پن تلاش کرتے ہیں دوسروں کے سکون

کے ”لئے مختلف مختلف طریقے وضع کرتے ہیں اور نہ جانے دیگر کتنی خفیہ امور میں اس علم کو استعمال کیا گیا ہوگا۔۔۔۔۔؟

ہمارے پینٹسٹ و ٹیلی پیٹہ حضرات اپنے علم کو سینے میں چھپائے رکھتے ہیں پینٹسٹ

کھانا ان کی نظر و عزت میں عیب ہے۔ بیرومرشد بنائے دہرتے ہیں حالانکہ اکثر ان کے عجب کرشمے علم یکسوئی سے ہی انجام پاتے ہیں یہی علم تعلیم کرتے وقت کچھ اور نام دیتے ہیں کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے اس کا اصل مقصد یہی ہے کہ علم یکسوئی کے حقائق اور ان کی ریاضت حقیقی سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔ مستند مشقیں اور ریاضتیں پیش کی جائیں عملیات و خلاف میں رجعت کا خوف رہتا ہے یکسوئی کی مشقوں میں یہ خوف و ڈر نہیں ہوتا لیکن بے ترتیب اور غلط مشق کرنے سے انسانی صحت خاص کر آنکھوں اور دماغ کا ضائع ہو جانا ممکن ہے

کتاب ہذا میں مشقیں اور ریاضتیں اس ترتیب اور پہلو کے ساتھ بیان کی جائیں گی جس طرح یہ مشقیں میں تاخیر خود کر چکا ہوں بلکہ کتاب میں تجربات و مشاہدات اور ترکیب و استعمال کو اس طرح پیش کیا جائے گا کہ کسی مرطلے پر انھیں یا سوال ذہن میں نہ کھینچے مجھ خطا کار پر اس علم کا انکشاف بھی روحانی استاد محترم قبلہ علامت الہدھر مرحوم حضرت غلام عباس شاہ گیلانی صاحب آف شور کوٹ نے کیا۔ قطع نظر روحانی باپ کے یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں اس علم کی جتنی حد مت آپ نے کی شاید کسی نے کی ہو۔ مختلف روحانی رسائل اور کتب کے علاوہ بے شمار صحت یاب ہونے والے مریض اور مسائل معجزہ گوہ ہیں جو اپنی مرادوں کو پا چکے ہیں۔ آپ نے جتنی تحقیق و جستجو اور تجربات کئے ان کے لیے الگ دفتر درکار ہے۔ آپ نے ہر علم کی الگ الگ پہچان کرا کے عوام پر احسان عظیم

فرمایا۔

پاکستان کے بڑے شہروں میں چند ایک ہینائٹزم کے کلینک کھلے نظر آرہے ہیں یہ ایک مثبت و جرات مند کام ہے اس سے عام بے اثر اور مفرد ادویات کے کاروباری طبقے کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ جو حضرات گوشہ نشین ہیں ہماری گزارش ہے کہ ڈٹ کر میدان عمل میں آئیں اور خلق خدا کے کام آئیں۔

ہینائٹزم :-

کتاب کے مطالعے سے قدامت خدائیں جان جائیں گے کہ ہینائٹزم کیا ہے کیوں کر اثر اور وجود رکھتا ہے تاہم اس کے معنی و مطلب سمجھنے کے لیے یہ ہے کہ ہینائٹزم انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ”غنودگی“ ”غیند جیسی حالت“ یا ”نیم خوابیدہ“ کے ہیں لفظ ہینائٹزم انگریزی کی مقرر کردہ ہے جبکہ اسلامی روحانی تعلیمات مراقبہ میں سے اخذ شدہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجے یا حیثیت کو ہینائٹزم اور ٹیلی جیسی کہہ سکتے ہیں۔

ہینائٹزم کی قوت سے کسی بھی انسان کو نیم خوابیدہ کیا جاتا ہے اس عالم تنویم میں (ہینائٹسٹ ”عامل“ (ہینائٹسٹز شدہ ”معمول“ کو حکم یا پیغام دیتا ہے اور پھر عامل معمول کو واپس عام حالت میں لے آتا ہے۔ اب معمول نے جو پیغام حکم الیات دوران غنودگی وصول کیا اس پر دل و جان سے عمل کے لیے کوشش کرے گا۔ یہ پیغام یا حکم کسی بھی نوعیت کا ہوگا تو معمول عامل کے حکم کا تابع ہوگا۔ معمول کو بالکل خیال و احساس نہ ہوگا کہ وہ کیوں کر یہ کام کر رہا ہے

ہینائٹزم کو جائز و ناجائز ہر دو کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً کسی کو ”عمل تنویم“

میں حکم دیا جائے کہ چوری کر، فلاں سے لڑائی کر، ڈاکہ ڈال مطلب ہر وہ کام جس سے شیطان راضی ہو اس کے برعکس ہر وہ کام بھی ہو سکتا ہے جس میں رضا رب ہو، فخر و ہمت انسانیت ہو مدد اور دکھ اور ذہنی و قلبی سکون ہو۔

ٹیلی پیٹھی :-

یہ بھی انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ”رابطہ کا عمل“ رابطہ کا طریق اور ترسیل خیالات وغیرہ کے ہیں۔ ہپناٹزم اور ٹیلی پیٹھی کا چوٹی دامن کا ساتھ ہے جب انسان یکسوئی اور تکرار توجہ کی مشقیں کر لیتا ہے تو دونوں شعبوں میں عبور پا لیتا ہے ہر دو کا تعلق یکسوئی اور قوت ارادی سے ہے۔ جب یہ قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں تو ان میں ملکہ حاصل کرنا برابر ہو جاتا ہے۔ ٹیلی پیٹھی میں مزید ارادے کی مضبوطی اور یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہپناٹزم کے عمل میں معمول کی موجودگی ضروری ہے جبکہ ٹیلی پیٹھی ہزاروں میل دور آپ کا پیغام کسی کے دماغ پر پہنچا سکتا ہے۔

دور دراز مقامات اور خطوں کے افراد خیالات کو قبول کرنے پر مجبور ہوں گے کسی کی کیفیت، حالت، معلوم کر سکتے ہیں یکسوئی کی کامل چٹنگی کو مال کر دیتا ہے آپ دنیا کے کسی بھی خطے کے کسی بھی شخص، مقام، شہر کی تصویر ٹیلی ویژن کے اسکرین کی طرح اپنے خیالات و دماغ میں ابھار سکتے ہیں یہ نقش بالکل خیالی و فرضی نہ ہوگا بلکہ من و عن بین حال کے مطابق ہوگا۔ ٹیلی پیٹھی میں کامیابی پر انسان مختار ہے جو پیغام تصور، حکم، بات، خیالات کے لہر پر بچھگا کسی پر مطلوبہ عمل ضرور ہوگا کوئی پس و پیش نہ ہوگا۔

لوگ آئے دن اپنے خیالات میں ملوں دور لوگوں پر پھینکتے ہیں۔ مضبوط قوت ارادی و پختہ خیالات رک نہیں سکتے اس کے سامنے کوئی چیز مثل ڈھال نہیں ہو سکتا اور خیال

نے سفر کیا اور برق کی طرح کام دکھایا۔ اسے ہم ہپناٹزم سے قوی تر کہیں گے کیونکہ ٹیلی پیٹھی میں معمول کی موجودگی لازمی نہیں۔ جبکہ ٹیلی پیٹھی سیکنڈوں میں مشرق سے مغرب میں پہنچ چکا ہوتا ہے۔

مشاہدات اور حقائق یکسوئی :-

ارتھکاز توجہ کے اثر اور وار کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا بلکہ احساس یا گمان ہو جاتا ہے کہ کوئی عمل یا طریقہ کار فرما ہوا ہے بالکل حجبی کی لہر کی طرح کہ کرنٹ سے فوائد کو تولیے ہیں لیکن کرنٹ دیکھا نہیں گیا۔ اسی طرح یکسوئی کے کمالات ہیں۔ ان کی افادیت اور اثرات وجود میں آتے رہتے ہیں۔

اولیاء اللہ، صوفیائے کرام کے رابطہ بغیر قاصد اور خطوط کے قائم رہتے ہیں۔ حسب فضاء دوسروں کو خواب دکھاتے ہیں۔ فقرہ اور عامل یکسوئی کے سامنے جانے سے مسائل کی کیفیت اور خیالات کو بھانپ لیتے ہیں۔ بغیر سوال کے جواب دیتے ہیں۔ حال بتاتے بغیر حاجت میں مدد تعاون فرماتے ہیں۔ بغیر فال یا قرعہ کے غائب کا حال اور سمت بتاتے ہیں۔ کسی مقام کا نقشہ یوں بیان کرتے ہیں گویا وہیں سے ہمارے ہیں اور اسی مقام پر موجود ہیں۔

اسلامی یکسوئی، مراقبہ علم و عرفان اور ولایت کا درجہ یا مقام اس سے کئی گنا بڑھ کر اعلیٰ و ارفع ہے ہپناٹزم اور ٹیلی پیٹھی اسلامی روحانیت کی وصول ہے۔ ہر مذہب میں روحانیت کا عنصر غالب ہے۔ ہر مذہب کا عملی بلند تر ہوتا ہے۔ لیکن اسلام کی روحانیت کو وہ فضیلت و خصوصیت رب حاصل ہے کہ انتہار روحانیت غیر مذہب البتہ روحانیت اسلام ہے۔ جہاں غیروں کی روحانیت کے پر جل جاتے ہیں وہاں اسلامی روحانیت لطیف کو ذکر

اللہ واحد ہے وہ پرلگ جاتے ہیں جس کی منزل خالق برحق کی دوستی ہے چونکہ غیر مذہب کی روحانیت چادری طرح صرف زمین تک محدود ہے اور ہماری منزل و اثر عرش، کرسی، لوح و قلم سے نازل ہو کر نیچے تخت اشرفی تک ہے۔ پھر موازنہ کیا مقابلہ کیا۔۔۔۔۔؟

معمولات و حواصیل زندگی ہے کہ فلاں مملکت میں فلاں تبدیلی آئی۔ فلاں صدر یا وزیر اعظم نے یہ کیا، فلاں سائنسدان غدار ہو یا لگن ہوا۔ فلاں جنرل نے بغاوت کی فلاں حکم جاری کیا۔ یہ مشہور مثالیں ہیں ان تمام امور میں علم یکسوئی اور خیال کا دخل ضرور اور ضرور ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک اور خطے کے کونے کونے میں اس علم کے ماہرین موجود ہیں۔ جن میں چند ایک اس علم میں کمال فن حاصل کر کے ملک و قوم کی عظمت کے لیے پیش یکما کام کرتے ہیں اکثر ماہرین ذاتی غرض اور امور تک محدود ہو جاتے ہیں جبکہ ملک و قوم کے لیے کام کرنے والے دوسرے ماہرین غیر ممالک کی انہم شخصیات کو ہونا لازم اور ٹیلی جنتی کے ذریعے زیر کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔

بڑی شخصیات صدور، وزراء، جرنیلز کو قابو لانا آسان نہیں کیونکہ جب ان کی طرف پیغام بھیجا جاتا تو یہ عوام اور مشیروں میں گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اور اعتراضات اور مشاورت کے مفید ہوتے ہیں اور بار بار سوچنا ہر پہلو کو سوچنے کے علاوہ اعتراضات اور مشاورت، ارسال شدہ پیغام کو حد لانا کر دیتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ پیناش یا ٹیلی چیٹ کے ایک ہی بار کے لہری پیغام سے کوئی معمول اثرات کے شے میں بند نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چند بار مضبوط قوت ارادی اور مضبوط خیال کے ساتھ پیغام کو ہوا کے دوش پر بھجوا ہو گا۔

دو تین بار سے مطلوبہ پیغام اٹل اثر نہیں دکھا سکتا جیسے کہ بعض نام نہاد قصوں،

کہانیوں اور قلموں میں ہوتا ہے یہاں تو جتن کرنا ہے گر گر کر شہسوار بننا ہے۔ موجودہ حالات میں تمام ممالک کے نامور سائنسدانوں اور جرنیلوں پر سخت پیرے اور پابندیاں ہیں؟ تاکہ مخالف تحریقی عمل نہ کر سکے فارمولے اور راز نہ اگلوائے مختلف ذرائع سے معلوم ہے کہ مغرب نے اس علم کو کیسے استعمال میں لایا ہے۔

گورباچوف نے سویت یونین کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ چارچ لیش جاپان میں کرسی سے گر پڑتے ہیں غنودگی کی کیفیت ہو جاتی ہیں طبیبی معائنہ کرنے پر وجہ معلوم نہ ہو تو یہ کیسا اڑ ہے؟ ہٹلر کے بارے میں مشہور ہے کہ جمع کو ہینا ناز کے خطاب کرتا۔ لیٹن تمام روس میں واحد منفرد نظریے کا علمبردار تھا۔ اس نظریے کو مضبوط خیال سے منویا یکسوئی کی چٹائی کا کمال ہے کہ لیٹن کے خیال میں ناکامی کا تصور لمحہ لمحہ کے لیے نہیں آیا اور محمد ترہ کشی نے تمام افغانستان میں انقلاب برپا کیا امام خمینی نے شہنشاہ ایران کا تختہ الٹ دیا۔ نیکسن منڈیلا نے مضبوط خیال اور ارادے سے افریقہ کا نظام تبدیل کیا۔ مزید ایسے افراد کی بے شمار مثالیں ہیں جنہوں نے قوت ارادی یکسوئی اور استقامت کے گھوڑے پر سٹھ کر کئی خطرناک اور مشکل ترین صحرائوں کو پار کیے۔

ایسے افراد و اشخاص کی تکلفی کرنی مشکل ہے۔ جو کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن بے ہنگم اور بے جا ہادی کی بناء پر مشہور نہ ہونے یا ان کے ارادے اور منزلوں کا ہدف یکساں ہو گا۔

پاکستان اور اس پاس کی مختلف ہستیوں اور معروف اشخاص کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ واقعی ان کے ارادے پھاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ثابت ہوئے ہیں دل و دماغ میں لفظ ”ناممکن یا مشکل“ کو کبھی نہیں دیتے جبکہ عام لوگ عام زندگی میں معمولی پریشانی اور تکلیف سے گھبرا کر ارادے اور خیال کے علاوہ اپنے گھر بار کو تبدیل کر دیتے ہیں

۔ بوجھنے کے خوف سے جوئی کو ضائع کر دیتے ہیں۔ موت سے ڈر کر زندگی کو اجیرن کر دیتے ہیں۔

ہم زندگی میں حقیقتوں کا سامنا کرتے وقت ڈرتے ہیں حقیقت کو ماننا ہی زندگی کی کامیابی ہے۔ حقیقت سے خوف کو دل سے دور ہٹا دیا جائے تو زندگی بہت حسین، روشن، واضح منزل اور مقصد کے ساتھ نظر آئے گی۔ فطرت کے ساتھ آج تک لڑائی یا جنگ میں کسی کو فتح ہوئی ہے نہ ہوگی۔ البتہ فطرت و قدرت نے آپ کو جو شرف اور توانائی زندگی گزارنے کے لیے بخشی ہیں انہیں استعمال کرنا ہی کامیابی اور زندگی ہے۔ اور یہی قدرت کا تقاضہ اور ضابطہ ہے اس طرح فطرت کے نظام میں کوئی نام نہاد پیغام کیا جاسکتا ہے۔

سانپ اپنے شکار کو گھور گھور کر پہچاننا نہ کر لیتا ہے چونکہ سانپ کی آنکھیں ہمیشہ کھلی رہتی ہیں اسی لیے پہچاننا نہ کرنے کی خصوصیت آنکھوں میں ہوتی ہے۔ انسان کا سانپ سے خوف یا ڈر کی وجہ بھی سانپ کی آنکھوں کا اثر ہے کہ انسان پر غنودگی یا سکونت کی حالت طاری کر دیتا ہے بالکل اسی طرح کیوٹری کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتی ہیں یہ پہچاننا نہ ہی تو ہے۔ مٹی چڑیا اور چوہ کو شکار کرتے وقت چند لمحوں کے لیے گھورتی ہے تب مطلوبہ شکار پر غنودگی کی کیفیت چھا جاتی ہے۔ اس طرح مٹی اپنے دار اور مقصد میں کام نہیں رہتی۔ حالانکہ مٹی چوہ کے بل میں جانیں سکتی اور چڑیا کے ساتھ اڑ سکتی۔ بعض اوقات تو بیاں بچوں میں گیند کی طرح شکار کے ساتھ کھیلتی رہتی ہیں اور شکار غنودگی کی حالت میں رہتا ہے۔ کسی مدد کرے میں مٹی کو تنگ کرنا شروع کیا جائے تو مٹی کی حیرت و خوار آنکھیں یقیناً پلپلپ کر لکھ چند کے لیے پہچاننا نہ کرے گا۔ اس طرح کے واقعات و حالات زندگی میں رواں دواں ہیں جہاں یکسوئی اور تصور کی چٹنگ اپنے اثرات کے نقوش دکھاتے اور چھوڑتے ہیں۔ ایک اچھی شخصیت کو آئینہ پر تقریر دیوان کے لینے مدعو کی جاتی ہے لوگ توجہ

نہیں دیتے جبکہ اسواقات عام سا کوئی بدلے اٹھتا ہے تو سنا سنا ہو جاتا ہے یہ اس شخص کے ارادے اور خیال کی طاقت ہے۔

کبھی کبھار کسی محفل میں ایک فرد دو تین باتیں کر کے محفل کو ساکن کر دیتا ہے۔ رش بھیر میں بھی کبھی کوئی شخص آتا ہے تو ہر کوئی اس کے اثر کو قبول کر لیتا ہے اور لوگ مغلوب ہو جاتے ہیں۔

بعض دوست کسی مجمع یا محفل میں جانے میں ہتھک محسوس کرتے ہیں۔ جلد کسی کونے میں بیٹھ جاتے ہیں اونچا دیکھنے سے کھڑاتے ہیں جبکہ بعض لوگ اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ پہلے ہتھک کی وجہ "اجتماع توجہ" کا منت جانا یا محفل و مجمع کے لوگوں کی نظروں سے پہچاننا نہ ہو جانا ہے۔ کیونکہ کسی جماعت میں داخل ہوتے ہی تمام لوگوں کی نظر یہیں آپ پر لگ جاتی ہیں اتنی تعداد میں آنکھیں جب آپ پر متوجہ ہو جاتی ہیں تو یقیناً آپ کیسودہرہ سکیں گے اگر آپ نے ان تمام آنکھوں کا مقابلہ کیا تو آپ بھی ایک کھلاڑی کی طرح ان لوگوں کو توجہ نہ دیں گے بلکہ اپنے غرض سے تعلق ہوگا کھیل کے میدان میں اکثر کھلاڑی لوگوں کی توجہ سے گھبرا کر ہار جاتے ہیں لیکن کامیاب لوگ کسی دفتر، میدان، اجتماع، محفل، جلسہ میں جاتے وقت یا حکام بالا، صدور وزراء، افسران بالا کے روبرو ہونے سے قبل اپنی تمام تر توجہ کو یکجا کر کے قوت یکسوئی حاصل کر کے تب پیش و مخاطب ہوتے ہیں۔ اور مد مقابل کو کام کرنے یا مغلوب ہونے پر راضی کر لیتے ہیں۔

ارادے اور خیال کی کمزوری کو بعض لوگ شرمیلہ پن کا نام دیتے ہیں۔ جو کہ درست نہیں۔ بعض امور کا نتیجہ خوف یا خوشی کی صورت میں قبل از وقت ہمیں معلوم ہو جاتا ہے اور کام کا نتیجہ بالکل اندازہ یا گمان کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ ہماری ارتکاز توجہ ہی کی پیش گوئی ہے ہندو مذہب میں دوسرے جنم کا تصور غالب ہے، ہم کبھی کبھار کسی ایسے واقعہ

، مقام ، مکالمہ ، نقشہ ، خاکہ یا منظر میں سے ضرور گذرتے ہیں جہاں یہ خیال ذہن میں آجاتا ہے کہ جیسے یہ واقعہ مکالمہ یا منظر پہلے بھی کبھی میرے سامنے یا میرے ساتھ من و عن حرف بہ حرف پیش ہوا ہے۔ واقعہ یا مکالمہ کے شروع ہوتے ہی اندازہ ہونے لگتا ہے کہ اب یہ ہوگا۔ فلاں یہ کہے گا۔ فلاں یہ بات کہے گا اب یہ پیش رفت ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ بالکل کسی دیکھی ہوئی فلم ، ڈرامہ یا خواب کی طرح ، ہر انسان اپنی زندگی میں ایسے واقعات محسوس کرتا رہتا ہے۔ اسے ہندو مذہب میں دوسرا جنم تصور کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے جنم کے واقعات ہیں جو اس جنم موجودہ میں پیش آ رہے ہیں مستقبل اور آئندہ کے واقعات و حالات سے آگاہ ہونا یکسوئی کا کام ہے اور انسانی دماغ میں موجود غندہ بلیوے کا مکالمہ ہے جس کی خوبی و اثر کا ذکر آئندہ کے اور اہل میں ہوگا۔

سو میں انسان عجیب و غریب امور مخفی سے آگاہ ہوتا ہے جو کہ جاننے میں محال ہے یہ کیا ہے کوئی قوت و طاقت ہے جو ہمیں لینے لینے شال و جنوب اور کرہ عرض کا قریہ قریہ دکھاتا ہے۔ غور و فکر کی راہ اختیار کی جائے تو معمولات حیات حال ، ماضی قریب و بعید میں ایسی ، ہستیاں کا خاکہ و خیال ذہن میں ابھر آتا ہے کہ ہم کہنے پر مجبور ہوں گے کہ حقیقت میں ان حضرات نے یکسوئی کے عجائبات دکھائے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ یکسوئی کی ریاضت و مشق انسان کو دوسروں کی نسبت علیحدہ اور منفرد بناتا ہے۔ جو مشاہدات و تجربات دیکھنے میں آتے ہیں بیان سے باہر ہیں ہر معاملہ اور مسئلہ میں با اثر اور کلیدی کردار ہوتا ہے۔ انفرادیت ذات کو انسان محسوس کرنے لگتا ہے لوگ مغلوب ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ لوگوں کے دل و دماغ پر چھا جاتے ہیں لیکن یہ متاثر لوگ زبان سے تسلیم نہیں کرتے کہ ہم متاثر ہیں اور یہ زبان خلق سے معلوم کرنے کی آپ کو چنداں ضرورت بھی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ پھول جب کھلتا ہے تو ہر کوئی اسکی خوشبو سے متاثر

ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

افادیت :

ہیچانائزم اور ٹیلی پتھی روحانی سائنس ہے۔ اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا حصول ممکن ہے اس کی قوتیں حاصل کرنے کے بعد انسان اک نئی زندگی میں قدم رکھتا ہے۔ اور اک ایسی قوت و طاقت کا مجمع بن جاتا ہے کہ ہر کام و عمل میں اپنے اثرات سے حیران رہتا ہے۔

اس علم کے ذریعے بری عادات ، نفس کی عادت ، جھوٹ کی عادت ، چغلی کی عادت ، زنا کی عادت اور چوری جیسی عادات کا خاتمہ کر لیا جاسکتا ہے۔

غصہ ، فخر ، رنج ، خوف اور وہم تک کا علاج ممکن ہے ، مرگی ، ہیروین ، فالج ، دودھ ، اندھا پن ، لکنت ، سیل دق ، ہسٹریا ، نامروی کا علاج ہوتا ہے۔ دردوں کا علاج ، عبادت کا شوق ، سچائی ، محبت اور خلوص کے جذبات پیدا کرنا ان کے عمومی کرشمے ہیں۔ لوگوں سے کام نکلوانے جاسکتے ہیں۔ اپنی بات اور مقصد منوالیا جاسکتا ہے۔

لفظ اور ناپائز کا مومن میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے جس کی وضاحت ضروری نہیں ان پر عبور کے بعد حال ہر دور استوں کا طریقہ جان جاتا ہے۔

یہ علم عجائبات کا گنجینہ ہے جس سے انسانی عقل چکر اٹاتی ہے اس کے اثرات جس کسی پر چھینک جائیں اسے بے دام غلام بننا پڑے گا۔ فوائد بے شمار ہیں۔ وہ حضرات محترم جن پر پریشان و ہمارا حال لوگوں کا تادمہ حد ہوتا ہے۔ جیسے مرشد ، حکیم ، ڈاکٹر ، عامل ، منصف ، ناصح وغیرہ ان کے لیے ثواب عظیم ہے کہ یکسوئی کے کرشمے دکھائے۔ یہی حضرات دکھی انسانیت کے طبیب روحانی و جسمانی ہیں یکسوئی میں جس نے کامیابی

حاصل کر لی اس نے اپنے لیے گویا من پسند زندگی خرید لی۔

ہیپناٹسٹ اور ٹیلی پیتھ کون بن سکتا ہے؟

اس بارے میں ماہرین کی مختلف رائے قائم ہیں۔ ہر ماہر شائق کو دیکھ کر یا نام معلوم کر کے یا پھر تاریخ پیدائش اور طالع وقت وغیرہ کا حساب لگا کر احکام صادر کرتے ہیں۔ جیسا کہ روحت میاں بے کار ہے۔ کیونکہ مجھے فقیر کا مشاہدہ و تجربہ رہا ہے کہ مختلف ماہرین کی مختلف قائم کردہ رائے اور دلائل کافی غلط ثابت ہوئے ہیں۔

برہہ شخص مرد و عورت لڑکا لڑکی اس کے کمالات کو پا سکتا ہے جس میں کسی کام کو انجام دینے کا شوق بدرجہ شدت پایا جاتا ہو۔ کسی چیز میں ہمہ تن متوجہ ہو جانا کی کامیابی کی علامت ہے۔ اگر آپ ہمت و محنت کے شہسوار ہیں تو مختلف دلیلیں آپ پر صادر نہ ہو سکیں گی محنت کسی کے باپ کی میراث نہیں محنت مجدد نہیں دنیا میں محنت اور ہمت ہی وہ قوتیں ہیں جو انسان کو کامیابیوں اور کامیابیوں کے ممکن پر پہنچاتا ہے۔ جس شخص میں یہ قوتیں مضبوط ہوں گی اس علم کے سچے اور حقیقی مالک میں گے سچی اور محنت شرط اول ہے تن آسان لوگوں کا کام نہیں ایسے لوگوں کو دعوت عمل دینا غلط ہے۔ کام وہی انجام پاتے ہیں جس میں انتہائی دلچسپی لی جائے باتوں سے کام ہوئے ہیں نہ ہوں گے کام نہ مکمل کرنے سے بھر ہے کہ کام کی رحمت ہی نہ کی جائے ارادہ قوی ہے گلن ہے شوق ہے استقامت سے تو راہیں آسان ہیں یہی کتاب صحیح کامل اور مستند استاد ہے۔ اصل اور درست رویا میں منتظر ہیں کوئی شخص مادر زاد عالم نہیں ہو تا ریاضت و خاکف اور محنت ہی انسان کو اس مقام پر پہنچاتا ہے جہاں دوسرے ان کی خدمت میں زندگی گزارنے پر فدا ہوتے ہیں۔

ریاض کا مزاج ہے کہ محنت میں وقفہ نہ ہو مشق میں غاف نہ ہو جس طرح کھانے

پینے سوئے کا وقت مقرر ہے اسی طرح ان ریاضتوں کو وقت دیا جائے۔ نماز کی طرح یہ ریاضتیں بھی آپ کی روحانی غذا بن جائیں۔ تب ان کے اثرات سے آپ لوگوں کے اذہان پر عجیب و غریب انسان کے طور پر منتقل ہوں گے۔

ہیپناٹزم اور ٹیلی پیتھ کی وجہ اثرات :

اس سے قبل یہ بات گوش گزار کر چکا ہوں کہ اس علم کو یا اس کے اثرات کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ یہ خفیہ طریقے قوت سے کام کر جاتا ہے۔ علم سائنس کی رو سے اس کی وجہ اثرات دراصل انسانی دماغ کے لاشعوری حصے میں موجود دو غدد ہیں جسے انگریزی میں (بی ٹیل گینڈ) یعنی غدد ضوری اور (جوٹری گینڈ) یعنی غدد بلیے کہتے ہیں۔

یہ غدد سوئے رہتے ہیں۔ انہیں ریاضت اور مختلف مشقوں سے بیدار کئے جاسکتے ہیں۔ جب یہ غدد بیدار ہو جاتے ہیں تو ہیپناٹزم، ٹیلی پیتھ، ہمسریہ، اور مراقبہ جیسے نیوکسی سے تعلق رکھنے والے امور پر گرفت حاصل کر جاتا ہوتا ہے۔ ہر شے کے دو رخ ہوتے ہیں جو کہ مسلمہ اصول ہے۔ انسان ظاہری طور پر دوا نکھیں رکھتا ہے۔ جس سے وہ ظاہر کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ غائب کو محسوس اور مخفی حواس اشیاء کا دیکھنے ان کے لیے محال ہے مخفی چیزوں کا دید و نگاہ کرنا تیسری آنکھ کا کام ہے۔

تیسری آنکھ ہماری ناک کی جڑ سے اوپر ایک انچ کے فاصلے پر عین پیشانی کے وسط میں ہے۔ اس آنکھ کو ہی غدد ضوری کہتے ہیں۔ جبکہ غدد بلیے اس کی معاون ہے جسے جوٹری گینڈ کہتے ہیں ان غدد کو بیدار کرنے کے دو طریقے ہیں۔ نوری یا باری۔

نوری طریقہ اسلامی ہے جسے علماء و فقہائے اسلام نماز، روزہ، ذکر، تقویٰ تصور اسم اللہ جل

جلالہ سے منسوب کرتے ہیں۔

جبکہ مشق بینی، آئینہ بینی، ماتاب بینی، آفتاب بینی، بلور بینی، آنکھ بینی، نقطہ بینی وغیرہ تباری طریقے ہیں۔ ان ہر دو کا مقصد تیسری آنکھ کا پیدا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ہر مذہب میں اس آنکھ کو پیدا کرنے کے لیے مختلف ریاضتیں قائم ہیں جبکہ مقصد یکسوئی اور استغراق حاصل کرنا ہے۔ مسلمان اس علم سے شروع سے ہی واقف ہیں جبکہ دیگر مذاہب نے حال ہی میں اسے مختلف ذرائع اور حقیقت سے حاصل کیا یہ اور بات ہے کہ انہوں نے اپنے خیالات اور تجربات کو بظاہر حلقہ کتابوں کی نظر کیے۔ دوسروں سے خیالات منوانا، خیالات وصول کرنا یا خیالات اور لبرادوں کا بھانپ لینا غدہ ضویری کی خاصیت ہے غدہ ضویری کے ذریعے لہری پیغامات سمجھ جاتے ہیں جو کوسوں میلوں دور خیالات و پیغامات کو روک ٹوک کے بغیر پہنچتے ہیں ان خیالات کا قطع نہیں ہو سکتا مطلوبہ اشخاص پر متعلقہ مقامات میں خیالات کا ضرب اور وار یعنی ہو جاتا ہے۔ اور ان افراد کے لاشعور ان پیغامات کو وصول کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ دوسرے غدہ یعنی غدہ بلیغیہ کا کامیاب تعلق کشف وجدان القائے فیہی اور مخفی امور کی آگاہی سے ہے مستقبل اور آنے والے حالات و واقعات کا اندازہ یا گمان ہو جانا یا خبر ہو جانا قفل از کلام کے کسی بات کا جان جانا جسے دوسرے جنم سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ تمام کمالات غدہ بلیغیہ کے ہیں کسی بھی فرد یا مسائل کے خیالات کے متعلق صحیح آگاہی درکار ہو تو تیسری آنکھ کی قوت سے ممکن ہے۔

انسانی خیال آوارہ گرد ہے یکسوئی کی مشقوں کا غرض و مقصد یہی ہے کہ خیال کو آوارہ گردی سے روکا جائے اور خیال کو ایک ہی نقطہ و مرکز پر لایا جائے جب انسانی دماغ اور آنکھ کو کسی ایک مقام پر متعین کیا جاتا ہے تو یہ غدہ دوبارہ ہونے لگ جاتے ہیں مسلسل مشق اور ریاض سے خیال ایک نقطہ پر قائم ہو جاتا ہے اس طرح خیال ایک تیز بہتہ بن جاتا

ہے اسی خیال کی قوت سے کام ہو سکتے ہیں اس پختہ خیال اور استغراق کی حالت میں جب پیغام دماغ سے نکلتا ہے تو وہ اوپر لازم ہو جاتا ہے کہ آپ کے اس پیغام کو کرواؤں میں پہنچا دے۔

ہم اپنے ذہنوں میں لوگوں کے لیے جو خفیہ رائے، منصوبے اور گمان رکھتے ہیں یہ محفوظ اور پوشیدہ نہیں رہتے اس کا اثر خیالی لہری صورت میں لوگوں کے شعور کو جا نکراتے ہیں یعنی ہمارے دماغ سے لہری صورت میں خیالات نکل کر متعلقہ لوگوں کے ذہن و شعور کو نکراتے رہتے ہیں ان ہی خیالات و جذبات اور احساسات کے مطابق لوگ ایک دوسرے سے رویہ روار کھتے ہیں جس انسان کے نیک خیالات اور خواہشات ہوتے ہیں حلقہ احباب اور عزیز و اقارب کے لیے جو شیت سوچ رکھتا ہے ہر آشنا و آشنا فرد اسے دل و دماغ میں بیچر دوست اور اچھا انسان تصور کرتا ہے اور جس کسی کا ذہن فسق و فجور کا ہو گا کسی کو سوچ کر دیئے بغیر اس کے دماغ کا فطور لہری صورت میں نکل کر دوسروں کو خبردار کر دیتا ہے غیر واقف افراد بھی اسے مکار اور دغا باز تصور کریں گے یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے جب کوئی دھوکہ باز کسی شخص کو اپنے جال میں پھنساتا ہے تو یہ شخص اس چال اور خطرے کو محسوس کر لیتا ہے لیکن حرص اور لالچ سبز باغ کے آسرے میں اگر نہ مکمل تو کھل کر کے خود کو فریب کے زنجیر میں جکڑ لیتا ہے۔

دوست ہو یا دشمن جو پر غلو ص یا مسلک جذبات سوچتے ہیں یہ جذبہ بھی خیال کی لہر سے آزاد نہیں ہوتے جو ہوا کے دوش پہ اگر ہمارے شعور کو گمان اور خطرے کی صورت میں آگاہ کر دیتے ہیں اسی بنا پر ایک انسان دوست اور عزیزوں میں بھی فرق کرتا ہے کوئی اچھا دوست تو کوئی گمراہ دوست کوئی عزیز تو کوئی جان سے عزیز یہ تمام سوچ اور جذبہ کا ایک دوسرے پر پوشیدہ خیالات رکھنے کے اثرات ہیں۔

خیال کی قوت ہر ذی روح میں پائی جاتی ہے ضعیف النظر لوگ قریب کمرے شخص کو دیکھ نہیں پاتے بعض نظریں صحرا اور میدانوں میں کوسوں دور شخص پہچان لیتے ہیں خیال کی قوت کی مثال بھی ایسی ہی ہے اگر خیال دماغ سے کمزور لہری صورت میں نکلے گا تو جلد ہی ہوا میں منتشر ہو گا اور کم اثر کے ساتھ محلہ یا قریبی شخص تک اثر ہو گا۔ لیکن اگر خیال دماغ سے مضبوط ناقابل شکست اور اثوث صورت میں نکلے گا تو یہ خیال کائنات کے گوشے گوشے میں پھیل جائے گا کوئی شے اس خیال کے سامنے نہ نہ نہ باندھ سکے گا اور خیال کا یہ سیلاب اپنی مرضی کے مطابق مطلوب مقام پر ٹھیک ٹھیک کا پیچھے گا۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ جب کبھی کسی بڑے عالم، مفکر، دانشور یا عظیم شخصیت کو حکومت یا نظام کے لیے خطرہ سمجھا جاتا ہے تو حکومتیں اسے قید و بند کی صعوبتیں دیتا ہے اس قید و بند نظر بندی اور پابندی کے باوجود نظام و قوت اور حکومت و آمریت بڑی طاقت و فوج کے ہوتے ہوئے بھی اس ہستی سے لرزتی ہے کہاں ایک نظام اور کہاں ایک شخص؟

یہ سب اس ہستی کے ارادے، نظریے، یعنی خیال کی قوت ہوتی ہے جسم کو تو قید و بند کیا گیا لیکن خیال اور ارادے کا کیا جائے؟

خیال ہی تو زندگی ہے اسے مختلف علوم میں مختلف نام دیئے گئے انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی خیال ہی کو جیسا کہ ہم بنا کر اشراف مخلوقات کا درجہ عطا کیا خیال ہی کائنات کی قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے خیال ہی کے ذریعے خیالی دنیا کو عملی دیکھا جاسکتا ہے خیال سے بڑھ کر دنیا میں کوئی طاقت نہیں اس کا کوئی نعم البدل نہیں یہی طاقت، یہی قوت، یہی مرکز عمل، یہی سرکار، یہی حاکم، یہی نقوی، یہی عبادات خاص ہی تو ہے۔ اسی لیے فرمان مصطفیٰ ہے ”معلموں کا دار و مدار نیتوں پر ہے“ نیت بھی تو خیال ہی ہے عمل خیال کا محتاج ہے خیال ہی سزاوار ہے۔ انسان تک نہیں مرتاج تک اس کا ذہن خیال زندہ

ہے یہ قطعی کامل تحقیق ہے۔

قوت ارادی :-

قوت ارادی سے مراد انسان اپنے اعصاب دل و دماغ اور توجہ کو کسی کام مقصد کے لیے اس طرح تیار کرے کہ اس کام و مقصد کی راہ میں جتنی مشکلات و مصائب حاصل آئیں اسے آسان سمجھے اور اپنے مقصد کے لیے کمر بستہ رہے اطمینان مبر و قفل استقامت اور مسلسل ہمت سے کامیابی کا انتظار کرے۔ بہت سے انسان یکسوئی اور استغراق حاصل کر لیتے ہیں لیکن اپنے خیال اور اثر کو دوسروں پر متواتر نہیں بناسکتے ہیں اپنے خیال کو دوسروں پر پھینک نہیں پاتے اس یقینی اور ناکامی کی وجہ کمزور اور متزلزل قوت ارادی ہے کمزور قوت ارادی والا انسان اپنے خیالات کو عملی شکل میں کبھی نہیں دیکھ سکتا اس صورتحال میں انسان یقیناً دوسروں کے خیال اور اثر کے شکنجے میں رہے گا۔

کامل یقین، مستقل مزاجی، استقلال و تدبیر آپ کے اثر و خیال کو لازماً ناقابل شکست مقام پر لائے گا اور لوگ آپ کی مضبوط شخصیت کا اثر ضرور قبول کریں گے۔

مضبوط پرو قار شخصیت یہ نہیں کہ آدمی بڑے عمدے پر فائز ہو، زمیندار ہو، سردار ہو، خوبصورت ہو یا دولت مند ہو یہ تو محنت و قسمت کا علیحدہ ثمر ہے مضبوط قوت ارادی والا انسان وہ ہے جو ان چیزوں کے بغیر بھی اپنا اثر میسر طور پر کر سکے کسی بھی ہستی یا شخصیت کے ساتھ گفتگو کرے تو مخالف دل ہی دل میں پر اعتماد و خود اعتمادی کی دلدلے باتوں میں لرزش نہ ہو حرکات و سکنات میں بے ڈھنگی نہ ہو اعتدال، یقین اور توجہ سے اپنی بات کے آنکھوں میں ضبط ہو غلوں سے بچا ہوا وقت بسیار مجبوری ان آنکھوں میں جلال ہو

ایثار و اثر ہو کہ مخالف اپنے غلط رویے پر پشیمان ہو۔
دنیا میں کسی بھی چیز کا حصول دو طریقوں سے ہوتا ہے۔

عرض یا مطالبہ

عرض گدگری ہے اس میں بشیمانی محرومی اور پریشانی ہے اس میں جو کچھ ملے وہ بچہ ہے حاجت پوری نہ ہونا بہتر ہے اس سے نہ کہ ایک نااہل سے درخواست کی جائے۔
مطالبہ زور بازو ہے اور زور بازو قوت ارادی ہے اس میں ایک عام چیز بھی ملے وہ بچہ ہے اسی میں قوت و بقاء ہے یہی دور ہے کہ انسان عرض کرے یا مطالبہ کرے کمزور سے یا طاقتور سے۔

لیکن اس طاقت و قوت ارادی کا مقصد ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ انسان مغرور، ضدی، بد اخلاق اور ایمانی بات منوانے پر چڑچڑاہن جائے ایسی خامیاں تو مزید انسان کا درجہ گرا دیتی ہیں روحانی اقدار میں آگے جانے کے لئے پاکیزہ اور واضح عزائم سے سرکار رکھنا ہی کامیابی ہے ورنہ ذوق روحانیت کوئی بات نہیں انہی اوصاف پاکیزہ سے انسان کی اندرونی قوت بیدار ہو جاتی ہے جسے صرف تیسری آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے ان اوصاف سے مقناطیسی شخصیت نکھر جاتی ہے اس سے لوگوں کے دلوں کو تاثیر کیا جاتا ہے دوسروں کے خیالات کو تابع کئے جاسکتے ہیں یہ صحیح طور پر تب ممکن ہے جب آپ تیز فہم رکھتے ہوں مواقع کی مناسبت سے اس طرح دوسروں پر اثر اور دباؤ ڈالا جائے کہ ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو کہ آپ انہیں نشانہ بنائے ہوئے ہیں آپ کا رویہ اور صبر و تحمل ہی وہ نشانہ لیک جہاں ہندوؤں کی گولی مات کھا جاتی ہے۔

جو شخص باتونی ہو اس کی گمری اور منتقلی بات بھی وزن کھو دیتی ہے

جو لوگ صابر ہوتے ہیں لوگ ان کی طرف بے صبر ہوتے ہیں جو انسان اپنے دل کو قابو کرے دنیا اس کے قابو میں آتی ہے جو دنیاوی نمود و نمائش کا شوق نہ کرے تو دنیا کی چیزیں اس کی طرف لپکتی ہیں قہش انسان کی جسمانی کشش ختم ہو جاتی ہے جو شخص اپنے جسم کے اعضاء کو بے جا استعمال کرتا ہے اس کی مقناطیست جاتی رہتی ہے۔

مقناطیسی شخصیت کو بیدار کرنے کا اصل ذریعہ اور بنیاد مضبوط قوت ارادی ہے قوت ارادی مضبوط نہیں تو انسان غلام ہے اگر طبیعت کا ضدی تند مزاج گستاخ بے ادب اور بات پر ہٹ دھرمی سے کام لینے والا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میری قوت ارادی مستحکم ہے تو ہم اس دعویٰ اور ارادہ کو رد کرتے ہیں کیونکہ ارادہ کی مضبوطی اس کے برعکس ہے ایسی فراست و ادراک ہونی چاہیے کہ زحمت کشن مراحل میں کام لیا جائے معاملات کو عبور کیا جائے اسے قوت ارادی کہتے ہیں خوبصورت و ذہنی تقریروں اور لہجے و ادب باتوں سے اس قدر اثر و دباؤ نہیں ہوتا جس قدر مضبوط پختہ قوت ارادی سے ممکن ہے قوت ارادی ہی وہ جذبہ ہے جو دل و دماغ کے خیال کو روحانی لہروں کی صورت میں کائنات میں پھیلا دیتے ہیں تب استغراق میں کامیابی حاصل کر کے انسان دم بخورہ جاتا ہے قوت خیال کے کمالات اجاگر کرنے میں قوت ارادی کا کردار لازم ہے۔ قوت خیال اور قوت ارادی عمل پیدا کرتا ہے۔ کمزور قوت ارادی کے خیالات بھی کمزور ہوتے ہیں جو جلد ہوا میں کھو جاتے ہیں زہر دست قوت ارادی کے حامل کا خیال بدلتی رو کی طرح لمحوں میں مطلوبہ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

قوت ارادی کا ہونا ہر انسان میں پایا جاتا ہے اسے کسی خوراک کی ضرورت نہیں ہوتی بعض لوگ دنیاوی معاملات دو سختی تعلقات و روابط وغیرہ کو سمجھنے کے ساتھ جان لیستے

ہیں تو از خود مستقل مزاج ہو جاتے ہیں اس عمل سے ان کی قوت ارادی بڑھ جاتی ہے اور عام انسانوں سے جو کسی بھی تعلق اور چیزوں کا سنجیدگی سے مطالعہ و مشاہدہ نہیں کرتے کی نسبت ان کا ارادہ بہت مضبوط اور مستقل ہو جاتا ہے۔

اس علم روحانی سائنس میں جس ورے کی قوت ارادی کی ضرورت ہر کسی میں نہیں ہوتی بلکہ اسے مشق و عمل کے ذریعے حاصل کرنا ہے جس طرح کسی فن کو حاصل کرنے کے لئے ریاض و سعی کی ضرورت ہوتی ہے بالکل قوت ارادی بڑھانے کے لئے مشقین و طریقے مقرر ہیں قوت ارادی کو بڑھانا ضروری ہے ایسے حضرات شاذ و نادر ملا کرتے ہیں جو قوت ارادی بڑھاتے ہیں یا بڑھانے کا طریقہ تعلیم کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اپنی قوت ارادی بڑھائیں ایسا ارادہ بنائیں جس میں جھکاؤ نہ ہو اور ذہن نہ ہوش و بیدار نہ ہو اور اسے قوی افروغ و عجب و غریب صفت و خوبی کے مالک بن جاتے ہیں اگر آپ نے قوت ارادی بڑھانے کا مصمم و پختہ ارادہ کر لیا تو دوسری تمام قوتیں قوت ارادی کے تابع آجائیں گی قوت ارادی مضبوط کر لے اور بڑھانے کے مختلف طریقے ہیں یہاں وہ طریقہ پیش کیا جائے گا جو بہترین اور نتیجہ خیز ہے جس پر عمل کرنے سے ہر شائق اپنی ذات کو قوت ارادی کا پہاڑی سلسلہ تصور کرے گا ذوق اور لگن کے ساتھ ایک بے لچک قوت ارادی کی حصول کے لئے ارادہ باندھ لیں اور اپنی ذات کا لوہا دنیا پر منوالیں قوت ارادی کی مشق پیش کرنے سے قبل شائقین و قارئین کے لئے ایک ایسے عمل سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں جو قوت ارادی کے لئے مضبوط بنیاد فراہم کرنے کے علاوہ قوت ارادی کو جلا وطنی اور لفظاً ممکن یا مشکل دل و دماغ سے مٹ جاتا ہے اگر آپ خدا انخواستہ کسی بھی نئے شے کے عادی ہیں سگریٹ نوشی کی عادت ہے یا بھوت بولتے ہیں۔ مکاری کرتے ہیں مردم آزار ہیں کام چور ہیں غیبت کرتے ہیں ایسی ہی کسی اور ہی بات

میں گر فکر ہیں تو ان کے جھوٹے پر آپ کی قوت ارادی کی دیوی ایک دم نافر ہوگی۔ ان تمام عادات کو ایک دم سر باد کرنا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے فراست و عقلمندی یہی ہے کہ ایک خاص برائی کو نظر میں رکھیں جس سے دوسروں کے علاوہ آپ کو بھی غرت ہو چھٹکارے کی حسرت بھی ہو۔ اس خافی اور عادت کو اپنے ضمیر کی عدالت میں اتنی ملاتی اور قصور واری کے ساتھ پیش کریں کہ طبیعت میں اس برائی کے لئے نفرت جنم لے۔ اب ارادہ باندھ لیں اصل اور قطعی آخری فیصلہ کریں کہ اسے فلاں برائی میں نے تجھے چھوڑ دیا ہے آئندہ راز و نیاز نہیں ہوگا تجھ سے مانا ملاقات ناممکن ہے۔

اب اس عہد قول اور فیصلے پر قائم رہنا ہی کامیابی ہے اس برائی کو ترک کر دیا تو کامیابیوں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ ضروری نہیں کہ پہلا نشانہ ایسی خام عادت اور برائی کو بنائیں جو چند دن کے لئے چھوڑ سکیں ارادہ متزلزل اور پشیمان ہو جائے دوبارہ تاریک زندگی میں داخلہ ہو جائے پہلے بیل چھوٹی خافی اور عادت کو ارادے کی قدموں سے روند ڈالیں پھر بدستور دوسری برائیوں کا قلع قمع کرتے جائیں اس طرح آئندہ کسی بھی کام کا ارادہ کرنے سے مطلوبہ کام آپ کے ارادے کے ہاتھوں مجبور ہوگا کہ انجام پائے اور صرف ارادے کی نظر سے انجام ہوگا۔

اگر کسی شخص میں کوئی برائی یا خافی نہیں تو مزید کچھ اچھی عادت کو اپنانے کا ارادہ باندھ لیں جس سے آپ کی قوت ارادی قوی تر ہو جائے گی مثلاً آئندہ کوئی نماز قضا نہیں کروں گا قرآن پاک کی روزانہ سوائے کبھی مجبوری و ضرورت کے تلاوت کروں گا آئندہ صبح سویرے جاگا کروں گا۔ مطالعہ جاری رکھوں گا روزانہ کوئی نیک کام کروں گا یا کام وقت پر کیا کروں گا وغیرہ وغیرہ، یقین چاہئے کہ اس طریقے سے کسی برائی کو مستقل طور پر ترک

کردینا یا اچھائی اور نیکی کو اپنا زندگی میں بے شمار خفیہ و ظاہری کامیابیاں لاتا ہے۔ میرے وہ دوست احباب اس امر کے گواہ ہیں جو خفیہ و ظاہری کامیابیوں کو صرف قوتِ ارادی کے مشق سے ہی محسوس کر چکے ہیں۔

اگر کوئی مضبوط انسان بڑی سے بڑی نیکی کو اپنانے میں اور برائی کو یک دم چھوڑنے میں کامیاب ہوا تو یقیناً گے چل کر قوتِ ارادی کا شہنشاہ ثابت ہو گا۔ اگر آپ کسی کام کے سامنے عاجز ہیں تو آپ سے مشرف وہ کام ہے جس پر آپ کو قدرت نہیں آپ کی نظر میں دنیا کا ہر کام ہو سکنے کے قابل اور آپ کے ارادے کے ہاتھوں ہو جانے پر مجبور ہونا چاہیئے۔

مشقِ قوتِ ارادی :-

رات کو سونے سے قبل جملہ امور سے فارغ ہو کر جس وقت صرف ہونا ہو اور کوئی کام کاج نہ ہو تو سحر میں لیٹے لیٹے درج ذیل فقرے دہراتے رہیں اول ان فقروں کو ازبر کر لیں اور دن میں بھی کئی مرتبہ دہراتے رہیں فقرے بلند گوازے اور اکارتا لازمی نہیں اس اپنے آپ سے دہراتے رہیں۔

پہلے پہل تین چار لمبی سانسیں کھینچ کر طبیعت کو سکون و گرام دلائیں آہستہ آہستہ سانس اندر کو کھینچیں اور ساتھ ساتھ فقرہ کہتے جائیں ایک سانس میں ایک فقرہ اس طرح پانچ فقرے پانچ سانسوں میں ادا کریں کوئی دیر نہیں جلدی نہیں گرام اور تسلی کے ساتھ ان جملوں کو دہراتے رہیں ۵ منٹ تک اس مشق کو جاری رکھیں اور سوتے وقت آخری خیال بھی یہی رہے حتیٰ کے نیند کے عالم میں بھی دل و دماغ پر یہ فقرے سوار رہیں۔

جملے :-

میں ارادے کا پکا ہوں۔

میں ناکام ہونا جانتا ہی نہیں۔

میں ہر کام میں کامیاب ہوتا ہوں۔

میں لوگوں کے دلوں پر حکومت کر سکتا ہوں۔

میں ارادے کا پکا ہوں۔

ان چاروں فقرات کے مشق کو کم از کم ۳ ہفتے مسلسل جاری رکھیں زیادہ عرصہ قائم رکھیں گے تو نور علی نور۔

۳ ہفتے بعد آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی شخصیت کے اندر کیا انقلاب برپا ہوا کر دہرہ و افکار میں کیا تبدیلی آئی ہے قوتِ ارادی کے تحصیل سے ہی وہ امور انجام پاتے ہیں جہاں تھواری دھار کا گزرا ممکن ہوتا ہے۔

ایک مزدور کے لیے پہاڑ جتنا کام بھی معمول ہوتا ہے کسان کے لیے تمام دنیا کھیت بن جائے بھی تو بلی چلا لے گا دوڑ میں حصہ لینے والے سانس کو پھٹے کر لیتے ہیں تو دور کا فاصلہ بھی ان کے لیے سٹ جاتا ہے بالکل اسی قانون کے تحت قوتِ ارادی کے آگے تمام مشکل اور بڑے امور عاجز و تابع ہو جاتے ہیں۔

قوتِ ارادی ہی یقین پیدا کرتا ہے۔ اگر قوتِ ارادی کمزور پڑ جائے تو شک ہر کام میں اور فیصلے میں غالب اگر انسان کو بے بس اور کمزور کر دیتا ہے۔

قوتِ ارادی کی مشق سے انسان اپنے آپ کو ایک مضبوط اور طاقتور عامل محسوس کرتا ہے جو ہر عمل اور کام میں خود کو غالب سمجھتا ہے۔ اب مضبوط قوتِ ارادی کے ساتھ ایک مضبوط خیال کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کو اپنے اس خیال اور یکسوئی سے کھینچا جائے۔

خیال کو پختہ اور یکسو کرنے کے لیے جو مشقیں دی جا رہی ہیں۔ ان مشقوں سے یکسوئی اور استغراق حاصل ہو جاتا ہے۔ جس قدر یکسوئی ذوق اور توجہ سے یہ ریاضتیں کی جائیں گی اسی درجہ کا پختہ خیال پیدا ہوگا۔

مشق نمبر ۱

تصور کی پختگی :-

خیال و تصور کی پختگی سے انسانی دماغ یکسو ہو جاتا ہے اور ایک نقطے پر جم جاتا ہے جب اس تصور کو کسی بھی معاملے پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو اپنے کارگر اثرات سے کام کر جاتا ہے اس علم یکسوئی کی پہلی ریاضت اور مشق خیالات کے سیلاب کو روکنا ہے اور خیالات کے سیلاب کے آگے بند باندھنا ہے اس مشق سے انسانی خیالات اور تصورات سمٹ کر ایک ہی مقام پر مرکوز ہو جاتے ہیں اس سنبھلنے کے عمل سے ایک مضبوط قوت سر اٹھاتی ہے جو لہر کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس لہر کے خلاف چلنا نہ مقابل یا مخالف کے بس کی بات نہیں

مشق : اپنے لیے کھلا کر دیویرانے میں میدان میں پہاڑ جھگن یا کہیں بھی ایسی جگہ تلاش کریں جہاں پر خاموشی ہو سکون ہو اور کسی بھی قسم کی روک ٹوک نہ ہو مشق کے دوران کوئی خلل نہ ہو مقصد یہ کہ ایسا مقام یا جگہ منتخب کریں کہ اس مشق کو کرتے وقت ۲۰ سے ۳۰ منٹ کے لیے کوئی غل نہ ہو۔

تازہ وضو کر کے مشق کے مقام پر گرام دہ حالت میں بیٹھ جائیں ان مشقوں میں وضو لازم نہیں لیکن سائنسی تحقیق ہے کہ وضو سے یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ سہان اللہ اسلام کے اصولوں اور کاموں میں کیا خزانے پوشیدہ ہیں جس سے ہم بے خبر ہیں یعنی مسلمان پانچ وقت یکسو ہونے کے لیے وضو کرتا ہے اور نہ جانے یکسوئی کے علاوہ کتنے ان گنت روحانی فوائد و تجلیات ہوں گے۔

آرام دہ حالت میں بیٹھ کر کھلا لباس پہننا چاہئے تاکہ جبین نہ ہو پوری تسلی اور اشہاک کے ساتھ مشق شروع کریں تین چار لمبے عمراً بھنگی کے ساتھ سانس لے کر دماغی حالت و کیفیت کو تازہ کریں

اب کھلی آنکھوں سے اپنے دیکھے ہوئے کسی منظر، بازار، باغ، چوک، دکان، کسی کو بھی کا منظر اپنی آنکھوں کے سامنے پیش کر کے اس میں اس طرح محویت اختیار کریں کہ آپ کو دنیا و مافیاء کی خبر نہ رہے۔ آپ کے دماغ، دل، شعور، لاشعور، نس میں یہی ایک منظر ہو جائے اس قدر غرق ہو جائیں جیسے بعض اوقات آپ لاشعوری طور پر کسی فکر و سوچ میں کھو جاتے ہیں عام فکر میں سوچ بدلتی رہتی ہے جبکہ یہاں آپ کا خیال صرف ایک ہی نظارے میں روزانہ غرق و دبا رہتا ہے ہر دن کو وہ گھٹنے تک شمال کی طرف منہ کر کے اس منظر میں ڈوبے رہیں۔ وقت مقرر ہو گا نہ ہو اس طرح تین بضع یہ مشق چاہی رہے گی شروع میں آپ کو تصور قائم رکھنے میں کوئی مشق سے بے زاری محسوس کریں گے لیکن ہفتہ بعد آپ کو مشق سے لگاؤ ہو جائے گا یاد رہے کہ پہلے دن جس منظر کا انتخاب کریں گے تینوں بضع اسی منظر کا مشق کریں گے۔

مشق نمبر ۲

بلور بینی :-

تصور کی چٹکی کے مشق میں یہ تاثر نہیں ہے کہ تصور کی چٹکی کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں گھورنے کی علامت و طاقت پڑ جاتی ہے۔ جو مرحلہ وارد دوم مشق بلور بینی کے لیے بھی تیاری ہے۔ بلور بینی میں گھورنے کی مشق کی جاتی ہے بلور بینی کے لیے صوفیاء نے سبز رنگ کے بلور کو پسند کیا ہے جو بعض مزاروں اور زیارتوں میں نصب ہوتے ہیں ان کا تحصیل ذرا مشکل ہے

لیکن سبز رنگ کے زیر و لب میں بھی وہی تاثیر و خاصیت ہے جو سبز رنگ کے بلور میں ہے سبز رنگ کا زیر و لب دیوار پر لگادیں اور اس کے سامنے چار فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر کھٹکی باندھ کر کم از کم نصف گھنٹہ تک دیکھا کریں ہلکے آنکھوں کی سیدھ سے دو آنچ باندھو بلور روشن نہ کریں صرف دیوار میں نصب کریں دھات والے حصے کو کسی طریقے سے دیوار پر لگادیں کہ خشک کا حصہ آپ کی طرف رہے دیوار سفید ہو تو بہتر ہے۔

وقت مقرر کر لیں روزانہ بلاناغہ چاندی کے ساتھ کوہ گھنٹہ مشق کو جاری رکھیں کمرے میں داخل ہونے سے پہلے با وضو تمام تر دنیاوی امور کو ذہن سے بھٹکادیں، کوئی کام، انھیں خلل نہ ہو تمام تر توجہ باپ پر رہے کھٹکی باندھ کر سبز لب کو دیکھنا شروع کریں آنکھوں میں جلن ہو تا ہے ہونے دیں آنکھوں سے پانی بہتا ہے ناک سے بہتا ہے بخند دیں آپ کی آنکھیں لہو بھر کے لیے ہلکے ہلکے ہنس مٹی چاہئیں۔ آنکھ بالکل نہ چپکا نہیں غیر راوی طور پر جھپکیں تو حرج نہیں۔ نظریں ہلکے ہلکے دیں کہ آنکھیں جھپکنا بھول جائیں۔

اس مشق کو تین ہفتے جاری رکھیں دوران مشق تیسری آنکھ کے مقام پر ہلکا سا بوجھ

بھاری پن، غنودگی اور سستا ہٹ محسوس ہوگی یہ علامت ہے اس امر و خوشی کا کہ آپ کے غنودہ آہستہ آہستہ میدان ہونے لگ گئے ہیں۔

مشق نمبر ۳

مشق طلوع آفتاب :-

بلور بینی سے آنکھوں کو یہ قدرت اور طاقت مل جاتی ہے کہ مزید روشن تر چیز کو نظریں جما کر دیکھا جاسکے۔ اور یہ آپ کی آنکھوں کے لیے مضرت بھی نہ ہوگا کیونکہ آنکھوں میں گزشتہ دو مشقوں کی وجہ سے اتنی قوت آگئی ہے کہ اب روشن اور تیز چیز کو دیکھنا بالکل نقصان نہ دے گا۔

جس وقت دن طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت کسی اونچی جگہ چھت وغیرہ پر کھڑے ہو کر اس کی مدد ہم روشنی پر کھٹکی باندھ کر دیکھا کریں آنکھ نہ چپکا نہیں مگر جب سورج کی روشنی تیز ہو جائے اور جوں ہی سورج کا طلوع ہونا ظاہر ہو جائے پہلی ہی کرن پر فوراً مشق بند کر دیا کریں۔ یہ مشق زیادہ سے زیادہ ۱۵ منٹ تک آپ کر سکیں گے کیونکہ سورج طلوع ہونے میں اتنی ہی دیر لگتی ہے۔

ریاضت کے دوران مکمل توجہ اور دھیان سورج کی مدد ہم روشنی پر رہے خیال قطعاً بھٹکنے نہ پائے اس ریاضت سے آنکھوں کی قوت مزید تیز ہو جائے گی گزشتہ مشق کی نسبت آنکھوں میں اور قوت کا اضافہ ہوگا آنکھیں صاف اور چمکدار ہو نا شروع ہوں گی مشقوں سے قبل اور آپ کی آنکھوں کی کشش قوت صفائی اور چمک میں نمایاں فرق ہوگا یہ مشق بھی

بلا تاغہ تین غصے تک جاری رکھیں۔ سورج طلوع ہوتے وقت خاص قسم کی شعاعیں پھوٹی ہیں جو کہ یکسوئی اور آنکھوں میں متنطیس کے لیے خاص اہمیت و درجہ رکھتی ہیں۔

مشق نمبر ۴

شمس بینی :-

مشق نمبر ۳ کرنے کے بعد نظر کو ایسی طاقت مل جاتی ہے کہ انسان مدہم روشنی کی بجائے اب تیز اور زیادہ روشن چیز کو بھی متواتر دیکھ سکتا ہے اسی لیے اب جو مشق پیش کیا جا رہا ہے یہ سورج کو دیکھنے کا مشق ہے۔

مغرب کے وقت جب سورج غروب ہونے میں دس منٹ باقی ہوں اور نچے مقام پر کھڑے ہو کر یا چما سے سورج صاف اور واضح نظر آ رہا ہو سورج کی طرف ٹھٹکی باندھ کر سورج کو دیکھنا شروع کریں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے یہ مشق دو مہینے یعنی ۶۰ دن جاری رکھیں اس مشق میں بھی وہی باتیں اور احتیاط رکھیں جو گزشتہ مشقوں میں ملحوظ خاطر رکھے گئے ہے غم اور بلا جھگڑا روزانہ مغرب کے وقت دوماہ کے لیے پروگرام بنالیں تاغہ بالکل نہ ہو اس مشق کے بعد آپ حیرت انگیز تبدیلیاں اپنے اندر محسوس کریں گے آئندہ کے حالات اشارۃً محسوس کریں گے۔ کاموں کا نتیجہ ذہن میں خیالی طور پر ابھرے گا۔ انسان کی پہچان ہوگی کہ کس نوعیت و فطرت کا مالک ہے۔ ایسی چیزیں محسوس کریں گے کہ الفاظ میں آپ بیان نہ کر سکیں گے بلکہ صرف محسوس کریں گے عجیب و غریب خاں کوں کی صورت میں ذہن پر چڑیں اور حالات ابھرے گے آپ پہلے سے زیادہ باشعور و بااثر شخص

ہیں گے ہیں مشکل و دقیق مسائل کے حل نکالنے کے لیے آپ کا ذہن بہت تیز مثل کپیوٹر ہوگا۔ آپ دوسروں کی عقل کو بہت پست سمجھیں گے جو حقیقت میں بھی درست ہوگا آپ عقائد سلجھائیں گے لیکن جب آپ کا ذہن و عقل عروج حاصل کرے تو دوسروں کی کم عقلی اور بات پر عقل کیا کریں چڑچڑانہ مثل اور نہ ہی غصیلی طبیعت کو اپنے پاس آنے دیں کیوں کہ لوگ جو غلط بات اور بے وقوفی کا کام کرتے ہیں یہ دراصل ان کی ذہنی سطح ہی ہوتی ہے ہم لوگ بھی غلطیاں کرتے رہتے ہیں لیکن اپنی غامی گردن کا بال ہے جو نظر نہیں آتا لیکن ہم سے عقلمند لوگ درگزر کر لیتے ہیں اور ہماری بات اور حرکت پر عقل کرتے ہیں بے وقوف کی بات پر عقل کرنا عقل کی زکوٰۃ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ آدمی کی ذہنیت کے مطابق اس سے بات کرو یقیناً جائے ایسا کرنے سے انسان کبھی دوسروں سے بے زار اور پریشان نہیں ہوتا ان مشقوں کو کرنے کے بعد جب آپ پر عقلی امور مشکف ہوں تو دوسروں پر واضح نہ کریں لوگوں میں اپنے تجربات کو بکھر سکتے ہیں لیکن خفیہ اشاروں اور معلومات کے ذکر کا تاغہ نقصان پہنچے ہوگا۔

باتھوں کی مقناطیسیت :-

دوسروں پر شخصیت و اثر کا سایہ ڈالنے کے لیے گزشتہ بیان شدہ چار مشقیں اس قدر یقینی تاغیر سے بھری ہیں کہ آنکھوں میں کشش و قوت آپ خود محسوس کریں گے کامیابی کی دلیلیں بھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حالات و معمولات میں عجیب و غریب نکات کو نوٹ کریں گے ذہن روشن ہو جائے گا آنکھیں تیز اور صاف ہو جائیں گی حواس غصہ مزید تیز ہوں گے چھٹی حس میں نمایاں ترقی ہوگی۔ خیال اور ذہن اس قدر تیز اور

شفاف ہو جائے گا کہ کم از کم بھریں سوچ اور زندگی کا سبب ضرور اور ضرور ہو گا۔

آنکھوں میں قوت پیدا کرو پیدا کرنے کے بعد ایک قوت اور بھی ہے جس کا حصول ضروری ہے اس قوت کا نام ہاتھوں کی مقناطیسیت ہے۔ اس مقناطیسیت سے معمول یا مطلوب کو گہری نیند میں ڈالا ہو جلا کیا جاسکتا ہے اس مقناطیسیت سے دردوں کو کھینچا جاسکتا ہے لوگوں کو تسخیر و حاضر کیا جاسکتا ہے ایک زمانے تک اس قوت کو بہت بڑی قوت تصور کیا جاتا رہا اگرچہ اس کی طاقت و حیرت میں کوئی شک نہیں لیکن خیال کی چٹنگی ہاتھوں کی مقناطیسی قوت سے بہت زیادہ زور اور زور آور ہے۔

خیال کی چٹنگی کا عامل جب اپنا خیال کسی شخص کی طرف روانہ کرتا ہے تو اس شخص کو بے چوں چوں اس عامل کا ہم خیال ہو نا پڑتا ہے ہاتھ کی مقناطیسی قوت اور خیال کی قوت ایک ساتھ ہو جائیں تو پہچان و نم میں کام کرنے کی سہولت و آسانی رہتی ہے۔

مشق ہاتھوں میں مقناطیسیت پیدا کرنا۔

اک کچی دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ اس دیوار کی طرف آگے کی طرف پھیلائیں اور پھر واپس سینے پر لے آئیں جس طرح اسکول کے بچے ہاتھ کی مشق کیا کرتے ہیں مگر ہاتھ آگے پھیلاتے وقت دیوار کے ساتھ مس نہ ہوں بلکہ ایک دو انچ کا فاصلہ ہو اور سینے پر آکر مس کر دیں آگے بڑھا کر پھر سینے پر کھینچ لیں یہ مشق ایک گھنٹہ روزانہ کریں اور ۴ ہفتے جاری رکھیں دیوار شمال کی طرف ہو نا چاہئے اس مشق کو شش بیہنی والے مشق کے دوران بھی جاری کر سکتے ہیں کیونکہ اس مشق کا نظر سے تعلق نہیں کہ آنکھوں پر زور ہو غرضیکہ جس طرح مناسب اور آسانی ہو یہ مشق آپ اس عرصہ میں کر سکتے ہیں چار ہفتے کی

ریاضت کے بعد اس مشق میں کامیابی کا امتحان لیں دیوار پر دھاگے میں سوئی لٹکادیں اپ ہاتھوں کی پتیلیوں کو آپس میں رگڑیں اور پھر ہاتھوں کو جھٹکے بھی دیں اس سوئی سے انچ دو کے فاصلے پر دایاں ہاتھ لے جائیں سوئی فوراً آپ کی انگلیوں سے چپک جائے گی حیران نہ ہوں یہ محنت کا ثمر ہے عقل اور حوصلے سے کام لیں گے تو اس کے بہت جلد و خیر نتائج ملیں گے۔ مریض کے کسی مقام جسم میں درد ہو تو ہاتھوں کو رگڑ کر اس مقام درد پر چند دقیقے ہاتھوں کو انچ کے فاصلے پر پاس کرتے جائیں یعنی گزارتے جائیں انشاء اللہ درد کھینچ آئے گا اس کے بعد ہاتھ کو جھٹک دیں تصور یہ کریں کہ میں نے درد کو پھینک دیا کسی بھی مرض پر اسی طرح کے تصورات کے ساتھ عمل کریں کہ مرض کو کھینچ رہا ہوں انشاء اللہ مرض ضرور رفع ہو گا دو تین دن اس طرح کرنے سے درد اور امراض کھینچ نکل آتے ہیں مشق و حالات پڑ جائے تو خطرناک امراض کا علاج بھی ممکن ہو جاتا ہے لیکن یکسوئی اور یقین شرط علاج ہے۔

مقناطیسیت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کی پتیلیوں کو آپس میں رگڑیں اس رگڑ سے ہاتھوں میں اور انگلیوں میں برقی رو سنسنیٹ کی حالت و کیفیت میں پیدا ہو جاتی ہے اس کے بعد ہاتھوں کو جھٹک دینے سے مقناطیسی قوت دہلا ہو جاتی ہے اس قوت کشش سے ماہرین نے ایسے امراض اور دردوں کو ختم کیا ہے اور کرتے ہیں جہاں ڈاکٹر عاجز ہوتے ہیں۔

کسی کو حاضر کرنا ہو تو تھمائی میں بیٹھ کر ہاتھوں کی مقناطیسی قوت حال کر کے یہ تصور قائم کریں کہ لوہے کا باریک لوہا بکارتا رہے جس کا ایک سر مطلوب کی کٹائی میں بندھا ہوا ہے اور دوسرا آپ کے ہاتھ میں ہے اب یہ تصور شش و خضوع کے ساتھ باندھ لیں کہ آپ مطلوب کو کھینچ رہے ہیں اور اپنے گھر کی طرف لا رہے ہیں دو تین دن اور چند بار عمل

کو قائم رکھیں تو مطلوب آپ کا وہ دست یار عزیز گریختہ یقیناً حاضر ہوگا ہفتہ عشرہ میں ایک بار کسی کو حاضر کیا تو آئندہ ہر کسی کو آپ اس طریقے سے بہت جلد عرصہ مسافت میں بھی حاضر کر سکیں گے۔

اس مقناطیسی قوت کو ہر مقام اور حال میں مختلف طریقوں میں آزمانے سے آپ کے علم و تجربے میں ضرور نئے نئے اضافے ہوں گے حاضری مطلوب کی مثال صرف ذہنوں کو نئی راہوں طریقوں اور تجربوں کی جانب راغب کرنا ہے۔

یکسوئی اور مقناطیسیت کی مشقیں کرتے وقت دل ہی دل میں لا الہ الا اللہ کا یا صرف اسم جمل جلالہ "اللہ" کا ورد جاری رکھا جائے تو ان مشقوں میں کامیابی کے ساتھ ساتھ نفع آخرت بھی ہوگا ریاضت کا وقت عبادت و ذکر میں شمار ہوگا اس طرح حاصل شدہ کامیابیاں تجلیات و انوار رب کے باران سے لیریز ہوتی ہیں رحمت و عزت کے بادل دل و دماغ پر دہستہ رہتے ہیں یکسوئی اور مقناطیسیت کے علاوہ روحانیت میں ترقی ہوگی ایک پختہ دوکان والی بات سے بھی بڑی بات ہو جائیگی۔

عملی تجربات و آزمائش :-

اب وہ مرحلہ ہے جہاں عملی میدان میں قدم رکھنا ہے یکسوئی کی مشقوں نے آپ میں اتنی قدرت پیدا کر دی ہے کہ لوگوں کو جبری غیبت میں گرفتار کر سکیں جو ای معمول ہچانناز ہو جاتا ہے تو عامل ہر طرح کے خیالات اس پر منو سکتا ہے یہ خیالات معمول کے دل و دماغ پر اس طرح نقش ہو جاتے ہیں کہ ان پر عمل ضرور کرتا ہے کیونکہ جبری غیبت میں جتنا انھض کی شعوری قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں اور تمام اثرات و پیغامات جذب کرتی ہیں

اس میں کوئی جادو، جبر یا ایجن ضمیمہ ہچانناز شدہ کی دماغی و جسمانی رابطہ عامل کے زیر اثر ہو جاتا ہے تمام تر کمال عامل کی خیال کی پختگی کا ہے۔

لوگوں کو ہچانناز کرنا :-

لوگوں کو ہچانناز کرنے کے بہت طریقے مشہور و معقول ہیں جن میں ہر طریقہ اپنی جگہ درست اور مجرب ہے لیکن ہم یہاں وہ طریقے بیان کریں گے جو ذاتی تجربات و مشاہدات کے حوالے سے درست پائے گئے ہیں یاد رکھیں کہ ہچانناز میں کامیابی زینہہ زینہہ ہے ہمت اور مسلسل تجربات وہ مقام دلاتا ہے کہ آئندہ چلتے پھرتے دور دور غائب اشخاص کو بھی ہچانناز کیا جاسکے گا لہذا کتاب کا بیان بھی اس انداز میں ہے کہ آسمان سے مشکل کی طرف تاکہ قارئین و شائقین دشواری اور ایجن کے بغیر از خود ہر پہلو اور امر کو سمجھ سکیں اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

معمول کو ہچانناز کرنا :-

عملی طور پر ہچانناز کرنے کا یہ آپ کی زندگی کا پہلا اور یادگار معمول اور تجربہ ہوگا لہذا ایسے فرد کو منتخب کریں جس پر آپ اعتماد کے ساتھ خیالات پھینک سکیں بھر ہے کہ ایک لڑکے کو بسٹر پر آرام دہ حالت میں سلا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور اسے ہدایت کر دیں کہ آنکھ بغیر جھپکائے آپ کی طرف آنکھوں میں ٹھٹکی باندھ کر دیکھتا رہے پانچ منٹ میں ہچانناز ہو جائے گا ان پانچ منٹوں میں آپ کا تصور اور خیال یہ رہے کہ اب معمول

حالت عویم غنودگی میں ڈوب جائے گا یعنی پہچانا نہ ہو جائے گا لہذا بھر کے لیے بھی اس پختہ خیال کو موقوف نہ ہونے دیں اعتدال یقین بھر دے اور ارادے کی مضبوطی کے ساتھ اس خیال کو قائم رکھیں اجتماعی اجتماع قوت اور خود اعتمادی سے آپ خیال کو جب معمول پر چھوڑیں گے تو اس کی شعوری قوتیں ہرگز ہرگز آپ کی یکسوئی کے اثرات کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔

پہچانا نہ ہونے کے بعد معمول کو آنکھیں بند کرنے کی ہدایت کر دیں اب سیدھے ہاتھ کی برقی قوت سے معمول پر ۷ یا ۸ بار پاس کر دیں انشاء اللہ جبری نیند میں ڈوب جائے گا معمول پر اگر آپ نے عمل عویم کا کامیاب عمل کیا تو آئندہ کے لیے پہچانا نہ کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی چند بار پہچانا نہ کرنے کے بعد تو لہذا دوں پہچانا نہ ہوتا ہے۔

اندائی طور پر پہچانا نہ کرنے میں پریشانی ہوتی ہے محمول قوی کر کے اور پوری قوت ارواوی سے پہچانا نہ کرادیں ۱۵۔ ۲۰ معمول پر تجربات کریں متواتر اور ہمیشہ کریں جھٹک دور ہو جائے گی کسی کام کو بار بار کرنے سے ہی کام کرنے کا ڈھنگ آتا ہے تجربہ پر سب کچھ ثابت ہو جائے گا اور جب آپ آگے بڑھیں گے تو انشاء اللہ قلبی طور پر مطمئن ہو جائیں گے اور بے حد دلچسپی اور راحت ہوگی۔

ہمت کریں پندرہ دن اس افرا کو پہچانا نہ کرنے کے بعد عبور ہو جائے گا اور انشاء اللہ کامیابی سے پہچانا نہ کر سکیں گے پہلے پہلی نیند میں ڈالیں تجربہ اور مشق بڑھ جائے تو گہری نیند میں ڈال سکتے ہیں نیند کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ہلکی نیند (۲) گہری نیند (۳) متوسط نیند

ہلکی نیند میں ڈالنے کے لیے معمول کے سر پر ہاتھ کی برقی قوت سے ۷ یا ۸ بار سیدھے پاس کریں سیدھے پاس کے لیے سر کی طرف سے پاؤں کی جانب ہاتھ لے جائیں

پاس جتنے زیادہ کرتے جائیں گے گہری نیند کا اثر ہوتا جائے گا گہری اور ہلکی نیند کے درمیان حصہ کو متوسط یا میانہ نیند کہتے ہیں۔ اند میں معمول کو گہری نیند میں ڈالنے کی ضرورت نہیں قیاد پڑ جانے کے بعد ڈال سکتے ہیں۔

بعض انسان باآسانی پہچانا نہ نہیں ہوتے لہذا ایسے انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ عامل اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ۶ یا ۷ منٹ بعد آنکھیں بند کرنے کا حکم دے اب سیدھا پاس کرتے وقت عامل معمول کو چند فقرے بھی کہتے جائیں فقرے یوں ادا کریں جیسے کسی کو حکم دیا جاتا ہے آواز تیز ہونہ کم لہجہ میانہ حکمانہ انداز میں ہو۔

۱۔ تمیں نیند گری ہے۔

۲۔ تم سو رہے ہو۔

۳۔ تم میٹھی نیند سوچتے ہو۔

۴۔ میں نے تمیں گہری نیند سلا دیا ہے۔

۵۔ تم میرے قیاد میں ہو۔

یہ جملے مسلسل یقین اور اعتماد کے ساتھ بار بار اس طرح دہرائیں کہ آپ کی تواتر معمول کے دماغ پر تیز نہ لگے آواز ایسی ہو کہ معمول کے دماغ پر محض اور نیند کی طرح لگتا رہے۔ یہ جملے چند بار دہرانے سے معمول یقیناً آپ کے تاثرات کی مزاحمت نہ کر سکے گا یہ طریقہ ہر قسم کے انسان کو پہچانا نہ ہونے پر بے بس کر دیتا ہے عام انسان تو ایسے فغروں سے اپنی ذہنی و شعوری قوتیں ایک دم آپ کے حوالے کر دے گا۔

نیند کا امتحان :-

جب آپ معمول کو پہچاننا سیکھیں گے تو یہ لمحہ کافی پر تجسس ہو گا کہ معمول جبری نیند میں ہے؟ اس امر کو معلوم کرنے کے لئے کئی طریقے ہیں کہ معمول کس قدر زیر اثر آچکا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ ملا کر جاننے پر اس امر پر آپ بلا امتحان لینے حلاوی ہو جائیں گے کہ معمول پر عمل تو نیم اثر کر چکا ہے اور غنودگی کے کس درجے میں ہے؟ پہچاننا سیکھنا "معمول" کو عامل یقین اعتماد اور حکمانہ اندازہ لے جانے میں کہے کے میرے ہاتھ میں سگریٹ ہے جب سگریٹ تمہارے ہاتھ یا جسم سے مس کروں گا تو تمہیں جلن ہوگی تین چار بار یہ فقرے یقین کے ساتھ ادا کریں اب اپنی افکلی معمول کے ہاتھ سے مس کر دیں معمول اگر پہچاننا سیکھ ہو گا تو یقیناً چونک پڑے گا اگر معمول جبری نیند میں نہ ہو تو بالکل حرکت نہ کرے گا جو کم غنودگی اور کم حالت تویم کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر معمول کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر حکمانہ اندازہ میں کما جائے کہ تمہارے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنس گئی ہے اور مقناطیس کی طرح چمٹ گئی ہیں تم انہیں ہرگز جدا نہیں کر سکتے تو معمول انگلیاں پیوستہ تصور کرے گا اب اگر اسے آزاد کرنے کو کہا جائے تو معمول عاجز ہو گا۔

پہچاننا سیکھنے پر معمول سے کہا جائے کہ تمہاری ہاتھیں بہت بھاری ہیں یہ لوہے کی مانند بھاری ہیں تم اسے حرکت نہیں دے سکتے یہ بہت وزنی ہیں اور پھر کہا جائے کہ ہاتھیں ہلاؤ تو معمول کامیاب نہ ہو گا۔ میں نے اپنے ایک جاننے والے کو پاؤں کے بھاری پن کا احساس دلایا تو جاسٹے کے بعد بھی ناگوں کو حرکت نہ دے سکا اور معمول بڑا پریشان ہوا دوبارہ جبری نیند میں ڈال کر اسے ہلکے ہلکے نہ کا خیال دلایا کہ تمہاری ہاتھیں گوشت پوست

اور ہڈیوں کی بنی ہیں جب دوبارہ چکا تو ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ جبری نیند کے امتحان میں اگر معمول سے کہا جائے کہ تمہارا سر بالکل ہکا ہو چکا ہے یہ گھسی غبارے کی طرح ہے اس میں کوئی وزن نہیں یہ گھسی غبارے کی طرح اوپر کو اٹھے گا بالکل گھسی غبارے کی طرح اوپر جا رہا ہے تمہارا سر ٹیکے سے اٹھ رہا ہے چند بار کہنے سے معمول کا سر زمین سے اوپر کی طرف بلند ہو جائے گا۔

عالم غنودگی میں معمول سے کہا جائے کہ میں تجھیں شہتیر دکھانے والا ہوں بہت بڑا اور بھاری شہتیر ہے تب معمول کی ایک آنکھ کو کھول کر اس کی سیدھ میں دیا سلائی دکھائیں تو معمول اس دیا سلائی کو شہتیر خیال کرے گا۔

غنودگی کے عالم میں معمول کو یہ حکم دیا جائے کہ تمہاری آنکھوں کے پچھلے ایک دوسرے سے اس طرح مل گئے ہیں جیسے سی دیئے گئے ہوں بار بار یہ فقرے دہرا کر معمول کو آنکھیں کھولنے کا کہا جائے تو معمول آنکھیں کھولنے میں ناکام رہے گا۔

اسی طرح اپنی ذہانت اور موقع کے مناسبت سے معمول کو جس بھی قسم کا احساس دلایا جائے تو معمول اس تاثر کو حقیقی رنگ میں لے گا۔ جب معمول اثر لیتا ہے اور حکم کے خلاف نہیں چلتا تو یہ امر دلیل ہے اس بات کی کہ معمول کی تمام تر ذہنی و جسمانی ترتیب آپ کے قابو میں ہے

ان مشاہدات و تجربات سے اندازہ کریں کہ کس طرح ایک انسان دوسرے انسان کے ذہنی صلاحیتوں کو قابو کرتا ہے اسی عمل ہی کو پہچاننا سیکھنا دیکھنا ہے چند لوگوں پر کامیاب تجربے کرنے کے بعد آپ کے اثر کی قوت روز بروز بڑھتی ہے اور پھر ہر طرح کے انسان پر قابو پانا عوامی بات و عادت بن جاتی ہے دوسروں پر قابو پانے میں پریشانی و ناکامی اسے ہوگی جو بہت، حوصلے اور تسلسل کے دامن کو ہاتھ سے جانے دے گا جوں جوں مشق

ہوئے گی آپ کی قدرت میں ہر ریح اضافہ ہوتا رہے گا کسی کو ایک بار پہنچنا ناز کرنے کے بعد اگر دوران جبری نیند معمول کو چند بار یہ حکم دیا جائے کہ آئندہ جب میں دس تک گنتی منوں گا تو تم پر نیند کا غلبہ چھا جائے گا اور فوراً میرے زیر اثر لوگے اور میرے حکم پر عمل کرو گے۔

اسی طرح کسی کو پہنچنا ناز کرتے وقت اگر کہا جائے کہ جب میں دس تک گنتی کروں گا۔ تو تم سو جاؤ گے اور ساتھ ساتھ گنتی کرتے جاؤ گے اور درج شدہ فقرے کہتے جاؤ گے۔

۱۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔

۲۔ تمہیں بہت گہری نیند آ رہی ہے۔

۳۔ تم سونا چاہتے ہو۔

۴۔ تمہارا سارا بدن سو چکا ہے۔

۵۔ تم میرے قابو میں ہو۔

۶۔ تمہیں نیند آ چکی ہے۔

۷۔ تم سو رہے ہو۔

۸۔ تم سو گئے سو گئے سو گئے۔

۹۔ تم یقیناً سو گئے ہو سو گئے ہو

۱۰۔ تم مست نیند سو گئے ہو۔

یہ طلسمی جملے جب معمول کو اعتماد سے کہے جائیں گے تو معمول مست نیند میں ضرور جا ڈوبے گا یہ فقرے گنتی کے بغیر پہنچانا ناز کرتے وقت لوگوں کو کہے جاسکتے ہیں۔ آپ کی قوت ارادی، یقین، خود اعتمادی اور فقروں میں ایسا تسلسل ضبط، لہجہ اور حکم ہونا چاہیے

کہ معمول کی شعوری قوتیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائیں۔

کام یا حکم :-

کسی کو جبری نیند میں لانے کے بعد اب وہ مرحلہ آتا ہے کہ غنودگی کے عالم میں ڈوبے ہوئے شخص سے کیا کام لیا جائے اور کس امر یا مقصد کے لیے ذریعہ بنایا جائے اگر مریض ہے مرض کی نوعیت کچھ بھی ہو تو اسے دور کیسے کیا جائے؟

مصنوعی نیند میں لانے کے بعد اس مریض اور شخص سے جو بات کہی جائے گی اس میں بھی رابطہ ضبط اور زہد دست تسلسل ہونی چاہیے لہجہ کمزور ہے رابطہ ڈھنگ کو از اور انداز تھکسانہ نہ ہو تو اس شخص کی شعوری قوتیں آپ کی مخالفت ضرور کریں گی آپ کا طرز کو از اور ارادہ ویسے ہی ہونا چاہیے جیسے مصنوعی نیند میں لانے کے وقت تھا اس طریقے سے معمول کے شعور پر اس قدر مگر اثر ہو گا کہ مصنوعی نیند کے دوران اس شخص کو جو پیغام دیا جائے گا بیدار ہونے پر اس کا دل و دماغ اور جسم اس پیغام اور حکم کی تعمیل کے لیے بے چین ہو گا تب تک چپٹن نہ ہو گا جب تک متعلقہ کام کو انجام نہ دے گا اس کے شعور و لا شعور میں یہ بات اور سمجھ نہ ہو گی کہ وہ کیونکر اس کام کو انجام دینے پر تیار ہوا ہے۔ لہذا اسی طور پر معمول جاننے پر حکم اور پیغام بھول جاتا ہے پریشان حال اور حیرت میں ڈوبتا رہتا ہے جیسے کوئی بے ہوشی کے بعد ہوش میں آتا ہے حکم کو بار بار ذہن نشین کر انہیں تو آپ کی روانی گفتگو کا اثر ہو گا اور معمول حکم کو رد یا بھولنے کی کوتاہی ہرگز نہیں کرے گا

معمول کو بیدار کرنا :-

جب آپ معمول کو مصنوعی نیند میں حکم یا پیغام منتقل کرتے ہیں تو اب مرحلہ آتا

ہے کہ معمول پر بخاری نیند کو ختم کیا جائے بیداری اور عام حالت میں لایا جائے اس کے لیے حکم اور پیغام سنانے کے بعد معمول کو زبردست لہجے اور قوت ارادی و خود اعتمادی کے ساتھ کہنا شروع کریں کہ:-

اب تم اپنے حواس میں آ رہے ہو۔

تم پر نیند کا غلبہ ختم ہو چکا ہے۔

تم جاگ رہے ہو

تم عام حالت میں لیٹے ہوئے ہو۔

اب تم آنکھیں کھولو گے۔

تمہاری آنکھیں کھل رہی ہیں۔

تمہاری آنکھیں کھل گئی ہیں۔

تم جاگ گئے ہو۔

انھو!

اس کے ساتھ ہی مریض یا معمول جاگ اٹھے گا معمول کو مصنوعی نیند میں گرفتار کرتے اور بیدار کرتے وقت ضروری نہیں کہ یہی فقرے کے جائیں بلکہ موقع مناسبت کے لحاظ سے بھڑ اور کچھ میں آنے والے فقرے کے جاسکتے ہیں ان میں ترتیب اور وزن ہونا چاہیے جو معمول کو مصنوعی نیند پر مجبور کرے

نیند سے بیدار کرنے کا ایک آسان سادہ طریقہ یہ بھی ہے کہ جس وقت معمول کو نیند میں لائے جانے کے لئے فقرے کے جاری ہوں اس وقت عامل معمول کو یہ بھی حکم دے کہ جس وقت میں کھوں کہ تمہاری نیند ختم ہو چکی ہے انھو! اب تم ضرور اٹھو گے یا پھر عامل کے کہ جب میں ۵ تک گنتی منوں گا تو تمہاری نیند مکمل طور پر ختم ہو جائے گی اور پھر

آخر میں معمول اسی گنتی سے عامل کی آواز پھٹے گا ان فقرات کے ساتھ ساتھ یا گنتی کے ساتھ معمول پر اٹنے یا تھکے کی برقی قوت کے اٹنے پاس بھی کرتے جائیں اٹنے پاس کا مطلب بالکل سیدھے پاس کا اٹ ہے سیدھے ساتھ سے پاس کرتے وقت معمول پر غنودگی چھا جاتی ہے جب کہ اٹنے پاس سے غنودگی دور ہو جاتی ہے اٹنے پاس ہیروں سے سر کی جانب ہوتے ہیں اس پاس سے معمول ابٹھکی کے ساتھ بیداری کی طرف لوٹتا ہے اور پھر مکمل طور پر جاگ جاتا ہے۔

سوئے ہوئے کو ہپناٹا ناز کرنا :-

جاسمے ہوئے شخص کی نسبت سوئے ہوئے کو ہپناٹا ناز کرنا آسان ہے سوئے ہوئے شخص کے سر ہانے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اپنے ہاتھ کی مٹنا طبعی قوت کو حال کر کے اس کے جسم پر اس طرح ہاتھ رکھیں کہ جاگ نہ اٹھے اب اپنی تمام تر توجہ اس پر قائم کریں اور یقین کر لیں کہ اس پر آپ کا اثر جاسمے ہوئے انسان کی نسبت زیادہ آسانی ہو گا اب حکیمانہ اور شائستہ گفتگو کے ساتھ سوئے ہوئے سے مخاطب ہو کر کہیں کہ آپ گہری نیند میں ہیں آپ سو رہے ہیں آپ پر نیند کا غلبہ ہے آپ مزید ار نیند سو رہے ہیں تم میرے زیر اثر ہو تم یقیناً ہپناٹا ناز ہو چکے ہو ان جملوں کو چند بار دہرانے سے اثر ہو جاتا ہے اب اسے جو بات کہی جائے گی ماننے پر مجبور ہو گا اپنا حکم بھی چند بار دہرا دیں۔ پیغام ختم ہونے پر معمول سے کہا جائے کہ تم دو منٹ بعد اپنی اصلی نیند میں لوٹ جاؤ گے اور وقت مقررہ پر جاگ جاؤ گے یہ یقین بھی اسے ۳۱ بار دہرائیں تو خواہیدہ معمول پر ہی بیدار ہو جائے گا اور اسے آپ کی باتیں یاد نہ رہیں گی احساس تک نہ ہو گا کہ سوئے کے دوران آپ انہیں ہپناٹا ناز

کر چکے ہیں یا کوئی حکم دیا ہے؟ اس کی شعوری قوتیں آپ کے حکم پر عمل کریں گی۔

آپ کو یہ پڑھ کر تعجب ہوگا کہ ضروری نہیں کہ آپ اپنے اثرات اور احکامات صرف سوئے ہوئے شخص پر یا معمول کو مصنوعی نیند میں لا کر ڈال سکتے ہیں۔ بلکہ جانتے چلتے اور پیٹھے ہوئے انسانوں پر بھی خیالات کا دار کر سکتے ہیں راہ چلتے یا مطلوبہ لوگ ضرور متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اسے خوابیدہ معمول کی طرح حکم یا پیغام دے سکتے ہیں لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلے آپ بہت سارے افراد کو سلا کر مسخر کر چکے ہوں جب جانتے، چلتے، پھرتے یا بغیر مصنوعی نیند کے متاثر دے سکتے ہیں۔

”کمال کی یکسوئی“ کا عامل دوسرے انسانوں کو تغیر کر کے انہیں اشاروں اور پیغام کا نشانہ بناتے ہیں اس طرح نہ صرف موجود افراد کو متاثر ہو سکتے ہیں بلکہ آپ میلوں دور لوگ بھی آپ کے خیالات کی زد سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

راہ چلتے انسان کو ہچکچاتا کرنا:

سامنے سے آتے ہوئے شخص کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اس کم وقت میں اتنا اعتماد اور یقین سے ہچکچاتا زور آنکھوں کا اثر ڈالیں کہ معمول آپ کی متناطیسی قوت نظر اور ارادہ سے ضرور زبر ہو جائے نزدیک پیچیں تو دائیں ہاتھ کی انگلیوں کا اس کے آنکھوں پر پاس کریں پاس کے ساتھ ہی براہ اعتماد لہجہ میں معمول کو نیند کا احساس دلائیں۔

آپ نیند کی حالت میں ہیں۔

آپ سو رہے ہیں بالکل سو رہے ہیں۔

آپ حقیقت میں سو رہے ہیں تم میرے زیر اثر ہو۔

میرے ساتھ چلو، تم میرے ساتھ چلو گے اس گفتگو سے معمول آپ کا ساتھ چلے گا جہاں چلو گے ساتھ ہوگا معمول آپ کی گرفت میں ہے چلنے کے دوران حکم دیں یا کسی جگہ پر بٹھا کر مقصد کی بات منتقل کر دیں۔

بچوں کو ہچکچاتا کرنا:-

بچوں کی نسبت باآسانی ہچکچاتا ہو جاتے ہیں اور حکم کا گہرا اثر لیتے ہیں بچوں کو سونے کے وقت ہچکچاتا کریں اب اسے جو نصیحت کی جائے گی حکم دیا جائے گا چھ قبول کرے گا بعد میں بچے سے کہا جائے کہ تم اپنے مقررہ وقت پر ہی جاگ جاؤ گے۔

معمول سے کام لینا یا کام کی بات کرنا:-

ہچکچاتا شدہ شخص پر عامل جس طرح چاہے جو چاہے پیغام معمول کی شعوری قوتوں پر ڈال سکتا ہے چنانچہ کم زور علیے اچھے، برے نیک، بد اور گناہ ثواب کے تمام امور میں مدد ملی جاسکتی ہے عامل کو اختیار ہے مثنیٰ اور مثبت تمام کام ہو سکتے ہیں لیکن کسی کو فائدہ دیا مدد دے کر جو ذہنی قلبی روحانی اور حقیقی خوشی میسر آتی ہے وہ کسی کو آزار پہنچانے پر کہاں ہوتی ہے آپ کی زندگی میں آپ نے ضرور محسوس کی ہوگی۔ روحانی قوت کو بے جا اور غلط استعمال کرنے سے روحانیت کو زوال ہو جاتی ہے ضبط کرنے کے عمل سے باطنی و عرفان کی دنیا نظر آتی ہے۔

بري عادات سے چھٹکارا :-

تمام نشے، زہاکاری، بد اخلاقی، چوری، ڈاکہ زنی، بد زبانی، جھوٹ کی عادت وغیرہ ان تمام بد اشیاء کا علاج چنانچہ میں موجود ہے۔

مصنوعی نیند میں ڈالنے کے بعد پر احتیاج میں معمول کو تاکید کریں کہ آئندہ تم سگریٹ نہیں پیو گے، جھوٹ نہیں ہو لو گے، خوش خلقی سے بات کرو گے وغیرہ وغیرہ، غرضیکہ جو خامی ہو اس کی مناسبت سے بہر وہابہ فقرے دہرائے جائیں یوں نفع میں وہابہ عمل تو ہم میں تلقین و ہدایت کریں تین چار بار کے عمل سے معمول بری عادت ترک کر دے گا۔ معمول کے دل میں بھی بدائی کے لئے نفرت کی تلقین کریں۔ مثلاً آئندہ تم شراب کی بوتل دیکھو گے تو یہ زہر لگے گا۔ اس کی وجہ سے تمہیں نفرت و پریشانی ہوگی ایک قتلہ بھی خلق میں اترنے سے تمہیں بے آئے گی سگریٹ کے عادی افراد کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ تمہیں سگریٹ کے کش سے کھائی ہوگی تم سگریٹ سے بیزار ہو دو وغیرہ، ہر نشے اور عادت بد کے لئے اس طرح گفتگو کریں کہ معمول کو نشے یا عادت بد سے سخت نفرت کو فٹ اور تکلیف ہو جائے۔

مرض کا علاج :-

علم تو ہم سے ہر طرح کے امراض کا علاج ہو سکتا ہے ماسوائے ایسے امراض جن میں جراثیم وارد ہوں ہر مرض کا علاج چناشت کے علم، عقلندی اور طریقہ کار پر منحصر ہے جس قدر صحیح طریقہ کار اور الفاظ کا چنا ہوگا اتنا ہی علاج جلد ہوگا غور و فکر صحیح تدبیر سے کام لیں گے تو یقیناً رضاء رب سے عامل کی قضاء کے مطابق شفا ہوگی۔ اکثر

مریضوں پر ایک وہابہ عمل کرنے سے صحت ہو جاتی ہے بعض مہمار یوں کے لئے سات آٹھ بار عمل تو ہم کرنا پڑتا ہے ہر تیسرے دن مصنوعی نیند میں علاج کرانا چاہئے اپنی ذہانت سے ایسی تدبیر کا انتخاب کریں کہ معمول پر اثرات کے گھر سے نقش ترسیب پائیں اس امر کے لئے چند ایک مثالوں کو نظر میں رکھیں جو درج کی جا رہی ہیں انہی طرز و طریق کے مطابق علاج کے لئے مدد دست کریں۔

دردوں کا علاج :-

اگر آپ کے ہاتھ کے برقی کش والے مشق میں کامیاب ہیں تو درد کے مریض کو پہنچانے کرنے کی چند اہل ضرورت بھی نہیں صرف چند ہنس پاس درد والے مقام پر کریں انشاء اللہ العزیز درد کھائے گا صرف پاس سے فائدہ نہ ہو تو نیند میں ڈال کر پاس کے ساتھ ساتھ مناسب فقرے کہتے جائیں درد ضرور رفع ہوگا انشاء اللہ۔

فالج :-

فالج سے متاثرہ عضو میں کچھ نہ کچھ جان ہے تو علاج ممکن ہے فالج تازہ ہو تو مزید آسانی دہتی ہے مریض کو ہلکی نیند میں ڈالیں اب متاثرہ حصوں پر دو نوں ہاتھوں کی مٹھا طبعی قوت کے پاس کریں اس ہلکی نیند میں مریض کو کہیں کہ اب میں تمہارے فالج والی جگہ پر سگریٹ کا دھبہ دے رہا ہوں یا دینے والی ہوں تب انہی فالج کے متاثرہ حصہ پر مس کر دیں اگر مریض کو تکلیف ہوئی یا اہل پڑا تو علاج میں چینی کا میانی ہوگی لیکن اگر مریض

جوں کا توں پڑا ہر حرکت نہ کی تو پھر مریض کو سوئی کا احساس دلائیں کہ فالج کی جگہ پر سوئی چھوئے والا ہوں اور واقعی سوئی کا سراہکا چھو دیں اگر مریض نے حرکت کی تو پھر علاج ہو گا سوئی پر بھی حرکت نہ کی تو دم دعا کی طرف رجوع کریں۔

مریض کا تندرست ہاتھ ہوا میں بلند کریں اور ایک مقام پر ساکن کر دیں اور ہدایت دیں کہ جب تک میں یہ ہاتھ نیچے نہ لاؤں تب تک یہ ہاتھ ہوا میں ساکن رہے گا ان الفاظ کے بعد دیکھیں گے کہ ہاتھ واقعی ہوا میں بلند ہے اب حکم کے ساتھ دوبارہ ہاتھ نیچے رکھ دیں۔ اب متاثرہ مفلوج ہاتھ ہوا میں بلند کریں اور حکم دیں کہ یہ ہاتھ بھی ہوا میں اسی طرح کھڑا رہے گا جب تک کہ میں نیچے نہ رکھ دوں۔ آپ کو حیرت ہو گی ہاتھ واقعی ساکن ہو گا اگر ہاتھ ہوا میں ساکن نہ رہا تو بروثق اور یقین کے لحد میں پھر حکم دیں بار بار دیں یقیناً ہاتھ ہوا میں ساکن ہو جائے گا ہاتھ ہوا میں کھڑا ہونے پر مریض سے بات کریں کہ تمہارا ہاتھ درست ہو چکا ہے یہ قابل استعمال ہے جب تم میدان ہو جاؤ گے تو دوسرے ہاتھ کی طرح اسے بھی استعمال کرو گے اور کمرسکو گے ایسے حوصلہ مند فخر سے بار بار دہرائیں چند بار پوننا کر کے فالج کا اثر ضرور دور ہو جائے گا اور مریض کے متاثرہ مفلوج حصے میں جان آجائے گی۔

خوف و ہم احساس کمتری کا علاج :-

خوف و ہم اور احساس کمتری انسان کی زندگی کو اجیران کر دیتی ہے بعض صحت مند خوشحال لوگ اپنے آپ کو بیمار اور پریشان حال بتاتے ہیں اس کی اصل وجہ ہر معاملے میں فکر مند ہونا خواہ مخواہ الجھنا یا اس قدر حساس ہونا کہ معمولی معمولی باتوں سے خوف اور

دہشت کا سایہ محسوس کرتے ہیں حالانکہ کائنات میں انسانی اثر سے زیادہ طاقتور کوئی اثر نہیں آپ جنگ میں ہوں سنسن شہر گاؤں یا گھٹا ٹوپ اندھیرے میں آپ کو ایک دم نظر آنے والا انسان ہو یا حیوان آپ کا اثر قوی ہوتا ہے جس طرح انہیں دیکھ کر آپ ایک دم اندر ہی اندر سے خوف زدہ اور مغلوب ہو جاتے ہیں بالکل یہی حال دل مخالف کو ہوتا ہے غالب وہ رہتا ہے جس نے خوف اور ڈر کا حوصلے اور تسلی سے مقابلہ کیا۔ یہی حال ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے طرح طرح کے خوف اپنے سر اٹھائے رکھتا ہے ہر چیز، بات، انسان سے ڈرنا، لرزنا، کانپنا حالانکہ ہر کوئی اس فطرت کو جانتا اور مانتا ہے کہ انسان جب اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو قبراس کی منزل ہوتی ہے لیکن ہم دنیا داری میں نام نہاد اور خود ساختہ غموں اور پریشانیوں سے ڈر کر واپس ماں کی گود کو لوٹنا چاہتے ہیں جو کہ خلاف فطرت ہے اور ناممکن ہے خدا اور قدرت کے انتقام سے ڈرنے کی بجائے ہم ہمارے ہی جیسے لوگوں کے فرضی اور بلند ناموں اور معاشرے کے خود سے ڈرنے والے غمزدوں اور بد معاشرے سے ڈرتے ہیں۔ زندگی موت کی لانت ہے ہر صورت ہر حالت میں جس موڑ پر موت کی مرضی ہوئی زندگی لے جائے گی۔

تیرنخ اٹھا کے دیکھا تو یہ کامل یقین کیا

جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

بعض لوگ معمولی تکلیف جسمانی سے ایک بڑے خوف کو ذہن پر سوار کر لیتے ہیں کہ کینسر نہ ہو، شوگر نہ ہو، ہیڈ پریش نہ ہو، عارضہ قلب نہ ہو؟ جیسے بعض تندرست اور صحت مند مرد اپنے آپکو نامر و اور ناقابل و خلیفہ زوجیت سمجھتے ہیں ایسے بہت قابل رحم لوگ

موجود ہیں جو وہم یا دوسواں کے شکار ہوتے ہیں نفسا نفسی طور پر آشوب معاشرے میں اپنی اس ناکردہ خطا اور بے وجود چیز کو خون کے آنسو رو کر تمام عمر کو راز اور گناہ کی طرح چھپا کر گزارتے ہیں۔

ایسے معصوم ذہن لوگوں کو روزمرہ زندگی میں حوصلہ اور تسلی دینی چاہیے جس امر میں انہیں خوف یا تشویش ہو اس بارے میں ان کی اس انداز میں تعریف کرنی چاہیے کہ انہیں گمان تک نہ ہو کہ آپ ڈھارس بندھو وارے ہیں صرف ان باتوں اور حوصلہ افزائی سے ایسے لوگ تندرست اور صحت مند ہو جاتے ہیں۔

بعض احباب کسی محفل یا سٹیج، دفتر لین دین کی جگہوں پر جانے سے کتراتے ہیں جھٹک اور شرم محسوس کرتے ہیں یہ بھی اعتماد اور ارادے کی کمی ہے جو خوف اور احساس کمتری میں تبدیل ہو جاتی ہے ایسے تمام کا علاج ایک دوبارہ پیمانہ تازہ کرنے سے ہو جاتا ہے اگر عامل کا حکم و خیال مضبوط ہے تو بار اول ہی سے وہم و خوف کے مرئیض میں بے پناہ ہمت و اعتماد کی روش کھڑکیاں کھل جاتی ہیں۔

ان طریقوں کو سمجھتے ہوئے آگے آپ کی ذہانت ہے کہ کس طرح دوسرے معاملات و امراض میں پیمانہ تازم کے ذریعے لوگوں میں خوشیاں بناتے ہیں آپ کا اور اک و فراست میں چند تجربوں کے بعد وہ تیزی آجائے گی کہ خود بخود جان جائیں گے کہ کیا کرنا چاہیے کس طرح کرنا چاہیے۔ اس لیے مزید مثالوں اور پیمانہ تازہ کرنے کے طریقے بیان کرنے سے گریز کر رہا ہوں ڈر ہے کہ مقصد سے تجاوز نہ ہو۔

تعوذ برائے سوال و جواب :-

جو تعوذ درج کیا جا رہا ہے عمل تویم میں نہایت اسرار اور موز سے بھر ہے نقش (تعوذ) لکھ کر معمول کے سینے پر رکھ دیں اب معمول سے سوال کریں جواب دے گا قوی امید ہے کہ عالمین اس نقش سے مصنوعی نیند میں سوئے ہوئے معمول سے بہت کچھ با حسن طریقہ پوچھ سکیں گے۔

نقش

وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تُكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا أَضْرِبُوهُ
بِمَعْصُومًا كَذَلِكَ يَكْفِي ۝ اَللّٰهُ الْمَوْقِي ۝ وَبِمَنْ يَّجْمَعُ آيَاتِهِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

یکسوئی کے مختلف اثرات :-

علم یکسوئی میں نہ صرف گزشتہ طریقوں کے طرز پر مدد دیا جاسکتا ہے بعد اسکے کام اور اثرات وہاں تک ہیں جہاں تک عامل ذہانت اور باریک بینی سے مختلف مقامات پر اسے مختلف طریقوں سے آزماتا رہے گا ان آزمائشوں کے نتیجے میں آخر کار آپ کے خیال اور ارادے کے مطابق کام ہونے شروع ہوں گے مخالف سست سے کوئی واقف اور جاننے والا آ رہا ہو ایک دم یکسوئی سے یہ پیغام خیال کی صورت میں اس پر پھینکیں کہ سلام میں پہل تم

کرو گے یا مغلوب ہو گے وغیرہ وغیرہ آپ اپنی مشائخ کے مطابق اس شخص سے وہی عمل سرزد ہوتے دیکھیں گے۔

جب کسی دفتر مجمع یا مجلس میں جانا ہو تو مکمل اعتماد اور توجہ حال کر کے مجمع کی طرف یہ پیغام روانہ کریں کہ جب میں اندر آؤں گا تو مجھے عزت و توجہ دی جائے گی یا جو مطلب ہو مضبوط خیالی قوت کا ان پر وار کریں نتیجہ آپ کے حق میں ہو گا۔ جیسے بھی مغرور اور خود غرض لوگ ہوں گے آپ کا اثر ہو گا۔

سامنے سے آتے ہوئے شخص یا کسی پیٹے ہوئے آدمی سے چھپنا مقصود ہو تو یہ پیغام اس کی طرف یکسوئی سے روانہ کریں کہ تم مجھے نہیں دیکھ رہے میں تمہیں نظر نہیں آ رہا تم اپنے فکر و شغل میں ہو تم مجھے بالکل نہیں دیکھ رہے اس طرح آپ اس شخص کو نظر نہیں آئیں گے۔

کسی سے کوئی غرض ہو کام پیش آئے مطلوبہ شخص کے ذہن پر یکسوئی سے وار کریں حسب مقام کام ہو جائے گا۔ کسی کو بلانے یا حاضر کرنے کی خواہش ہو آنکھیں بند کر کے مطلوبہ کی طرف توجہ خاص قائم کریں گویا وہ سامنے دست بستہ کھڑا ہے اب یہ پیغام بار بار دیں کہ فلاں وقت یادن تم مجھ سے ملنے کے لیے مشتاق ہو گے تم مجھ کو ملنے ضرور آؤ گے۔

ایک عاشق کو دیکھا گیا جو ایک خود و لڑکی پر فریفتہ تھا اس عاشق نے کوئی بھی یکسوئی کی مشق کی تھی نہ خبر بردن ویرانے میں جا کر یہ تصور باندھا کہ لڑکی میرے طرف آ رہی ہے چھ مہینے میں لڑکی دیوانہ وار عاشق کی تلاش میں ویرانے کو پہنچی سچا واقعہ ہے دیکھیں ارادہ اور یکسوئی نے کیا کام کیا حالانکہ یہ واقعہ ایسے علاقے کا ہے جہاں عورتیں گھروں سے نہیں نکلتی لیکن قوت ارادی اور یکسوئی کے وار کو کوئی روک نہیں سکتا۔

ایسے بھی حضرات ہیں جو بازار میں راہ چلتے مردوں اور عورتوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور بات کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

خفت سردی کے موسم میں استغراق کے ساتھ یہ تصور کریں کہ سردی نہیں بلکہ معتدل موسم ہے آپ کا جسم خیالی کی طاقت کو مضور مانے کا ایسی طرح گرمی، خوشبو، بدبو، ہر شے کا احساس قبول یاد دہانہ کر لیا جاسکتا ہے۔ اگر صمداری میں یہ تصور قائم کیا جائے کہ میری تکلیف کم ہو رہی ہے مجھے کوئی تکلیف درد نہیں یکسوئی سے یہ خیال پیدا کریں گے تو ضرور فائدہ و طاقت ہو گا۔ میرے روحانی باپ ایک فوجی آفیسر کے گھر تشریف فرما تھے گلہ ان میں رکھے تازہ پھول پر نظر میں جما کر یہ خیال پختہ کیا کہ پھول مر جھا جائے گا چند لمحوں بعد گلاب کا تازہ پھول مر جھا گیا۔

دنیا میں ایسے چند ایک افراد موجود ہیں جو یکسوئی اور آنکھوں کی مدد سے حیرت انگیز کرب و کرشمے انجام دیتے رہتے ہیں۔ تمام انسان برابر ہیں کوئی کسی کو کھاتا نہیں اور نہ کھاسکتا ہے جس کی جتنی قوت ارادی مضبوط اور خیالی مضبوط ہو گا جھٹک سے نفرت کرے گا دوسرے کو اثر و غالب کے طور پر کھاجائے گا۔

درج بالا مثالوں کے علاوہ آپ جہاں اور جس ماحول میں پہنچنا نرم کے اثرات کا تجربہ کرتے رہیں گے آپ ان اثرات اور عجیب کرشموں سے ضرور محفوظ ہوتے رہیں گے بے شمار خیالات کے حملے ہیں جو کامیاب ثابت ہوئے ہیں لیکن زندگی میں ہر جگہ نیا ماحول نیا سلیقہ نیا معاشرہ مختلف انداز ہوتے ہیں ان سب مثالوں کو پیش کرنا کتاب کو دفنانے کے مترادف ہے کیونکہ گھر، دفتر، اسکول، بازار، میدان، دکان، دوست، دشمن، راہ گیر، تھانہ، ہسپتال، جلسہ، ریل، جیل، سفر، کونڈ، اسلام آباد، افغانستان، چین، امریکہ، وغیرہ ہر مقام میں یکسوئی کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنا ہو گا۔ ان مقاصد میں کامیابی یقینی ہو گی

اگر ذہن بزرگوار ستوں پر نہ ہو جس غرض کے لیے یکسو ہو جائیں تو اس میں فرق ہو جائیں
جب ضرب اثرات ضرور اور ضرور محسوس کریں گے۔ یسویں بار ناکامی ہو تو بھی ہمت نہ
ہاریں بار بار عمل کریں بڑا جگر کا کام ہے۔ عموماً ناکر ارادے والے واپس لوٹ جاتے ہیں
حوصلے اور ارادے کا پڑھنا ہو گا، ساتواں وقت دوست عزیز نہیں گئے حوصلہ شکنی کا طرز اختیار
کریں گے ایسی باتوں کو بالکل اہمیت نہ دیں پہلے سے بڑھ کر وقت اور کمزوری کا مقابلہ
کریں انسان مثل ایک ملک ہے اس کا نظریہ داخلہ اور خارجہ پالیسی ہونی چاہیے لوگوں کی
ذہنیت کے مطابق ان سے رابطہ سلوک اور دوستی رکھیں اپنے گھر، عزیز واقارب اور
معاشرے میں افراد کے لیے کوئی طریقہ اور طرز رکھیں پھر اس قاعدے پر ہمیشہ کاہنہ
رہیں کہ کس طرح کن کن لوگوں سے کس طرح پیش آئے ہے لوگوں کے چروں کی طرح
ان کے ذہنوں میں بھی فرق ہوتا ہے لہذا انہی کے ذہنیت کے مطابق ان سے بات کریں

آپ کبھی پریشان پیشیاں اور ناکام نہیں ہوں گے بعض لوگ جاہلوں کی طرح
حاکمیں کرتے ہیں یہ ان کی ذہنیت ہے اپنے ذہن پر کبھی دباؤ نہ ڈالیں کہ فلاں کیوں ایسے
کر رہا ہے فلاں کیوں بات سمجھتا نہیں انہیں ایسے طریقے سے راہ نمائی دیں کہ آپ ان کی
ذہنیت کو سمجھا سکیں یہ نہیں کہ آپ اپنی ذہنی سطح پر اسے ایک دم لانے کی کوشش کریں
وقت ضرور آئے گا کہ لوگ آپ کے ارادے، فیصلے، نظریے اور اثر کے مداح ہوں گے۔
بے ذوق۔ جہلاور کم علم افراد کے خطر اور طرز سے اپنی منزل، ہدف اور ارادے کو نہ بدلیں
، دنیا کے لین دین میں آنسوؤں کا بھلا بہت کم ہے ہمیشہ مسکراتے رہو خود حوصلہ مند بننا
ہڑے گا بڑی سے بڑی خدمت دنیا کی کریں گے گنتی کے لوگ حوصلہ افزائی کریں گے
تقریب کے محتاج نہ ہیں متواتر کام اور مستقل مزاجی کو دوست ہائیں کام میں عظمت ہے

کام و مقصد اور اپنے علم سے غرض رکھیں دنیا میں جو نظام چل رہا ہے۔ اسے ایسے ہی لوگ
چلا رہے ہیں جو اپنے فیصلے خود کرتے ہیں ان فیصلوں پر عام لوگ تبصرے کرتے
ہیں اور ان فیصلوں کے تابع رہتے ہیں۔

ہچانہ نرم اور یکسوئی سے لوگوں کو متاثر کرنے اور اپنے مقصد کے لیے استعمال
کرنے کا آپ کو شعور بھر طریقے سے ہونا چاہیے ہر انسان کو ایک ہی طریقے سے متاثر نہ
کریں۔ بلکہ لوگوں کے مزاج طبیعت کو دیکھ کر متاثر کرنے کا رویہ اور ان کا علاج کرنا چاہیے
اس علم میں درپیش اور آنے والی تکلیفوں، حریفوں اور دشواریوں کا قوت اور ای سے مقابلہ
کرنا ہو گا جس مقصد و مطلب کا ارادہ ہوا ہے حل کرنے کا صحیح و منفرد سوچ ہو کس طرح
کسی دشواری کو دور کرنا چاہیے حالات پر نظر رکھنا چاہیے موقع سمجھنا چاہیے کہ تدبیر کیا ہونی
چاہیے بے موقع بے خبری اور ناگہانی میں اٹھنا ہو اقدام ناکامی کی منزل پر پہنچے گا۔

حالات، واقعات، اشخاص، اور طبقات پر نظر رکھے بغیر جو شخص جتنا بھی یکسوئی
اور استغراق سے کام لے گا کامیابی ان سے دور ہے کامیابی تب ہوگی جب آپ موقع
سمجھیں ہوں گے۔

مسائل حل کرنے کی سعی اور بھر تدبیر رکھتے ہوں گے یہ خوبیاں یکسوئی کی
مشقیں آپ میں پیدا کریں گی بھر سے بھر استعمال آپ پر منحصر ہوگا۔

ابتدائے ٹیلی پیتھی

خود نوی :-

جس طرح آپ دوسروں کو ہچکناٹزم کے ذریعے مصنوعی نیند میں الجھا سکتے ہیں اور ہچکناٹہ کر لیتے ہیں بالکل اسی طرح عامل خود کو بھی ان اثرات کے زیر اثر لاسکتا ہے جسے خود نوی ”سیلف ہچکناٹہ“ کہتے ہیں۔

خود نوی میں عامل کی شعوری قوتیں اور حواس بیدار رہتے ہیں یعنی عامل نیند میں رہتا ہے لیکن حواس حال رہتے ہیں اس عالم میں عامل اپنی ذات کو مخاطب کر کے اسے جو بات کہے گا اس کا اثر شعور پر ہوگا۔

ٹیلی پیتھینے کے لیے خود نوی کی مشق خشت بنیاد ہے جب تک اپنی ذات پر تھوہ نہ ہو گا دوسروں کو پیغام ترسیل کرنا مشکل ہے لہذا ٹیلی پیتھی کی مشق کے بیان سے عمل خود نوی کا ذکر ضروری ہے۔

ٹیلی پیتھی نام ہے ہچکناٹزم سے آگے درجہ کا، ٹیلی پیتھی کا کام غیر حاضر مسافروں، میلوں دور محلات، جنگلات اور محافظوں میں محفوظ انسان تک کے دماغ و شعور پر وار کرنا، یہ عمل و شوق پورا وہ انسان کرتا ہے جو قوت ارادی کو لوٹ ڈی، بنائے رکھے یکسوئی میں اس قدر غرق ہو کہ اس پاس کی خبر نہ ہو یکسوئی کی مشقوں میں کامیابی حاصل کی ہو اس کے علاوہ خود نوی پر عبور ہو خود نوی میں کامیابی ٹیلی پیتھی میں کامیابی کی نشانی ہے۔

خود نوی ”سیلف ہچکناٹہ“ کیا ہے اپنے لوپر نیند طاری کرنا دل جمعی سے کام لیا تو خود نوی کوئی مشکل نہیں دوسروں کو خیالات بھیجا کا میابی کے ساتھ یعنی ہے۔

طریق خود نوی :-

کرسی میں آرام دہ حالت میں بیٹھ جائیں یا پھر چنگ چار پائی فرش وغیرہ پر اس طرح لیٹ جائیں یا بیٹھ جائیں کہ آپ کو کوئی الجھن یا جسمانی غلط نہ ہو اب اپنی نظریں کسی چمکیلی چیز پر مرکوز کریں یا پھر کسی نقطہ پر غفلت کر دیکھیں۔ ۱۰-۱۵ منٹ میں اس گھورنے کے عمل کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن کو یہ ہدایت اور تصور دیتے جائیں کہ میری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہے تھک چکی ہیں نظر کھینچنے کے بعد اپنے آپ سے مخاطب ہو کر آہستگی کے ساتھ دل بند دل میں کہیں کہ جب میں آٹھ تک گنتی گنوں گا تو ہچکناٹہ ہو جاؤں گا میں سو جاؤں گا میری آنکھیں بند ہو جائیں گی میں ہچکناٹہ ہو جاؤں گا لیکن میرے حواس بیدار رہیں گے۔

۱۔ ایک : میری آنکھیں تھک چکی ہیں

میری آنکھوں پر بوجھ ہے

میری آنکھیں بہت جلد بند ہو جائیں گی

میں بہت جلد سو جاؤں گا

۲۔ دو : میرے اعصاب بھاری ہو چکے ہیں

میں سستی محسوس کر چکا ہوں

میری آنکھوں میں سخت جھکن ہے

۳۔ تین : میں سوئے پر مجبور ہوں

میں سونا چاہتا ہوں

۴۔ چار : میں آنکھیں بند کرنے پر مجبور ہوں

میری آنکھوں میں مست نیند ہے۔

۵ پانچ : میرے تمام اعصاب سو رہے ہیں۔

میں الظاہ جاگ رہا ہوں۔

۶ چھ : میں سوچکا ہوں

میں سو رہا ہوں میری آنکھیں بند ہم ہیں

۷ سات : میری آنکھیں نیند سے بھری ہیں

میری آنکھیں بند ہو چاہتی ہیں

۸ آٹھ : میری آنکھیں بند ہو رہی ہیں

میں سوچکا ہوں

یقیناً سوچکا ہوں

اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھیں بے اختیار بند ہو جائیں گی کپ پہناتا نزہو چکے
ہیں خود نوی کی دنیا میں ہیں اس آپ مزید گہری نیند طاری کریں اس سے پہلے اپنے آپ سے
کہہ ڈالیں کہ جب میں پانچ تک گنوں گا تو جاگ جاؤں گا بالکل سدری اور مستعدی کے
ساتھ۔

اب خود نوی کے جس عالم میں ہیں اسے مزید گہرا اور اثر انگیز سمجھئے کہتے آہستہ
سائیں لیں جیسے نیند کے دوران انسان لیتا ہے ساتھ ہی کہتے جائیں۔

میں مست نیند سوچکا ہوں

بہت میٹھی نیند سو رہا ہوں

مجھے کوئی آواز اور شور و غل سنائی نہیں دے رہا

اسی طرح سوئے رہیں سائیں نیند کی طرح لیتے رہیں جب جاگنے کی ضرورت

ہو پانچ تک گنتی کریں اور ہدایت جاری رکھیں فغروں کی صورت میں۔

۱- ایک :- میں نیند سے بیدار ہو چاہتا ہوں۔

۲- دو :- میری نیند ختم ہو رہی ہے۔

۳- تین :- میں بیدار ہو رہا ہوں۔

۴- چار :- میں جاگ چکا ہوں۔

۵- پانچ :- پانچ کا ہندسہ کہتے ہی آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی یہ مشق

رات کو سوتے وقت کر سکتے ہیں دن کو فرصت ہے تو بھی ٹھیک ہے ایک ہفتہ میں سیلٹ
پہناتا نزہو چکے ہو جائے گا۔ نیند طاری کرتے وقت فقرے آہستہ آہستہ اور متواتر کہتے جائیں ہر
دو ہفتہ سوں کے مابین اندازاً ۲۰ سیکنڈ کا وقفہ ہو جب خود نوی کی حالت میں ہوں تو اپنے آپ
کو تلقین کریں کہ ۵ یا ۲۰ منٹ کے لئے پہناتا نزہو چکے اس وقفہ کے بعد خود خود یا ۵ تک
گنتی کرنے سے جاگ جاؤں گا جب میں جاگوں گا ہر لحاظ سے توانا ہوں گا آئندہ جب مجھے خود
نوی کی ضرورت ہوئی تو دس تک گنتی کرنے پر پہناتا نزہو چکے گا۔

۱- تجربہ :-

کسی بھی وقت اپنے آپ کو خود نوی میں یہ تصور دیں کہ آپ کا جسم بالکل ہلکا ہو چکا
ہے ہوا کی طرح آپ بادلوں میں گھوم رہے ہیں آپ کا جسم ہوا میں ہے یہ تصور چنتلی کے
ساتھ بار بار دہرائیں تو آپ واقعی خود کو ہوا میں بادلوں میں محسوس کریں گے جب یہ
احساس ہر وقت کامل ہو تو جان لیں کہ آپ خود نوی میں کامیاب ہیں یہ ہدایت ضرور دیں
کہ ۳۰ منٹ وغیرہ کے لئے ہوا میں رہوں گا۔

۲۔ تجربہ :-

پر سکون ماحول میں اپنے آپ کو چٹان پر کرنے کے بعد یہ تصور کریں کہ سردی کا موسم ہے سردی سے میرا جسم خور ہوا ہے سخت سردی ہے آپ یقیناً سردی محسوس کریں گے اور کانپیں گے حالانکہ موسم گرمی کا ہوگا۔

۳۔ تجربہ :-

اسی طرح سیلف چٹان پر میں یہ تصور قائم کریں کہ میں اپنے فلاں دوست بھائی کے پاس پانچ منٹ کے لئے جاؤنگا یہ ہدایت چٹکی تصور کے ساتھ قائم کرتے ہوئے اور مطلوب کا کامل تصور کرتے ہی آپ کے ذہن پر مطلوب کی تصویر ابھرے گی۔ خیال کی چٹکی اس قدر ہو کہ آپ کا ذہن شعور لا شعور حصے کے ہزاروں حصے کے لئے بھی یہ خیال نہ کرے کہ آپ کا جسم بسریا کری پر پڑا ہے۔

۴۔ تجربہ جنت روحانی باب :-

میرے روحانی باپ محترم علامہ شاہ گیلانی صاحب اپنا ایک تجربہ خودنوی بیان فرماتے ہیں دوران خودنوی میں نے اپنے آپ کو حکم دیا ہدایت دی کہ میں نیند کے اس عالم میں دس منٹ تک جنت کی سیر کروں گا اس تصور کے ساتھ ہی میں نے یہ بھی کہا کہ ۳ تک گنتے سے میری روح جنت میں پہنچ جائے گی میں جھوٹ نہیں کہہ رہا جھوٹے پر

خدا کی لعنت ہے آپ یقین کیجئے کہ میں نے دس منٹ تک ایسا منظر دیکھا جس کی مثال دنیا کے کسی خطے سے نہیں دے سکتا ایسی دلنریب کہ وہاں واپس آنے کو دل ہی نہیں چاہتا تھا جس کا نشان آج تک میرے دماغ پر مسلط ہے۔

جو لوگ اس تجربہ کو غلط رنگ دیں گے دینی مسئلہ مانیں گے ان کے لئے میری یہی گزارش کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ ”علم جنت کے راستوں کا نشان ہے۔“

اس کے علاوہ ہمارے شائستہ و فطری مذہب میں جنت کا جو بے نظیر خوبصورت ترین اور دلنریب تصور ہے ہو سکتا ہے قبلہ علامہ مرحوم کی یکسوئی و استغراق کا تصور جنت کے تصور میں گم نہ ہوا ہو۔

سیلف چٹان پر میں اگر آپ نے کامیاب تجربے کے تو ٹیلی ویشن کے عملی میدان میں آپ عظیم شخصیت بن گئے ہیں صبر و تحمل مسلسل تجربوں سے خودنوی پر قدرت ضرور حاصل ہوگا اس کے بعد دنیا کے کسی بھی حصے و خطے اور کوئے کا منظر یا شخص کا تصور ہو بہو وہی ہوگا جو اصل حالت میں ہوگا ادھر تصور باندھا دھر منظر یا شخص خیالی سکرین پر نظر آئے گا۔

جس مقام، انسان کا تصور یکسوئی سے پیدا کریں گے ذہن کے پردہ پر من و عن بالکل یقینی و اصلی حالت دیکھ پائیں گے وہی چہرہ، سنہرے بال، گورے گال۔ وہی چال، گاموں، بازار شر و ظریب مناظر درش ہے خریداری ہے۔ میدان ہے سب کچھ اصلی حالت میں آپ کے بند آنکھوں کے سامنے ہوگا آپ ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ لئے اس ماحول سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ جب کہ وہاں کے موجود لوگ بے خبر مصروف کار و روزگار ہوں گے۔

خیالات اور لامشور کا یہ طریقہ سفر آپ کے لئے ذرا مشکل ہو گا اسے آسان بنانے کے لئے شمع بینی کی مشق بہت مفید ہے شمع بینی پچھلی یکسوئی کو نکھارتی ہے اور قوت خیال کا سفر تیز کرتا ہے۔

عام بازاری کتب میں شائق کو شمع کو روشن کر کے اسے محو کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے سادہ لوح شائقین عمل کر بیٹھے ہیں آنکھیں بڑی نعمت ہیں بلا جہاں سخت اور بڑے کام دکھاتے ہیں اتنی ہی نازک بھی ہیں یکسوئی کی ابتدا کی مشقیں نہ کی جائیں تو شمع بینی آپ کی آنکھوں کی نور کو حکمت میں بدل دے گی مجھے چند ایک لوگوں نے غلط و سہل کے ذریعے بتایا ہے کہ جو عام کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد خطرناک آنکھوں کی مشقیں کر چکے ہیں اور چروں پر پینکٹیں بطور مجبوری لگانے پر مجبور ہیں۔

لیکن یہاں سبق یکجہ اور ہے ترتیب وار آپ نے آنکھوں کی مشقیں کر لی ہیں اس سے آپ کی آنکھوں میں وہ قوت امدائی ہے کہ شمع موم بتنی کی تیز شعاعیں آنکھوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں تیز و مضمر شعاعوں اور اثرات کو آنکھوں کی طاقت رد کر دیں گے فائدہ مند شعاعیں اور اثرات آنکھوں میں جذب ہو کر آپ کی یکسوئی اور آنکھوں کو حیرت انگیز بنا دیں گی۔ اب روحانی پردہ ہن پر لوگوں مقامات و افراد کی تصویریں ابھارنا اور ان کی طرف پیغامات ارسال کرنا ممکن ہو جائے گا۔ سید چاک کر کے صفات پر وہ علم بکھیر دیا ہے صاف الفاظ میں کہ علم کو چھپانے اور علمی حیل اس تحریر پر چونک پڑیں گے بالترتیب یقینی ریاضتیں آپ کے برسوں کا ضائع شدہ وقت، پیسہ، محنت اور شوق کا ازالہ ضرور کریں گی اور ازلہ و فائدہ ضرور ہو کر رہے گا اگر آپ کی ہمت اور حوصلے نے دھوکہ نہ دیا۔

شمع بینی :-

ایسا کرہ منتخب کریں جہاں فرصت کے وقت شمع بینی کرنے کے دوران کوئی شے یا انسان کا قطع و مانع عمل نہ ہو رات کو یہ مشق باآسانی کر سکیں گے کیونکہ رات کو کسی کے مغل ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ اس وقت سوائے سونے کے آپ کو کوئی فکر اندیشہ و امن گیر نہیں ہوتا وضو کر کے کمرے میں داخل ہوں تمام خیالات کو کمرے سے باہر رکھ چھوڑیں موم بتنی جلا کر چار فٹ کے فاصلے پر آنکھوں سے چار انچ بلند سیدھ میں رکھیں مناسب جگہ میز کرزی پر یا شمع دان وغیرہ میں روشن کر سکتے ہیں اب چار فٹ کی دوری پر بیٹھ کر صاف اور خالی ذہن کے ساتھ موم بتنی کی اوپر ٹھنکی باندھ کر دیکھنا شروع کریں آپ کا ذہن ایک ہی خیال و فکر اور کام میں رہتا جائے صرف اور صرف لو پر نظر میں جم کر دیکھنا آنکھیں دھکتی ہیں دیکھنے دیں تاکہ اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے بہنے دیں اس نظر اور خیال میں لو ہوئی جائے آنکھیں نہ جھپکیں، ٹیلی بیسی کی اس مشق میں آنکھ بچکانا منع ہے آسانی کے ساتھ لو کو گھورنا جاری رکھیں آنکھیں جھپکیں تو فوراً آنکھیں بند کر دیں۔ ۳۔ ۴ منٹ تک آنکھیں بند رکھیں اس کے بعد شمع جھادیں اور آنکھوں کو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر آرام سے بستر میں سو جائیں۔

گزشتہ مشقوں کی وجہ سے آپ کی آنکھیں شمع بینی میں جلد نہیں جھپکیں گی شروع تین چار دن لو کو پندرہ بیس منٹ سے زیادہ نہ دیکھیں۔ اس کے بعد جس قدر دیکھ سکیں دیکھا کریں لیکن ۴۵ یا ۴۰ منٹ سے زیادہ بھی نہ دیکھیں آپ کی دنیا و مافیاء میں موم بتنی کی لو ہوئی چاہئے چند دن بعد اس مشق سے لطف حاصل ہو گا لو سے محبت ہو گی آنکھوں کو

تکلیف اور سوز نہ ہوگی لوگھور نے کالحف ہوگا انہی دنوں آپ کو موسم بہار کی لونیوں
مختلف شکلیں، جانور، پہاڑ اور صحرا انسانوں کی تصویریں نظر آنا شروع ہوں گی۔ جس
سے مزید شوق ابھرے گا اس مشق کو دو مہینے جاری رکھنے سے آنکھوں میں انگار کی طاقت
آجاتی ہے اگر آپ نے یہ مشق بھی کامیابی کے ساتھ دو ماہ جاری رکھا تو آپ ارکھار توجہ کی
چوٹی سر کر چکے ہوئے ہوئے پیچیدہ لائش کے حل ذہن پر القاء ہوں گے شخصیت کو جلاش
کو تقویت ملے گی کشف کی صلاحیت سر اٹھائے گی لوگوں کے خیالات آپ پر واضح ہوں
گے ان کے ارادے بھانپ لیکن حالات واقعات اور آئندہ کی خبرگماں کی صورت میں
ہوگی آپ کا مشورہ، نظریہ اور فیصلہ کسی بھی معاملے میں درست ثابت ہو کرے گا ایسی
تبدیلیاں محسوس کریں گے کہ خود بھی حیراں ہو گئے۔ شمع بیدنی کی مشق کے بعد کسی
سوئے ہوئے لمبی یا کتے پر نظریں گاڑھ دیں تو چند لمحوں میں کتا اٹھ کر بھاگ جائے گا یہ
علامت ہے مشق کی کامیابی کا۔

ان مشقوں کے بعد چوتھوں اور ٹیلی پتھی کے فوائد کے علاوہ اگر آپ کا ارادہ مضبوط
تر اور یکسوئی کامل ہوئی تو تین ممکن ہے کہ آپ آنکھوں کے اشاروں سے چیزوں کو حرکت
دیں اور کسی چیز پر نظریں جمائے کہ یہ ارادہ کریں کہ یہ شے ٹوٹ جائے گی یا چلتی چیز رک
جائے گی وغیرہ وغیرہ تین ممکن ہے کہ شش جاری رکھیں گے تو ضرور ہوگا یہ ناول کہانی یا
شاعری نہیں یہ حقیقت ہے ایسا فقیر دیکھا گیا جو کسی چیز پر ۳ منٹ تک نظریں گاڑھ دینا
اس چیز کو الگ جاتی جس کسی نے حقیقت تسلیم کی اس نے علم کے خالق تک رسائی پائی
اب آپ کا ہزار رستوں پر بھٹکا خیال سٹ کر ایک مقام پر مرکوز ہونے میں کامیاب ہو چکا
ہے ٹیلی پتھین گئے ہیں ناممکن کام ممکن بن گئے ہیں پیچیدہ پیچیدہ عقیدے چند لمحوں میں
حل ہوں گے۔ تمہیں سلجھ سکتی ہیں جب جہاں نور جدھر چاہیں کوئی بھی خیال تصور کی

چلتی سے پیش کریں اس خیال میں غرق ہونے پر آپ کا لاشعور مطلوبہ مقام پر پہنچ جائے گا
جب یہ کیفیت ہو تو قوی ارادے کے ساتھ خاموش آواز میں اپنا پیغام اس کو پہنچادیں
یہ خاموش آواز اس انسان کی روح اور لاشعور تک سرایت کر جائے گا یہ پیغام چند بار ضرور
دہرائیں کام نہ ہوا تو اگلے دن دوبارہ اسی طرح کریں آپ دیکھیں گے متعلقہ شخص کچھ
آپ کا پیغام وصول کرے گا اور اس پر عمل کرے گا۔

ٹیلی پتھی میں پیغامات دور مقامات پر پہنچنے سے قبل ضروری ہے کہ آپ تھوڑے
فاصلے پر خیالی لہریں پھینکیں اسی طرح مرحلہ وار فاصلہ بڑھاتے جائیں گے تو جلد
اور یقینی کامیابی ہوگی۔

ایک کمرے میں دوست کے ساتھ داخل ہو جائیں کاغذ پھیل ساتھ لیں مثال
کی طرف رخ کر کے ہتھ جائیں دوست کو جنوب رخ ٹھائیں آپ ایک کاغذ کی پرچی پر
ایک سے تین تک کا کوئی ایک ہندسہ تحریر کریں ہندسہ صاف واضح لکھیں اب پوری توجہ
اور مکمل خیال کے ساتھ اس کاغذ کا تصور کر لیں اور تصوراتی لہر کو محویت اور انتہائی
یکسوئی سے دوست کی طرف روانہ کریں پیغام خاموش آواز یکسوئی اور مکمل یقین
کیساتھ دوست کی طرف 3-4 منٹ متواتر بھیجیں آپ کے دوست کو پہلے سے علم ہونا
چاہئے کہ ایک سے تین کے مابین ہندسہ لکھتا ہے اب آپ کے دوست کے ذہن و شعور میں
جو کچھ نور جو ہندسہ آئے لکھ ڈالے اسی طرح دو تین مرتبہ مختلف ہندسے دہرائیں چارپانچ
دن کی مشق کے بعد آپ کا دوست وہی ہندسہ لکھے گا جو آپ نے خیال کی صورت میں لہریں
اس پر بھیجا ہوگا اب آپ ایک سے سو تک ہندسوں کا امتحان لیں اسی طرح ۳-۴۰ دن بعد
ایک لفظ لکھ کر اس کی طرف روانہ کریں آپ کا دوست وہی لفظ تحریر کرے گا اس کے بعد
جملہ لکھ کر آزمائش کریں خیالی لہریں یکسوئی کے ساتھ قائم کر کے دوست کی طرف

پہنکیں جب جملہ بھی وہی تحریر ہو جو آپ نے خیال کی صورت میں پھینکا تھا تو آپ مکمل کامیاب ہیں۔ اور لوگوں کو اپنا پیغام ارسال کرنے پر قادر ہیں کوئی مزاحمت اور رکاوٹ نہ ہوگی اس دوست کو کسی دوسرے محلے یا گاؤں بھیج دیں اور پیغامات بھیج دیں کامیابی ہونے پر دوسرے شہر بھیج دیں اب آپ کا پیغام سینکڑوں ہزاروں میل دور انسان کے دماغ پر بغیر کسی اطلاع کے چڑھ سکتا ہے کسی رشتہ اور یادداشت عزیز کو پیغام روانہ کریں کہ فلاں دن تم میرے گھر آؤ گے آپ حیران ہوں گے بسبب آپ کا عزیز اسی دن آپ کے گھر میں خوش گپیوں کے ساتھ طعام میں مصروف ہوگا۔

بازار میں ایک دکان پر بیٹھ جائیں اور کچھ فاصلہ پر کسی دوسرے دکاندار کو پیغام بھیجیں کہ اسی وقت اس دکان پر کو آئے گا۔ کسی تقریب یا محفل میں کسی کی طرف یہ قوجہ قائم کرو کہ اب تم کھڑے ہو جاؤ یا بیٹھ جاؤ گے تاک صاف کرو گے یا میری طرف آؤ گے مجھ سے بات کرو گے اگر آپ نے یقین کر لیا تو ۲-۳ منٹ میں ہر شخص آپ کے ہر طرح کے حکم پر عمل کرے گا۔

کسی بھی سائل یا سننے والے شخص کے تاثرات بھانپنے کے لیے ذہن کو یکسو کر کے اس انسان کے دل و دماغ سے رابطہ کریں مکمل خیال اس کی طرف چھوڑیں اس کی خوفی خامی فطرت و اصلیت معلوم ہوگی اب آپ ان محنت کا موں کی تکمیل کر سکتے ہیں ہر کسی کو زیر اثر لانا عام بات ہے مکمل اطمینان اور سکون کے ساتھ ایسا خیال قائم کریں کہ دھیان لمحہ بھر کے لیے گوارہ نہ ہو بار بار پیغام دہرائیں انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی آپ کا اثر بدلتی لہر کی طرح لوگوں کو متوجہ کرے گا

مثلی بیٹھی اور یکسوئی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ہنسی ہنسیوں سے پاک ہو، سوزاک، جربان یا اختتام ہنسی ہنسیوں سے آزاد ہو۔ جلق سے دور ہو کیوں

کہ ان امراض کے ساتھ یکسوئی کی مشقوں سے حاصل شدہ قوت کا ضیاع ہوتا ہے یکسوئی کی عمارت کو جو انسانی طاقت خاص پر زیادہ مضبوطی کے ساتھ تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ غلط اور غیر شرعی طریقے سے اس کا ضائع کرنا گویا روحانی اقدار اور یکسوئی کی بنیادوں کو اپنے ہاتھوں کھوکھلا کرنے کے مترادف ہے۔

مثلی بیٹھی کے ابتدائی تجربات میں چند ناکامیوں کمزوریوں اور کم اثری کا سامنا کرنا پڑے گا اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ ناکام ہو گئے ناکام ہونا تو آپ جانتے ہی نہیں آہستہ آہستہ آگے بڑھیں تجربات کا ختم ہونے والا سلسلہ لگا دیں آپ انسان ہیں دنیا کی سب سے بڑی قوت ہیں اور آپ کی بڑی قوت۔ قوت ارادی ہے قوت ارادی ہی خیالات کی رہبری کرتا ہے۔ آپ کی قوت ارادی میں کمی ہوئی تو آپ کے دماغ کی لہری خیالات رستے ہی میں دم توڑ دے گی کسی پر اثر انداز نہ ہوں گے قوت ارادی چٹان کی طرح ہے تو خیالات کو روکنے میں دنیا کی کوئی طاقت رکاوٹ ڈال نہیں سکتی کمزور خیالات ہوا کے نازک جھونکے سے ڈھکل جاتے ہیں۔ خیال ایک ایسی قوت ہے جس سے تمام انسان اور حیوان ایک دوسرے کو جانتے ہیں ایک یا ایک تو اس ملک کے خیال کے مطابق وفادار ہوتا ہے دو مسافر یا انجانے آپس میں بات کئے بغیر ایک دوسرے کو خیال کی قوت سے پہچان لیتے ہیں۔

کسی محفل یا ملاقات میں ہر انسان دوسرے انسان کو قوت خیال سے مطالعہ کرتا ہے۔

بے شمار مثالیں روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہیں جس سے یہ حقیقت عیاں ہے کہ خیال ہی زندگی ہے ہم جو لوہے ہیں کام کرتے ہیں یہ صرف خیال ہے خیال خاموش اور پوشیدہ رہتا ہے جبکہ زبان اس کی نمائندہ ہے کلام کی جائے اگر خیال کو گردش میں لایا جائے تو اس کی تاثیر زبان کی نسبت کئی گنا تیز اور یقینی ہے۔

اس کامل قوت کو پانے کے لیے چھوٹی چھوٹی کامیابیاں اور ہمت سے نہ گھبرائیں
یہی آپ کی کلید کامیابی ہے آپ ہمت جلد گھبرائے اور ہار ماننے والے ہیں تو ہجرات کی
دنیا میں لوٹ جائیں ہاتھ پاؤں سے کام لے کر محکوم رہیں عقل کو کبھی استعمال نہ کریں
دوسروں کو دانا کی اور عزم پر تالیاں جاتے رہیں لیکن اگر آپ ایک طاقت اور ناقابل تحریف
قوت بننا چاہتے ہیں تو پھر جلد بازی نہ کریں اپنی مشقوں اور کوششوں کے نتائج دیکھنے کے
لیئے فوراً بے تامل ہوں۔ کامیاب انسان ایک ہی مقصد کے لیے تمام زندگی گزارتا ہے اور
دیر ہونے پر ہمت نہیں ہارتا۔

اپنی نگاہ کو یکسوئی اور علم سے نہ ہٹائیں تجربات میں نگیں رہیں جو رستہ چن لیا ہے جو
فیصلہ کر لیا ہے اس پر ثابت قدم رہیں پورے عزم، ارادے اور یقین کے ساتھ اس رستے
پر بڑھتے رہیں مردانہ وار مقابلہ کریں منزل کے رستے میں جو مشکلات اور مصائب آئیں
اسے عقل اور ارادے کی ٹھوک سے پاش پاش کریں زیادہ بوجھ ہو تو متحمل بردبار ہو کر
مقابلہ کریں یہ ایک ایسی راہ ہے کہ ہر طرف کاٹنوں کا ذخیرہ ہے علم روحانی یکسوئی کے پہاڑ
کے دامن سے سر تک تمام کاٹنوں کا مشترکہ تہیہ ہے کہ کوئی اس چوٹی کو سر نہ کرے۔ اس
چوٹی کو سر کرنے والا وہی ہو جائے اگر رستے میں کوئی کاٹنا دامن کو اٹھے تو دامن کو پھاڑ
پھینکے اور اپنی نظر ارادے اور یقین کو چوٹی کے سر سے نہ ہٹائے۔
حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ عَزَّكَ نَفْسُهُ فَقَدْ عَزَّكَ رَبُّكَ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو بچان لیا اس نے رب کو بچان لیا۔

انسان کو عالم اصغر کہا گیا ہے یقیناً عالم اصغر ہے اگر عالم اکبر پر نظر دوڑائی جائے تو

اس کی مشابہت انسان کے ساتھ انسان کو دنگ کر دیتی ہے دنیا میں ایسے خطے و علاقے ملیں
گے جہاں جنگلات گھنے جنگلات میدانی علاقے، بجز علاقے انسان کے جسم پر مختلف
حصوں میں بال اگتے ہیں کہیں گھنے کھسے ہلکے یہ جنگلات کامنوں ہیں پھیلیں تلوے اور ماحقا
وہ علاقہ ہیں جہاں کوئی بیزرہ و شادابی نہیں۔ انسانی ہڈیوں کا نظام اور مخصوص ابھرے
ہوئے عضو، بالکل بھاری سلسلوں کی علامت ہے انسان کے اندر چربی، لوہا، کاربن،
فاسفورس وغیرہ کی مختلف مقدار میں معدنیات کی نشاندہی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے غار
پائے جاتے ہیں جو کہ انسان میں بھی پائے جاتے ہیں دنیا میں مختلف انواع و اقسام کے جانور،
کیڑے مکوڑے، چرند پرند پائے جاتے ہیں انسانی جسم میں ایسے ان گنت جراثیم پائے جاتے
ہیں جو کہ اڑنے والے بھی ہیں خونخوار بھی ہیں اور صحت کے لیے فائدہ مند جراثیم بھی
پائے جاتے ہیں جو کہ انسانی جسم پر جانور کی مانند ہیں بارش اور برف پاری کے موسم آتے
رہتے ہیں۔ گرمیوں میں پسینے کا چپکنا مثل بارش اور سردیوں میں خشکی کا گرہ مثل برف
باری ہے جانور کا سورج کی روش میں زمین پر اجالا ہونے کے نہ ہونے سے اندھیرا ہی اندھیرا
انسان کی دونوں آنکھیں سورج اور ستارے ہیں۔ ان کے بند کرنے سے اندھیرا ہی اندھیرا
ہو جاتا ہے۔ ان کے کھلنے سے دن ہی دن اجالا ہی اجالا دنیا میں مختلف امور کے لیے فرشتے
مقرر ہیں انسانی کندھوں پر بھی دو فرشتے مقرر ہیں کرنا کا تین، شیطان کو عالم اکبر پر رکھا
چھوڑا گیا تو نفس کو انسانی جسم میں مداخلت دی گئی روح مالک جسم ہے امر خدا ہے نزل سے
لب تک روح قائم ہے اللہ رب العالمین ہے۔

روح کے بارے میں رب العالمین کا ارشاد ہے (اے پیغمبر) لوگ تم سے روح
کے بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کا ایک حکم ہے تم
لوگوں کو تھوڑا علم دیا گیا (اس لیے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) سورہ یٰسین

اسرائیل (اللہ مالک العالمین ہے۔ اللہ کی تلاش اور حقیقت میں بھی انسان سرگردان ہے لیکن اللہ کا علو اور یاری بھی بہت کم لوگوں کو حاصل ہے۔

قیامت کا مطلب، پہاڑوں کا اڑنا، ستاروں زمین اور چاند سورج کا ٹکرا جیسے کہ ارسطو رہائی ہے (کو گویا اس دن کو فراموش نہ کرو جس دن ہم پہاڑوں کو ہلا ڈالیں گے اور اے پیغمبر تم زمین کو پھیل میدان دیکھو گے) (سورہ کہف)۔

یہی حال انسان کے قیامت کا ہے یعنی موت کے وقت انسان کس طرح اضطراب و کسب نفس کے بعد ڈیر ہو جاتا ہے اور قبر میں جاکر پھیل میدان میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ایک اور جگہ فرمان خداوندی ہے (لوگوں اپنے پروردگار سے ڈرو قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہے) (سورہ حج)۔

واقعی انسانی زندگی میں بھی سب سے عظیم حادثہ موت ہی ہے ان چند ماحضوں کے مثال سے راقم کا مقصد اپنا کٹھن نظر پیش کرنا یعنی نظر راقم میں سب سے بڑی اور گہری ممانعت سانس کا ہے سانس پر انسانی حیات کا دارومدار ہے عالم اکبر میں آسمان، کاربن، وائی آکسائیڈ اور زمینی گیسیوں کی مثال ہی کافی ہے جس سے خلقت اور خاک مستفید ہو رہی ہے۔

قرآن پاک میں سورہ دخان۔ دخان کے معنی گیس دو حصوں کے ہی ہے۔ اس طرح جب انسان میں سانس کی وجہ سے حرکت ہے روانی نفس کا نام زندگی ہے اور اسکے بعد ہونے کا نام مرگ ہے تو یقیناً دنیا میں بھی روانی نفس ہے اور دنیا زندہ ہے اسی سے زمین حرکت میں ہے اور رہے گی اور جب قیامت ہوگی تو دنیا کی روح بھی قبض کر دی جائے گی۔ عالم اکبر و اصغر کی ممانعتوں پر علیحدہ کتاب بھی ناکافی ہو گا یہاں صرف چند پر نظر کا مقصد زبان کو متوجہ کرنا ہے۔

انسانی تغیر نفس سے تغیرات عمومی اور خصوصی وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں سانس کی حرکتوں، تعدد و تلون اسرار چھلو کے سمجھنے کو ”علم النفس“ کہتے ہیں سانس کے علم کو ہماری ناقص عقل پوری طرح جا حال نہیں سمجھ سکا ہے ورنہ اس کا ماہر و ناسخ وہ مافوق الفطرت کرشمے کرانٹیں اور پیش گوئیاں دکھا دیتا کہیں کہ عقل جدید و انتہائی ترقی و تیکنالوجی کو حقیر سمجھے۔

ہماری تغیرات زندگی کا حرکت نفس سے خاص الخاص تعلق قائم ہے سانس کی تبدیلی ہی سے زندگی میں تبدیلیاں اونچ نیچ وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جس طرح علم نجوم میں انسان کے سات اعضاء دماغ، دل، بہرہ، ریه، مرارہ، عحال، آلہ تناسل سات ستاروں سے منسوب ہیں بالکل اسی طرح علم النفس میں سانس کی مختلف ہیئتیں مختلف ستاروں سے منسوب ہیں ہر نوعیت سانس مختلف اثرات کی مالک ہے اور مقررہ وقت رکھتی ہے سانس کی بھی سات اقسام ہیں جو سات ستاروں سے متعلق و منسوب ہیں انہی سات اقسام سے حالات، ماضی، مستقبل اور حال کا حال معلوم ہوتا ہے زندگی کے غم، خوشی، رنج، دکھ، بیماری، صحت، باطن، دولت، راحت وغیرہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ جانوروں کی متانت آنے والے حالات و واقعات سے قبل از وقت مطلع ہونا اندازاً 1۔ عجائبات زندگی، عمر، العلاج، بیماریوں کے لیے شفا کا تمام کچھ کا تعلق علم النفس سے ہے اس علم کا اور ایک نہایت سادہ اور آسان ہے یہ علم جہرہ رسل ہے اتنا ہی عظیم۔ تمام علوم کا علم النفس سے ربط و تعلق ہے عقلی و ظاہری علوم کی آگاہ ہے اس کے حیاتی چند نکات اور اوقات کو سمجھا جائے تو اس میں تحقیق و تجربات ایک عام شائق کو بھی کراتی و مافوق الفطرت انسان بنا سکتا ہے اس کی اصطلاح و حصول و قیام اور پیچیدہ نہیں۔ اس کا دارومدار آپ کے سانس پر ہے۔ علم النفس میں مہارت کا تعلق آپ کے سانس چلنے، بند کرنے، آہستہ کرنے، روکنے ایک

تھنے سے بند کرنا دوسرے سے جاری کرنا، ناک سے سانس لینا، منہ سے نکلانا، یا سانس لے کر اندر بند کر لینا ہے۔ ان قوتوں کو دوام و تقویت دینا اور ان پر قدرت پانا علم النفس کے اعلیٰ مقام پر پہنچاتا ہے۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو سانس پر کبھی توجہ دے چکے ہوں گے جو اپنے نفس سے بے خبر ہے وہ دنیا کی کیا خبر دے گا؟

سانس کی اقسام اور اوقات :-

لوگ جانتے ہیں کہ چاند کا زمانہ دو حصوں پر تقسیم ہے عروج اور زوال چاند کی یکم سے ۱۴ تاریخ تک زمانہ عروج کہلاتا ہے جو کہ چاندنی راتیں کہلاتی ہیں اور ۱۴ سے آخر تک کا زمانہ زوال کہلاتا ہے جو کہ اندھیری یا تاریک راتیں ہوتی ہیں۔ اب رب العزت نے سانس کو چاند کے تاریخوں پر منقسم کیا ہے ہر صبح کو طلوع شمس (طلوع آفتاب) کے وقت انسان کے ناک کے منتھوں میں سے ایک منتھا جسے سانس کے علم میں سر کہتے ہیں جاری ہو گا شروع ہو گا ایک سر پہنچنے کا مطلب ایک منتھ میں سے زیادہ سانس زور کے ساتھ نکلے گا اور دوسرا سر آہستہ ہو گا مقابلہ اول کے اسکا امتحان آپ اس طرح لے سکتے ہیں کہ اپنے ہاتھ کی پتیلی کو ناک کے قریب لے جائیں اور سروں (منتھوں) سے سانس باہر خارج کریں آپ دیکھیں گے کہ واقعی ایک سر تیز چل رہا ہے اور ایک آہستہ۔

طلوع آفتاب کے وقت جو بھی سر چل رہا ہو گا وہ دیکھنے پورا چلے گا اب پورے دو گھنٹے بعد یہی سر کم پڑ جائے گا اور اگلا سر تیز چلے گا۔ گویا سانس ایک سر سے دوسرے سر کو دو گھنٹے بعد منتقل ہوگی۔ پھر دو گھنٹے بعد یہ پہلے والی سر میں بدل جائیگی۔ اسی طرح دو گھنٹے بعد سر بدلتے رہیں گے یہ دو گھنٹے کا وقفہ قدرت نے رکھا ہے یہ وقفہ معین کر دو وقت ہے۔ اس

میں کسی پیشی کا مطلب حادثات غم خوشی اور مختلف عوارضات کا اعلان ہے یعنی اس کی پیشی کی وجہ سے زندگی میں عوارضات وقوع پذیر ہوتے ہیں اپنے سانس کا مطالعہ و نگرانی سمجھیں تو اپنے نیک و بد ہر قسم کے حالات سے آپ قبل از وقت خبردار ہو سکتے ہیں آپ سانس کو معمولی ہوا کا خارج اور جذب ہونا سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ جس صاحب کو میری ان باتوں اور تحقیق سے اختلاف ہو انکار ہو میری اس کتاب کے تجربات و مشاہدات پر ضرور عمل کرے آزمائش شرط ہے آگے کے لوراق کو لہو اور ثبوت ہیں سانس کا یہ اصل قانون ہے کہ ہمیشہ چاند کی پہلی تاریخ کو صبح طلوع شمس کے وقت بلایاں سر یعنی منتھا چلے گا اور یہ متواتر تین دن طلوع آفتاب کے وقت چلے گا اس میں خلاف نہیں ہو سکتا۔ چاند کے طلوع ہونے میں عیدین اور رمضان میں عوام اور حکام میں ہمیشہ اختلاف پایا جاتا ہے وجہ رویت بلایاں سمیٹنی کے ممبران ہیں جو بڑی بڑی دور پھول سے بھی بڑے چاند کو دیکھ نہیں پاتے جب کبھی مختلف مقامات کے عوام میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے تو یہ معلوم کرنے کے لیے چاند کے طلوع ہوا ہے کہ نہیں تو صبح چاند کی پہلی تاریخ کو طلوع شمس کے وقت اپنے سروں پر غور کریں اگر بلایاں سر چل رہا تھا تو چاند یقیناً طلوع ہو چکا ہے اور اگر دایاں منتھا سر چل رہا تھا تو ابھی چاند طلوع نہیں ہوا یہ آسان سا قاعدہ ہے چادو ہے نہ فال آپ کے نفس اور قدرت کا کمال۔

چاند کے طلوع ہونے کے بعد چاند کی ۱۔۲ تاریخ طلوع آفتاب کے وقت ہمیشہ بلایاں سر چلے گا جبکہ بعد میں چاند کی ۳۔۵ تاریخ کو دایاں سر چلے گا آپ کی آسانی کے لیے جدول پیش ہے تاکہ ہر کوئی با آسانی سمجھ سکے۔

دایاں سر ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔

دایاں سر ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔

سب چاند طلوع ہونے کا یقین چاند کی پہلی تاریخ کے بجائے آپ چاند کی ۳۰ یا ۳۱ تاریخ کو بھی کر سکتے ہیں کہ چاند کی کیا تاریخ ہے ان تواریخ کو یاد رکھنے کا آسان کلیہ یہ بھی ہے کہ چاند کی پہلی ۳ تاریخوں کو بایاں سر بحر تین دن دایاں پھر بایاں علی ہذا القیاس اس تحقیق سے تو تمام دنیا واقف ہے کہ انسانی سانس کی ٹہنی میں پورا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قائم وروج ہے اور قرآن پاک میں آتا ہے کہ ”اللہ نے جس دن آسمان و زمین پیدا کئے اس دن سے خدا کے ہاں مبینوں کی سکتی لوح محفوظ میں بارہ لکھی ہوئی ہے“ (سورۃ التوبہ) اب دیکھئے اسلام اور اس کا ارفع و اعلیٰ فلسفہ کہ اللہ نے انسان کی زندگی سانس کے تعدد پر مقرر کی ہے ہر سانس سانس کی ٹہنی کلمہ طیبہ میں سے ہو کر گزرتا ہے اور سانس کا دار و مدار چاند پر منحصر ہے اور اسلام کا سال مبینہ تاریخ بھی چاند پر قائم ہے ہر قوم اور زمانے کے سال اور مہینے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں لیکن دیکھیں کہ اسلامی تاریخ اور سال فطرت کے تقاضوں اور اصولوں کے عین مطابق ہے یعنی سانس کا ہر لمحہ کلمہ طیبہ اسلامی تاریخ، اسلامی مہینہ، اسلامی سال اور اسلامی کینڈر کا محتاج ہے“

اس بارے میں دنیا کے کسی اور مذہب کے پاس اگر اپنے سال و سانس کے لیے کوئی ثبوت و دلیل ہے تو سامنے آئے ورنہ حقیقت و فطرت اور فطری مذہب اسلام کو قبول کرے۔

اگر آپ کا سانس بیان شدہ جدول کے تواریخ کے مطابق رواں دواں ہے تو بالکل بے فکر رہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ خوش و خرم زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ کامیابی و کامرانی کے دور سے گزر رہے ہیں لیکن اگر سانس مقررہ تواریخ کے خلاف چلے تو جان لیں کہ آپ کی زندگی میں تغیر تبدیلی آنے والی ہے اور یہ ایک یقینی اور اٹل تبدیلی ضرور واقع ہوگی کیونکہ آپ کے سانس نے سربدلی ہے۔ وقت تھا دایاں سر چلنے کا جبکہ بایاں سر

چل رہا ہے یا پھر اس کے برعکس تو اب آپ کسی روحانی، جسمانی یا ذہنی طور پر کسی صدمے یا حادثے کے لیے تیار رہیں۔

اس تبدیلی کو سمجھنے کا اصول یہ ہے کہ اگر بایاں سر چلنے کا دور تھا مگر دایاں چل پڑا تو یہ خوشی، ترقی، کامیابی اور صحت یابی وغیرہ کا اعلان ہے اور خوشی دینے والا واقعہ پیش ہوگا اور اگر وقت تھا دایاں سر چلنے کا مگر بایاں سر چل رہا ہے تو یہ اعلان ہے اس امر کا کہ آپ کے ساتھ کوئی دل گداز واقعہ پیش ہونے یا نقصان، حادثہ، جھگڑا ہونے والا ہے یا دیکھیں ان دونوں حالتوں میں تبدیلی کا واقع ہونا اعلان قدرت ہے تبدیلی ضروری نہیں کہ بہت ہی زیادہ خوشی دینے والا ہو یا بہت ہی زیادہ دکھ دینے والی ہو جب خوشی والا سر چل پڑے تو یقیناً آپ کو کوئی ترقی، خوشی، کامرانی وغیرہ ملے گی چاہے یہ اپنی نوعیت میں سکتی مختصراً چھوٹی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح نقصان کا سر چل پڑے تو اس کا مطلب اندیشہ معمولی یا مختصر بھی ہو سکتا ہے۔

اس خلاف سر کا چلنا بھر گزیر نہیں کہ خواہ بخوار و سوسے کو ذہنی پر سوار کیا جائے البتہ ایک پیش گوئی کے طور پر احتیاط برتی جائے تو انسان اس علم سے مکاحقہ فائدہ ہی فائدہ حاصل کرے گا یعنی دونوں صورتوں میں خوشی والے سر کے چلنے پر خوشی ملے پروہ خوشی کو دوبالا کر سکتا ہے اسی طرح نقصان کے سر کے پیش گوئی کی صورت میں اندیشہ کے وقت نقصان پر قابو پانے کی حالت میں ہوگا خلاصہ یہ ہوا کہ گھبرانے کی بجائے انسان موقع کی مناسبت سے فائدہ ہی اٹھائے یہ ایسا گڑبگڑ ہے کہ نقصان کے وقت بھی اعلان قدرت کی وجہ سے فائدہ پر قدرت رہے یا نقصان کو کم کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہے۔

سانس کی ۷ قسمیں سات ستاروں کے لحاظ سے :-

۱۔ بائیں ہاتھ سے جاری سانس یعنی بائیں سر کو قمری سر کہتے ہیں۔

۲۔ دائیں نکتے سے جاری سانس یعنی دائیں سر کو ششی سر کہتے ہیں۔

۳۔ جب قمری سر اور ششی سر برابر چل رہے ہوں یعنی جب دونوں منتوں سے برابر سانس جاری ہو تو اسے قساویہ کہتے ہیں اسکا تعلق عطار دوسے ہے جب سانس ششی سر سے قمری سر میں یا قمری سر سے ششی سر میں تبدیل یا منتقل ہوتی ہے تو تقریباً دس منٹ تک نفس قساویہ ہوتا ہے دس منٹ ختم ہونے کے بعد سانس ایک سر سے دوسرے سر میں منتقل ہو جاتی ہے۔

۴۔ جب سانس ششی سر سے قمری سر کی جانب منتقل ہونا چاہتی ہے یعنی نفس قساویہ ہے ۲۴ منٹ قبل یہ دور ستارہ زحل سے متعلق ہے۔

۵۔ جب سانس قمری سر سے ششی سر کی طرف منتقل ہونا چاہتی ہے نفس قساویہ چلنے سے ۲۴ منٹ قبل یہ دور ستارہ زہرہ سے متعلق ہے۔

۶۔ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کے تمام وقت کا شمار گھنٹوں اور منٹوں میں کریں اور اس کا عین درمیان وقت ۲۴ منٹ کا نکالیں اس وقت جو سانس چلے گی اسے مرغی سے منسوب کیا گیا ہے اسے غموائے کبرے کہا جاتا ہے۔

۷۔ غروب شمس کے وقت پہلی ساعت سعد اکبر ہے اس وقت جو بھی سانس چلے گی۔

اسکا تعلق مشتری سے ہے چونکہ یہ سعد اکبر ہے لہذا ہر قسم کے کام کا آغاز اس میں کریں انجام انشاء اللہ خیر و خوبی ہوگا۔

ساعت زہرہ میں محبت کے امور اور عملیات اہل کام کرتے ہیں ساعت مرغی غموائے کبرے منحوس ترین شخص اکبر ساعت ہے اس وقت کوئی بھی کام کا آغاز نہ کیا جائے ورنہ کھانفسوس پلٹے رہیں گے۔

ساعت زحل میں شفاء و علاج خصوصاً درد کا علاج کیا جائے زحل کی ساعت میں درد والی جگہ کو صرف مس کیا جائے تو بغیر کسی استعمال نسخہ کے شفا ہو جاتی ہے۔

تحویل آفتاب نوروز کے عین سعادت وقت میں جو اثر ہوتا ہے وہی اثر نفس قساویہ کے دوران میں بھی ہوتا ہے اس دوران دعا اور دعا میں خاص اثر ہوتا ہے۔ ششی سر نہ کرے اس کی خاصیت گرم ہے مرد کے مزاج کو بھی گرم چاہا جاتا ہے جبکہ قمری سر موٹ ہے اس کی خاصیت سرد ہے اس لیے عورت کے مزاج کو سرد چاہا جاتا ہے۔

نکات و عجائبات نفس :-

انسان کے ساتھ جتنے بھی عوارض، رنج و غم اور جھگڑے پیش آتے ہیں تمام تر نفس قساویہ کے دوران اور ششی سر کے دوران وقوع پذیر ہوتے ہیں اس دوران احتیاط برتی جائے تو ان مصائب سے بچا جاسکتا ہے۔

نفس قساویہ متواتر دو گھنٹے چلے تو یہ اس انسان کی نفس والیں ہوگی یعنی آخری سانسیں چل رہی ہیں موت واقع ہوگی آپ کبھی مشاہدہ کریں سکرات کے وقت انسان کا نفس قساویہ چلتا ہے قمری سر مسرت کا مرئی مال و دولت سے متعلق ہے اس دوران ہمیشہ خوشی و راحت کی توقع ہے۔ صاریوں سے شفا کے لیے اکسیر ہے نیا چاند طلوع ہو تو صبح کو دیکھیں طلوع شمس کے وقت اگر قمری سر چل رہا ہے تو آپ پندرہ دن کے لیے بے فکر رہیں آپ ہر طرح سے کامیاب رہیں گے اگر سر برعکس چل رہا ہے یعنی ششی سر چل رہا ہے تو آپ آئندہ پندرہ دن کے لیے افسردہ اور پریشان رہیں گے۔

اب پندرہ تاریخ کی صبح طلوع آفتاب کے وقت اگر شمسی سر چل رہا ہے تو آپ پندرہ روز کے لیے بے فکر رہیں آپ کا میانی خوشی اور پرستار رہیں گے مگر برعکس چل رہا ہے یعنی قمری سر تو آپ کے آئندہ پندرہ روز پریشان کن ہوں گے اب آپ کو علم ہے کہ قمریہ اور شمسی سر میں تمام تر مخالفت لڑائی، جھگڑے، آلام، مصائب، غم و غصہ واقع ہوتے ہیں لہذا ان لواقات کو نظر خاص میں رکھا جائے جب کبھی مزاج میں کپ کی فضول گری ہو اور خواہ مخواہ پارہ چڑھ رہا ہو کوئی ناخوشگوار واقعہ ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک دم اپنے سر کو تبدیل کر لیں جو ہی سر بدلے گا پھر سے طبیعت ہشاش بشاش اور پرسکون ہو جائے گی آپ اس نازک وقت میں بہت بڑی پریشانی سے حفظ مآلقدم کے طور پر چل سکیں گے سر تبدیل کرنا کوئی مشکل کام نہیں اتنا عظیم علم ہے لیکن اس کے باوجود طریقے نور قاعدے سے نہایت سادہ اور سہل ہیں آپ کو کسی تعویذ، عمل دم کی ضرورت نہیں صرف پانچ منٹ میں آپ اپنے سر یعنی نفس کو تبدیل کر سکتے ہیں جب بھی سر بدلنا ہو تو مخالف کروٹ لیٹ جائیں اور منہ بند کر کے سانس ناک سے لینا شروع کریں آپ کا سر آپ کی مرضی کے مطابق منتقل ہو جائے گی فرض کریں آپ کا شمسی سر چل رہا ہے اور آپ نے قمری سر جاری کرنا ہے تو داہنے کروٹ لیٹ جائیں منہ بند کر کے ناک سے سانس لینا شروع کریں پانچ منٹ میں آپ کا سر قمری میں تبدیل ہو جائے گا اس طرح اگر آپ نے شمسی سر جاری کرنا ہے تو اس کے الٹ عمل کریں گے۔

جب بھی صبح کو جاگیں تو آپ دیکھیں کہ کون سا سر چل رہا ہے جو سر چل رہا ہے اسی ہاتھ کے پتھلی کو چوم لیں اور ساتھ ہی اس سر سے ایک لمبا سانس لیں یعنی دوسرے نشتے کو انگلی سے بند کر کے چلتے سر سے لمبا سانس لے لیں اس معمولی عمل سے آپ کا تمام دن خوش و خرم گزرے گا۔

محبوب و معشوق کو سر قمری میں خط لکھیں اس کا نتیجہ عام خط سے موثر ہوتا ہے۔ سات دن بدقت صبح سر قمری میں پانی پیئیں اور پانی پیئے وقت محبوب کا تصور کریں کہ پانی کے ساتھ محبوب بھی اندر جا رہا ہے پانی اس وقت پیا جائے جب سانس اندر کو لیا جا رہا ہو پانی گھونٹ گھونٹ بھی پی سکتے ہیں ہر گھونٹ لینے کے لیے بھی سانس اندر کو لینا ہو گا اس سے محبوب تسخیر ہو گا۔

اگر مرد کے سات شمسی سر کسی طرح عورت کے کان میں مارے جائیں تو عورت تسخیر ہوگی یہی عمل سات دن بدقت کیا جائے تو محبت اور تسخیر کے لیے مزید اضافہ عمل ثابت ہو گا۔

بوقت جماعت مرد کا شمسی سر ہو اور عورت کا قمری سر تو اس جماعت کا مزہ ذہن میں ہمیشہ رہے گا لذت کے کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے اولاد جوڑا بھی انہی سروں میں ہم ہمتری کرے خدا نے جاہا اس عمل سے استقرار حاصل ضرور ہو گا اور اس طرح شرے ہوئے حمل میں اکثر پیدا ہوتا ہے۔ ان سروں میں مباشرت، لذت، محبت اور استقرار حاصل کا عجیب قدرت پایا جاتا ہے مجرب آسان ہے قدرت کریں اگر وہ خفیہ زوجیت میں جس دم کیا جائے یعنی سانس روک لیا جائے تو انزال ہر گز ہر گز نہ ہو گا جب تک سانس کو نہ چھوڑا جائے جب تک جی چاہے چلے جائیں یہ آپ کے سانس پر منحصر ہے الاٹانی عمل ہے کسی ایٹون، تعویذ، بارہ اور مجنون کی ضرورت نہیں۔

اگر بوقت مباشرت نفس قمریہ چل رہا ہو اور حمل شر جائے تو پیدا ہونے والا عفت یادرویش ہو گا۔ جس کسی دوست و دشمن یا شخص سے اپنی بات منوائی ہو تو اسے اپنے بندہ سر کی طرف رکھیں جو بات ہوگی سمجھیں ہو جائے گی جب کوئی دوا لیں ہو تو قمری سر میں لیں اس سے دوائی مکمل طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔

سفر شروع کرتے وقت اگر سر شمشی چل رہا ہے تو سفر طیرت ہو گا قمری سر تکلیف کی نشانی ہے۔ جس کسی کو سانپ یا بھو بھڑیا زہریلا جانور کاٹے تو قمری سر جاری کر لائیں موثر بھڑین علاج اور دم ہے۔ سانپ کاٹے پر تجربہ شدہ عمل ہے دس گھنٹے میں مکمل آرام و صحت ہو جاتا ہے

حکیم اور ڈاکٹر سر بیض دیکھتے وقت یا سو گھنٹے وقت ہمیشہ شمشی سر میں رہیں اور مر بیض کو دوائی قمری سر میں لینے کی تاکید کرے دیکھیں کیا شہرت ہوتی ہے شفا کی انشاء اللہ ہر کسی کو آپ کے مطب پر شفا ملے گی۔

عالم حضرات کو چاہئے کہ بغض و عدوت کے تعویذ شمشی سر یا نفس قتادیہ میں لکھیں جبکہ قمری سر اور سر ساعت زہرہ میں محبت و تسخیر کے نقوش لکھیں۔ ساعت زحل میں لڑائی جھگڑے اور ساعت مریخ میں مر اب سے گرانے یا تنزیل کے لیے ساعت مشتری مال و دولت اور زحمت کشائی کے لیے نقوش لکھیں کمال درجہ بحرب حیثیت رکھتے ہیں جس ساعت سے منسوب سانس میں کام کرنا ہو متعلقہ دن بھی اسی ستارے کی ہونی چاہئے جیسے جمعرات کا مشتری۔ جمعہ زہرہ۔ ہفتہ زحل۔ اتوار شمس۔ سوموار قمر۔ منگل مریخ۔ بدھ عطارد۔

کبھی پتلیاں لگیں تو فوراً دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس دیں کہ کان سے آواز بالکل سنائی دے تو ایک منٹ کے اندر اندر پتلیاں بند ہو جائیں گی۔

شمشی سر میں کانے لگدھے کے کان سے تھوڑا سا خون لیکر کونے کے پر کے اوپر سیدھی جانب چار بار اور الٹی جانب تین بار دشمن کا نام لکھ کر چھوڑ دیں وہ شخص مصائب میں گرفتار و برباد ہو جائے گا یہ عمل کسی ظالم شخص کے لیے ہے شوق اور تجربہ آپ کو پریشان کر سکتا ہے۔

جب کبھی آپ کو کہیں کام درپیش ہو مقصد ہو لین دین کا معاملہ ہو تو معلوم کریں کہ کونسا سر چل رہا ہے اگر وایاں سر چل رہا ہے اور آپ کا کام مشرق یا شمال میں ہے تو حضور جائیں آپ کا کام مقصد کے مطابق ہو گا۔ اور اگر بایاں سر جاری ہے تو مغرب یا جنوب کی طرف کام کے لیے جانا چاہئے خلاف جائیں گے تو کام نہ ہو گا اگر آپ کو جانا ضروری ہے اور سر خلاف چل رہا ہے تو گھر سے نکل کر ۱۵ یا ۲۰ قدم متعلقہ سمت میں چلیں پھر اس کے بعد اپنی منزل کو چلیں بہت فرق محسوس کریں گے۔ کام میں پیش رفت ضرور ہو گی تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

سانس صبر صبر کے لحاظ :-

اگر عرصہ چار چار چار چار آتش، باد جو سانس زمین کی طرف جاری ہو اس شخص کے بارہ انگل کے برابر ہو اس کا تعلق خاک سے ہے اسکا رنگ زرد سے منسوب ہے جو سانس مستوی جاری ہو اس کی لمبائی اس شخص کے دو انگل کے برابر ہوتا ہے اس کا تعلق آب سے ہے اور اسے سفید رنگ سے منسوب قرار دیا گیا ہے۔

جو سانس بہت تیز چلے اور لمبائی اس شخص کے چار انگل کے برابر ہو وہ آتش ہے اسکا رنگ سرخ سے منسوب ہے جو سانس بے راہ اور اور میڑھی چلے اور اس کی لمبائی سات انگل برابر اس شخص کے ہو تو یہ ہادی ہے اسکا رنگ سبز سے منسوب ہے۔

اگر سانس آہنی یا خاکی چل رہی ہو تو فراخی رزق اور خوشی کی علامت ہے آتش کا جاری ہونا غم، بیماری و دکھ کی علامت ہے چلتے کاموں کے خراب ہونے کا اشارہ ہے۔

آپ کسی کمرے میں بیٹھ جائیں جہاں ہوا کا چلنا محسوس نہ ہو اپنے سامنے تھوڑی سی روٹی بکلی بکلی کر کے چھادیں اب آپ اپنے تھنوں سے سانس لین سانس مطابق معمول لیں جس طرح انسان عام طور پر سانس لیتا ہے اس سے روٹی مل پڑے گی۔ جس قدر

قاصلے سے روٹی ہلے گی اس کو نظر میں رکھیں اور سانس کے اس قاصلے کی پینکشن کریں
اوسطاً لمبائی بارہ انگل کے برابر ہوتی ہے اگر سانس اٹھ یا دس انگل کے برابر ہے تو ایسا شخص
بالکل صحت مند تو نہ ہے اس کا ہر عضو جسم بھرین حالت میں ہے ورنہ ایسی عمر کی بھی
علامت ہے اگر سانس کی لمبائی پندرہ انگل سے زیادہ ہے تو علامت ہے سخت ترین بیماری
مرض کا جس سے روز بروز صحت گر رہی ہے جھڑھ سانس کی لمبائی پڑھے گی کمزوری و
ضعفی ہوگی سانس ۲۰ انگل تک پہنچ جائے تو ایسا شخص ضعف کی انتہا پر ہے اور معترب
مرنے والا ہے اگر کسی شخص کی سانس کی لمبائی ۱۰ یا ۸ انگل سے کم ہو جائے تو انتہائی
تندرستی اور اعلیٰ طاقت کی علامت ہے اگر لمبائی سانس ۴ یا ۵ انگل تک لائی جائے تو ایسے
شخص کی عمر دو تین سو سال تک بڑھ سکتی ہے۔

سانس سے بیماریوں کا علاج :-

جو کچھ لکھا جا رہا ہے حیران نہ ہوں نہ غافل نہ طوطا کریں یہ کوئی افسانہ یا پانچوں
کے لیے کہانی نہیں کسی دن سانس مخالف چلے تو فوراً بد لٹا چاہیے جس سے نقصان میں کمی
واقع ضرور ہوگی۔ سانس بدلنے سے قسمت کا کھٹا و مت نہیں سکتا لیکن علم کے ناطے
ازالہ اور چاقو ممکن ہے علم دنیا کی سب سے بڑی طاقت اور وار ہے کتاب میں بیان شدہ علم
انفص کے مشاہدات و تجربات پر بھروسہ نہیں تو چند ایک کو ضرور آزمائیں تاکہ یہ جرات نہ
رہے کہ سانس کے کرشوں پر غفلت ہوئے گا دعویٰ کر سکو۔

(سر درد، تپ، لرزہ، درد شقیقہ یا کوئی بھی دورہ) :-

جب بھی کسی مریض کو ان درج بالا امراض میں سے کوئی دورہ آتا ہو گا آپ تحقیق
کریں تو یہ دورہ ہمیشہ کسی ایک ہی سر میں آتا ہو گا دورہ کے وقت جو سر جاری ہو گا ہمیشہ اسی
سر میں دورہ آتا رہے گا اس کے لیے آپ فوراً مریض کے سر کو بدلیں یا دورے کے دوران
اس دورے والے سر میں تھوڑی سی روٹی ٹھوس دیں تاکہ یہ سر بند ہو جائے ایک دن
میں دورہ آنا ختم ہو جائے گا اگر مرض پرانے تو چند ایک دن لگیں گے۔

معدے کی خرابی :-

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”تمام بیماریوں کا گھر معدہ ہے“ معدے کو صحیح
اور ہمیشہ نظر میں رکھیں تو آپ بیماریوں سے دور رہیں گے کسی کے معدے میں نقص رہتا
ہو بد ہضمی، ریاح، تھک کڑوے ذکریں آتی ہوں پیٹ میں سے آوازیں آتی ہوں اس کی
تحقیق کریں گے تو معلوم ہو گا کہ اس مریض کا دایاں سر ہمیشہ کم چلتا ہے اور قریب سر ہمیشہ
زیادہ چار رہتا ہے اس کے لیے ترکیب و علاج یہ ہے کہ کھانا ششی سر کے دوران کھایا
کریں اگر ششی سر بند رہتا ہو تو بائیں سر میں (تھننے میں) روٹی رکھ دیں اور کوشش کریں
کہ ششی سر جاری ہو کیونکہ ششی سر کا تعلق شش سے ہے اور معدے کا تعلق بھی شش سے
ہے اس مطابقت سے دو تین دن میں آپ کو اس علاج اور بازار کی ٹھگ ماری والے علاج میں
فرق معلوم ہو جائے گا۔

مصطفیٰ خون :-

جس کسی کے خون میں نقص رہتا ہو، خارش، پھوڑے، پھنسی، چرے پر دانے خون میں کمزوری، خون میں خرابی ہمہ قسم کی بہت سی دواؤں کے استعمال سے تنگ آچکا ہو اس سے کلی شفا کا گریہ ہے کہ زبان اوپر کے دانتوں کی تہ میں لگا کر منہ بند کر کے منتھوں سے لمباسنس لیں اندر سانس لیجئے دیر روک کر دوبارہ منتھوں سے تیزی کے ساتھ خارج کریں۔ دس منٹ صبح وشام یہ عمل ہو اور یا کھلی فضا میں کیا کریں عشرہ میں ہر طرح کے خون کے نقص سے چھٹکارا مل جاتا ہے چند دوستوں کو یہ عمل آماچکا ہوں بھڑین متان بکا طریقہ ہے مجھے یقین ہے کہ لگاتار عمل کیا جائے تو جذام، کوڑھ، اور خون کے کینسر کو بھی شکست دینا مشکل نہ ہو گا انشاء اللہ سانس خارج کرتے وقت زبان نیچے کے دانتوں کی تہ میں لگا دیں منہ بند رہے گا۔

بری عادات و خواہشات سے چھٹکارا :-

اگر آپ اپنے کسی خواہش یا بری عادت نشہ، شراب، بھروکین، سگریٹ نوشی یا کسی بھی عادت بد سے تنگ و دیر آرا آپکے ہیں اور اسے چھوڑنے کی حسرت ہے مہم ارادہ ہے کہ اس گناہ اور خواہش کو چھوڑا جائے تو اس سادہ طریقے پر عمل کریں کہ جب بھی آپ کا شوق و خواہش اس عادت بد کے لئے بیدار ہو کہ نشہ کیا جائے تو آپ فوراً شمی سر دابنے تختے پر اٹھ لی رکھ کر کہہ کر دیں اور بیاں تختے سے لمباسنس کھینچ لیں اس کے بعد بائیں تختے پر اٹھ لی رکھ کر اسی سانس کو بائیں تختے سے ایک دم خارج کر دیں اسی طرح دس پندرہ بار کریں جب خواہش سر اٹھاے یا تنگ کرے تو یہ معمولی معاملہ کر لیا کریں آپ دیکھیں

گئے کہ آپ کا مزاج اس عادت بد کے خلاف ہوتا چلا جائے گا اور آپ کو اس عادت بد سے نفرت ہو جائے گی۔

دائمی سر درد، نزلہ، زکام، کھانسی، قبض، تپ دق، اور امراض ریہ :-

اگر آپ خدا خواستہ ان بیماریوں میں سے کسی بھی ایک یا بہت کے ہاتھوں پریشان ہیں یا ایسے مریضوں سے واسطے ہو تو اس کے لیے ہدایت یہ ہے کہ طلوع شمس کے وقت کھلی اور اونچی جگہ پر مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر منہ سے لمباسنس لیں اتنا لمباسنس لیں کہ اور مزید کی گنجائش نہ رہے اب منہ بند کریں تاکہ کے منتھوں سے تمام سانس کو باہر خارج کریں سانس اس قدر نکالیں کہ آپ کا پیٹ پیچھے جا کر بالکل سمٹ جائے اور بالکل چھوٹے سے چھوٹا ہو جائے کم از کم دس پندرہ بار یہ عمل دن میں دہرائیں جب تک بیماری سے شفا مکمل نہ ملے اس سانس کی مشق کو جاری رکھیں تندرست انسان بھی اگر یہ عمل کرے تو بے شمار فوائد ملیں گے بیماریوں سے چارہ ہے کہ امراض معدہ کا کافی و شافی علاج ہے بھوک شدت سے گنتی ہے رنگ سرخ و سفید ہو جاتا ہے مصطفیٰ خون بھی ہے آنتوں کو قوت بخشتا ہے دل و دماغ کو قوی کرتا ہے۔ حافظہ تیز ہو جاتا ہے طبیعت ہشاش بھاش رہتی ہے۔

قوت باہ اور جوانی برقرار رکھنا :-

سانس کو ہمیشہ بند رکھنا انسانی قوت کو بڑھاتا ہے ہمیشہ بند سے مراد سانس لیکر قوت برداشت تک روکنا جب برداشت سے باہر ہو جائے تو فوراً نکال دیا جائے اسے جس دم یا

پرانا پیام کہتے ہیں علم انفس کی معراج ہے اس مشق کا ایک اور بیان وکرامت آگے ہو گا ایک آسان طریقہ لکھا جا رہا ہے ہمیشہ منتوں سے سانس نکھ سانس کو پیچڑوں میں قابو کیا جائے اور قابو کیا جائے اور قابو کیا جائے جب تک مزید قابو پر قدرت نہ رہے تو منہ کے ذریعے سے سانس خارج کریں یہ مشق ہمیشہ ہر وقت ہر جگہ کر سکتے ہیں البتہ صبح کا وقت بہترین ہے ہوا دار جگہ پر اس مشق کو کرنے سے انسانی عمر بڑھتی ہے۔ جوانی قائم رہتی ہے بال سیاہ رہتے ہیں۔ اعضائے زکیمہ خیش جوان اور طاقت ور رہتے ہیں۔ دانت، سر، سینہ اور پیٹ کی ہمداریوں کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

ہمیشہ صحت و تندرستی :-

آپ جب بھی کھانا کھائیں تو ہمیشہ ششی سر میں کھائیں اور جب پانی پینا ہو تو قمری سر میں پیئے اور پیٹاب پینا بھی قمری سر میں کریں اس عمل کو جاری رکھیں تو کبھی کوئی بھی مرض و ہمداری نزدیک نہ آئے گی دائمی صحت اور تندرستی رہے گی امراض آپ کو پہچاننے کی بھی نہیں کارآمد طریقہ ہے۔

دیگر تجربات :-

گر ہمداریوں سر درد، حار، شدت پیاس، ضعف جگر خار ہر قسم اور کم مریض کا ششی سر بہہ کرانے سے تین چار دن میں مرض بغیر دوا کے ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح سر ہمداریوں میں قمری سر بہہ کرانے اور ششی سر جاری کرانے سے ہمہ قسم کی سر ہمداری بھاگ جاتی ہے دو سطور میں آپ کو بہت کچھ بتا دیا ہے گرمی و سردی کا مقابلہ بھی ہمیشہ ششی و

قمری سر سے کیا کریں۔

بدن کی تحکات اعضاء کی سستی پیاس غصہ میں قمری سر چلانے سے بدن و طبیعت کو سکون مل جاتا ہے۔ ہر نیا کام مرض قمری سے منسوب ہے قمری سر بہہ کر کے ششی جاری کریں توانت ہرگز نہ اترے گی۔

ہانے کی خرابی ناف میں درد پیٹ میں درد وغیرہ کی صورت میں ششی سر کو جاری کریں۔

معدہ پر پیو جھ، متلی، بہہ ہضمی ہو تو ششی سر چلائیں چند منٹ میں حال درست ہو گا اسام ہو تو سانس بہہ کرنے کی مشق کریں بار بار کریں فوراً بہہ ہو جائیں گے۔

بے خوابی کی صورت میں دائیں کروٹ لیٹ کر قمری سر جاری کریں اور آنکھیں بند کر کے کھل چاند کا تصور کریں چند منٹوں میں خوب نیند آ جاتی ہے ششی سر قاطع نیند ہے دیکھئے دانے کروٹ سنت رسول ﷺ پر سونے کا ایک عام قاعدہ۔ سخت سردی لگ جائے خار کے لئے بدن پر پیٹ لانا لازمی مقصود ہو تو لیٹے لیٹے ششی کو جاری کریں اور پندرہ بیس منٹ سانس روکنے کا مشق جس دم کریں پسینے سے شر لور ہو جائیں گے۔

ہمداری سے شفا کب ہوگی؟

اگر کوئی کپ سے سوال کرے کہ ہمداری سے شفاء کب ہوگی۔ تو سوال کرتے وقت اگر سائل یا مریض کا ششی سر جاری ہو تو جلد شفاء ہوگی اگر آپکا یعنی عامل کا سر بھی ششی ہے تو عنقریب شفاء ہوگی اور اگر عامل کا قمری سر ہے تو صحت دیر سے ہوگی اگر دونوں کا قمری چل رہا ہے تو شفاء کی امید کم ہے نفس قساویہ خطرناک اور جان لیوا ہے۔

ہر مرض اور بیماری کا حیرت انگیز عمل اطباء کے لئے اعمول تھو :-

روحانی علوم کی طرح حکمت طب ایلیہ پیشک ہو میو پیشک اور ہر طریقہ علاج میں ہر معالج اس امر کا شوق و متلاشی پایا جاتا ہے کہ کوئی ایسا نسخہ، ٹوٹکہ، تنزیہ یا طریقہ علاج ہو جو ہر طرح کے مریض کے لئے شفاء و نجات ہو جائے یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ خوب سے خوب تر اور آسان تر کی تلاش میں اپنی زندگی گزارتا ہے ہر طریقہ علاج کے ماہرین اور معالجین کی خدمت میں دعوے کے ساتھ یہ عمل طریقہ علاج پیش کرتا ہوں کہ ہمہ قسم کے بیماریوں پر استعمال کیا جاسکتا ہے ساتھ ہی یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ عمل کسی بھی ماہر علم النفس یا کسی اور کے پاس نہیں۔ اس خاص الخاص تیاب ترین موثر ترین اور اعمول عمل کا انکشاف بھی مجھ پر روحانی باپ علامہ شاد گیلانی مرحوم نے کیا جن کی شفا دہی و حکمت کی ہر طرف دھوم مچی ہوئی تھی۔ آج میں یقینی شفاء (انشاء اللہ) کو نظر معالجین ہر عام و خاص کرتا ہوں کہ بھرپور فوائد حاصل کریں ہر مقام اور مریض پر استعمال کریں دیکھی انسانیت کی خدمت کا بہتر طریقہ ہے۔

عمل :

مریض کو سامنے بٹھا کر الہادردودشریف پڑھیں پھر الہاد پڑھیں۔

حوالہ الشافی حوالہ الشفاء قول امام موسیٰ رضا

اب آگھیں بعد کر کے یہ تصور کریں کہ مریض کا مرض اپنے اندر کھینچ رہا ہوں اور ساتھ ہی سانس اندر کھینچنا شروع کریں اس کے بعد لمحہ بعد اب سانس آہستہ آہستہ باہر نکالیں اور یہ تصور کریں کہ اپنے اندر کھینچنا ہو مرض باہر پھینک رہا ہوں یہ عمل کم از کم الہاد

کریں شروع میں ۳-۴ مریضوں پر تجربہ میں گھر بہت یاکم اثر ہو تو بالکل ناگھر انہیں چند مریضوں پر عمل کرنے سے قلاب ہو جاتا ہے اتنا عقلم عمل ہے اتنے آسان طریقے سے امراض کو کھینچا جاسکے تو محنت ضروری ہے تصور کامل اور یقین سے قلاب ہو جاتا ہے اس عمل پر مکمل قلاب اور قدرت کے بعد صرف مریض کی تصویر کام دے گی تصویر سامنے رکھ کر اسی اصول سے عمل کریں تو مریض کا مرض نکل آتا ہے چاہے مریض سینکڑوں میل دور ہی کیوں نہ ہو آخر میں الہاد پھر دردودشریف پڑھیں بغیر، دوا، نسخہ اور ٹوٹکہ اور پرہیز کے ایسا عمل ملنا بہت ہی مشکل ہے اور اس قدر آسان کہ ہر کوئی کر سکے اور ہر جگہ و مقام پر کر سکے شفاء ہے تو اسی میں ہے علاج ہے تو یہی ہے نسخہ تجربہ ہے تو یہی ہے دعا ہے تو یہی ہے اس عمل کی قدرت نہ کرنا کفران نعمت ہے۔

درد کا علاج :-

چھو اور بھڑکاٹے کے علاوہ درد و سرور ہر قسم کے درد کے لئے علاج ہے۔ تین بار مقام درد پر لگیں - (لیعذبہم) اس کے بعد جس دم کر کے سانس روک کر تین بار لگیں پھر تین بار پڑھ کر دم کریں درد اپنی جگہ سے بھاگ جائے گا۔

سوال کا جواب بذریعہ علم النفس :-

علم النفس کے ذریعے سوال کا جواب دینے کے لئے ماہر سانس کو کھلی جگہ بیٹھنا چاہئے جہاں ساکن آسانی سے آجائیں اگر ساکن جاری سرگناب سے آئے اور اس سر کی طرف بیٹھ جائے تو اس کے سوال کا جواب ساکن کے حق میں ہو گا یعنی کام ہو گا اور اگر

سائل، بدتر یعنی ہلکے سر کی طرف سے آیا اور اسی جانب بیٹھ گیا تو سوال کا جواب نفی میں ہو گا یعنی سائل کا کام نہ ہو گا۔

ایک اور قاعدہ :

جب سائل سوال کرے تو سائل کے نام سوال اور متعلقہ دن کے حروف شمار کرو اب اگر حروف ہفت ہوں اور سر آپ کا شمشی چل رہا ہے یا حروف طاق ہیں اور سر قمری سر چل رہا ہے تو سائل کے سوال کا جواب نفی میں دیں سائل کو ناکامی ہوگی اور اگر حروف طاق ہوں اور آپ کا سر شمشی چل رہا ہے حروف ہفت ہیں اور آپ کا سر قمری چل رہا ہے تو سائل کو کامیابی کی بھارت دے دیں اگر نفس متساویہ چل رہا ہے تو کامیابی دیر سے ہونے کی شرط لگادیں۔

فخیا شکست کسے ہوگی؟

مقابلے کے وقت جس حریف یا فریق کا شمشی سر ہو گا اسے فتح ہوگی اور اگر دونوں کا شمشی سر ہو گا تو جو کوئی گھر سے پہلے نکلا ہو گا اسے فتح ہوگی قمری سر والے کو شکست ہوتی ہے۔

لڑکا ہو گا یا لڑکی :-

سوال کرنے والے کا اگر سانس شمشی سر ہو گا تو لڑکا قمری چل رہا ہو تو لڑکی انشاء

اللہ پیدا ہوگی۔ اگر عامل کا سر بھی شمشی اور سائل کا بھی شمشی ہو تو ایسے میں ضرور اور ضرور انشاء اللہ لڑکا پیدا ہو گا۔ اسی طرح دونوں کے قمری سروں میں انشاء اللہ ضرور اور ضرور مرد جنیں پیدا ہوگی۔

محبت و تسخیر کا نفسی عمل :-

شروع کے لوراق میں ستاروں کے ساتھ منسوب سانس کا بیان ہو چکا ہے اس عمل کا تعلق سانس زہرہ سے ہے جو کہ ۲۴ منٹ کے لئے ہوتا ہے صرف اس وقت اور ساعت کو نگاہ میں لائیں عین اس ساعت زہرہ یعنی سانس زہرہ میں مغرب کی طرف منہ کر کے پانچویں بار کر بیٹھ جائیں اب جس کسی کو تسخیر و تابع کرنا ہو اس کا تصور اسنے خشوع و خضوع کے ساتھ کریں کہ گویا مطلوب کا شکل و صورت آنکھوں کے سامنے کھڑا ہے اب قمری سر کو اندر کی طرف کھینچیں اور ساتھ ہی ساتھ تصور رہے کہ اس سانس کے ذریعے مطلوب کو اندر کھینچ لیا ہے اور دل میں اترا لے۔ اس کی عمل ساعت زہرہ یعنی ۲۴ منٹ جاری رکھیں جب تک نفس متساویہ جاری ہو کم از کم تین دن یہ عمل کریں مطلوب کا اس عمل کے اثر سے چنا مشکل سے کچھ کر آئے گا اس عمل بے پناہ سے متاثر ہوئے بغیر کوئی نہیں رہ سکتا کیونکہ اور ساعت زہرہ کا ہونا ضروری ہے۔

جذب القلوب کا نادرہ روزگار عمل :

جو عمل نوک قلم کر رہا ہوں میرے روحانی باپؑ کو ہندوستان کے مشہور ماہر علوم فلکیات جناب شفیق رام پوری مرحوم نے عنایت کیا تھا جو کہ ان کا مجرب عمل ہے

میرے روحانی باپ کا بھی دس بارہ جگہوں پر آکر مودہ اور تجربہ شدہ عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ اکسیر ہے تو یہ ہے جادو ہے تو یہ ہے عمل ہے تو یہ ہے اور اگر کسی عمل میں اثر ہے تو اس میں ہے محبت کیلئے روئے زمین پر اس سے بہتر عمل دیکھنا نہ سنا ہوگا لاکھوں میں سے انتخاب ہے دنیا میں ایک عجوبے سے کم نہیں علم النفس کے ماہرین نے عجیب طرح سے ترتیب دیا ہے۔

سائنس کی عام طور پر تعین قسمیں ہیں۔

سٹشی قمری اور قساویہ

اس لحاظ سے اعداد کی بھی تقین قسمیں ہیں۔

ایک ایسے اعداد جن کا نصف آسانی سے ہوتا چلا جائے مثلاً ۶ نصف ۸ نصف ۳

نصف ۲ نصف ۱

دوسرے ایسے اعداد جن کا نصف ایک بار ہو سکے اور کے بعد پھر اس کا نصف نہ ہو سکے

مثلاً ۸ نصف ۹، ۱۰ نصف ۵، ۱۴ نصف ۷

تیسرے ایسے اعداد جن کا نصف نہ ہو سکے مثلاً ۵، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳ اور غیرہ

ایسے اعداد و مقابو یہ اعداد کہلاتے ہیں۔

اب آپ نے جس کو تعبیر کرنا ہو اس کے نام محمد والدہ کے اور اپنے نام محمد والدہ کے اعداد و حساب ابجد قمری اس وقت جمع کرو جب آپ کا قمری سر جاری ہو اب حاصل جمع کے اعداد کا اسطریق کریں۔

مثال کل جمع شدہ اعداد ۹۲۳۲۱ کا اصطلاح کیا ۹ جمع ۲ جمع ۳ جمع ۲ جمع ۱ ہے

۱۶ عدد قمری ہے کیونکہ اس کا نصف ۱۶-۸-۳-۲۔ اگر اعداد استملاق کرنے پر مشکی اعداد اخذ ہوں تو عمل نا کریں اس طرح مطلوب کا آٹا مشکل کام ہے عمل ہوگا تو آخر کم ہوگا حاضری نہ ہوگی اس کا معیار تین ہفتے ہے اگر استملاق کرنے پر عدد متساویہ آئے تو عمل کارگر ہوگا اور مطلوب یا محبوب دو ہفتے کے اندر حاضر ہوگا۔ استملاق کرنے پر ۱۶ عدد قمری آئے تو عمل ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنی قوت سے محبوب کو پاگل کر کے حاضر کر دے گا متساویہ اور قمری میں عمل کی قوت کشش سے مطلوب آجاتا ہے مشکی میں بھی اثر ہو جاتا ہے مطلوب حاضر نہیں ہوتا الفت ہو جاتی ہے۔

اب آپ نے اپنے اور مطلوب معہ والدین کے اسماء کے جو اعدا حاصل کئے ہیں انہی اعداء کے مطابق سورۃ یوسف میں سے ایک آیت ہم عدد و اخذ کریں۔

اب بعد نماز عشاء رات کو تھمائی میں یکسوئی کے ساتھ اعداد و قمری یا تابلویہ ہیں تو پاتھی مار کر منہ مغرب کی جانب کر کے مصلے پر بیٹھ جائیں شمسی اعداد کی صورت میں دواؤں کو مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اب سانس لیں اور بند کریں یعنی جس دم کریں اس دوران جس دم میں اخذ شدہ آیت پر دیں جتنی دیر آپ سانس روک سکتے ہیں تب تک پرہتے جائیں اب جب سانس گرفت سے باہر ہو تو سانس خارج کریں پھر اس طرح سے کریں۔ اس طرح کم از کم ۳۲ تھیں بار کریں۔ سورج مشرق کی جانب مغرب سے طلوع ہو سکتا ہے مگر اس عمل کے اثر میں نقص نہیں ہو سکتا متعلقہ مخصوص فنون میں آپ کا مطلوب دیوانہ وار حاضر ہو گا۔

اجید قمری سمعہ قیمت

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷

۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰

۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰

۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰

۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

۱۱۰۰ ۱۲۰۰ ۱۳۰۰ ۱۴۰۰ ۱۵۰۰

۱۶۰۰ ۱۷۰۰ ۱۸۰۰ ۱۹۰۰ ۲۰۰۰

۲۱۰۰ ۲۲۰۰ ۲۳۰۰ ۲۴۰۰ ۲۵۰۰

اعداد حاصل کرنیکا طریقہ :-

مثال :- عرض نیگی

ع ر ض ب ی ک ی

۷۰ ۲۰۰ ۸۰۰ ۲ ۱۰ ۲۰ ۱۰ ۱۱۱۲

یہ اعداد صرف ایک نام کے دیئے گئے ہیں ان میں والدہ مطلوب سمعہ والدہ کے جمع ہونگے۔ اسی طرح قرآن مجید میں سورۃ یوسف کی آیتوں کے اعداد نکال سکتے ہیں۔ جس دم پیرانا نام :-

یوگا اور یوگا کی یکسوئی کو جس چیز پر ناز ہے وہ جس دم ہے جس دم پر علم النفس کو بھی فخر ہے یوگا میں جس دم اطمینان قلب کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ جس دم سے طبیعت کو ایسی تازگی، سکون، راحت، طمانیت، نور سرور ملتا ہے کہ انسان بار بار چاہتا ہے کہ سانس لیا ہی نہ جائے کیونکہ اس میں غیر معمول قوت زندگی مضمر ہے کوئی ہر طرح کے غم و الم سے دور ہو جاتا ہے۔ برائیوں سے نفرت اور نیکی سے رغبت گناہ اور بد سے بیزار اور پرہیز ہو جاتا ہے جس دم کا عامل عمر دراز مضبوط و توانا ہوتا ہے۔ اس عمل کو جاری رکھا جائے تو انسان کی عمر سینکڑوں برس تک ہو سکتی ہے۔

یہ کوئی شرعی یا اختلاف کی بات بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی حیات سانس کے تعدد پر مقرر کی ہے۔ اسی لئے ارشاد ربانی ہے ”کل نفس زائتہ الموت“ ہر نفس کو موت کا ڈانٹہ چکھنا ہوگا سانس لے کر اور اندر رو کے رکھنا جس دم ہے اب جھہر زیادہ دیر سانس کو روکا جائے گا تاہی فائدہ ہے ہندو، بدھ، مت متکول طبقہ نسل میں اکثریت اسے شیشہ سانس گردانتے ہیں اور کیوں نہ ہو یہ عمل انسانی حیات اور جسم کے

لئے ہر کارہ ہے اس کے صرف فوائد بیان کرنے پر ضخیم کتاب لکھی جائے تو کم ہے ارٹکار
توجہ کے لئے کمال کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ یکسوئی کے مشقوں میں آپ توجہ قائم رکھنے
کی خود کوشش کرتے ہیں جبکہ جس دم میں مشق دریاخت آپ کو یکسوئی و توجہ ایک کلمہ پر
خود قائم رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ کتاب ہاتھ میں لئے ابھی ابھی آپ اس صداقت کو پرکھ
سکتے ہیں۔ جس دم سے ہمارا دل کوسوں دور بھاگتی ہیں مضر صحت جراثیم ان کے نام سے
ڈرتے ہیں اندرونی دیر وئی نظام انسانی توانا و تندرست رہتا ہے قلبی و ذہنی سکون حاصل
ہونے سے انسان ہمیشہ ہلکا چمکا اور تروتازہ طبیعت کے ساتھ رہتا ہے۔ چہرہ سرخ و سفید
جسم مضبوط ہو جاتا ہے معدہ و دواؤں کا محتاج نہیں رہتا۔

کمال جس دم :-

جس دم کے معنی سانس کو قید کرنا کے ہیں۔ جس دم میں سانس کو آہستہ آہستہ
میٹھی گولیوں کی طرح چوسا جائے سانس کے ساتھ زور اور جھٹکوں کو استعمال نہ کریں۔
جب آپ نے سانس آہستہ آہستہ اندر کھینچا اور اس قدر سانس کھینچا کہ مزید کی گنجائش نہیں تو
اسے قید کر لیں یعنی ضبط کر لیں بڑے سکون اور اطمینان کے ساتھ جب ضبط پر قدرت نہ
رہے سانس کو باہر خارج کرنا شروع کریں آہستہ آہستہ سانس باہر کو نکالیں اب طبیعت کو
سنبھلے دیں چند لمبے انتظار کے بعد سانس کو بیاہر سکون شوق و ذوق ریاضت اور آہستگی کے
ساتھ پھر اندر کھینچنا شروع کریں پھر قابو میں رکھیں منہ بند رکھیں۔ پھر بے اختیار ہونے
سے پہلے آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔

آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ سانس کو قید کرنے روکنے کے وقفے کو بوجھاتے جائیں

شروع میں آپ کو مشق و ریاضت ایک جبری مشقت کی طرح محسوس ہو گا لیکن جوں جوں
آپ قوت ارادی کے ساتھ باہر سانس کے ساتھ ریاضت سے اور مشق ہر وقت کرنے کو جی
چاہے گا جب آپ کو سانس کی اس مشق سے لطف آنا شروع ہو گا تو طبیعت کے گام کے سانس
لے کر چھوڑا دینا نہ جائے بس اسی سکون میں غرق ہوں آپ سانس روکنے کے وقفے کو جتنا
چاہے بڑھا سکتے ہیں دنیا میں لوگ ہیں جو ٹھنڈ ٹھنڈ سانس نہیں لینے یوگا میں یہ چیز عام
ہے دوام کی ریاضت سے ناچیز نے دس منٹ تک سانس روکنے پر قدرت حاصل کیا
مصرفیت کے باعث جاری نہ رکھ سکا کسرت اور کھیل سے متعلق کھلاڑی کے لئے سانس
پر عبور حاصل کرنا بڑا بچہ اطفال ہو تا ہے غیر مذاہب میں یہی چیز معراج روحیت گردان
جاتا ہے اسی مشق و ریاضت سے لطیفہ نفس یعنی باطنی شخصیت پیدا ہو جاتی ہے یہ باطنی
مثالی شخصیت ہر انسان میں موجود ہے جو ظاہری شخصیت سے ارفع و اعلیٰ اور قوی تر ہے۔

اسے اکھٹ سا سنس میں INNER SLEF یا ASTRAL BODY کہتے ہیں اس کا
مظاہرہ عام شخص خواب کی حالت میں خوب کرتا ہے ہم جو خواب کے عالم میں غیر ملک
پہنچ جاتے ہیں ظاہری حواس غصہ کے بغیر چیزوں کو دیکھ و چھو سکتے ہیں سن سکتے کھا سکتے
ہیں خوشبو کا احساس کر سکتے ہیں لذیذ و شیریں کھانوں کے ذائقے تک محسوس کر لیتے ہیں یہ
کیا ہے ہاپ تو ہمسر پر موت کی بہن نیند میں ہوتے ہیں یہ کام اسی باطنی شخصیت کا ہے جو کہ
اکثر ہمارے حالات خواب میں پیدا ہو جاتی ہے اس شخصیت کو خواب کے بغیر جسم سے
نکال کر باہر سیر کرنا غیر مذاہب میں روحیت کی اختتام ہے جب کہ اسلام کی روحانیت میں
یہ مقام اول ہے فقراء و صوفیاء کرام اور اولیاء اللہ کی نظر میں یہ پہلی سیڑھی ہے چھ مزید
سیڑھیاں ہیں دیگر مذاہب نے اپنے تجربات کو کھلے عام دھڑواہر پیش کئے اور دنیا کو رعب
واثر دیا صرف اپنے ظاہری جسم سے باطنی شخصیت کو باہر نکال کر ڈھندور اپنا رعب و روحیت کے

معمولی درجے کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے لیکن کیا یہ میرے اسلاف اور بزرگوں کی طرح

ہوا میں اڑ سکتے ہیں؟

آگ میں سے گزر سکتے ہیں؟

پانی پر چل سکتے ہیں؟

آگھ جھپکنے میں مقام تبدیل کر سکتے ہیں؟

اپنی شکل سے کسی اور شکل میں آسکتے ہیں؟

جنات کو قبضہ کر سکتے ہیں؟

بے جان چیزوں کو اڑا سکتے ہیں؟

یقیناً ان کا جواب اور کام ہر گز ہر گز نہیں ہوگا۔

مگر ساتھ ہی افسوس اور انتہائی دکھ کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ یہ خرق العادات مظاہرے آج ہم سے بھی کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کر دکھانے کی ہمت ہے یہ محض پادریہ قصے ہی چکے ہیں۔ ہمارا ماضی اور تاریخ خرق العادات مظاہروں کراستوں سے بھر پڑا ہے لیکن آج حال میں کوئی نہیں جواہل یورپ و غیر مذاہب کے تجربات نقلی و معمولی علم کلمات دے سکے ہم امت محمدی ﷺ حلقہ گو صرف روزی کمانے کے لئے رہ گئے ہیں اور ہمارا سارا چکر بھی یہی ہے۔

اگر اس علم کو عام کیا جائے ان مظاہروں اور کراستوں کو عوام و خواص میں اس درس و تلقین کے ساتھ پیش کیا جائے کہ کوئی کچھ نہیں ہوتا یہ صرف اللہ کی طرف سے ایک علم ہے تو کتنی گمراہ آنکھیں درست ہو جائیں گی اسلاف اور مشہور روحانی ہستیوں کا زمانہ روشن ہے ان

مبارک ہستیوں کے ہاتھوں کتنے انسان جوق در جوق مسلمان ہوئے لیکن آج یہ چیز دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر کس و ناکس کو تعلیم روحانیت جس سے خرق العادات مظاہرے ہو سکیں دی جائے لیکن قابلیت، اہلیت، برداشت، شوق اور جذب کرنے کی صلاحیت رکھنے والے متلاشان روحانیت کو روحانیت کا درس خاص دیا جائے اس کے باوجود بھی کوئی اسلامی روحانیت کو سینہ میں دبائے رکھتا ہے تو لوگوں کی زبان کو کوئی نہیں روک سکتا اور جو لوگوں کی زبان ہوگی وہی حقیقت ہوگی کیوں کہ ”زبان خلق نظرو خدا است“ روحانیت کی تعلیم پوشیدہ رکھنے کا جواز نہ بتایا گیا حیل و حجت سے کام لیا گیا تو ان حضرات کو بھی صرف ان مسلمانوں میں شہر کیا جائے گا جو صرف بچے پیدا کرتے ہیں۔ اور اصل چیزوں میں ملاوت کرتے ہیں اور جنموں نے اصل و نقل کا فرق مٹا دیا ہے اللہ اللہ خیر سلا۔

مراقبہ سیر و سفر

اس امر کا ذکر ہو چکا کہ جس دم کی ریاضت سے انسان اپنے اندر کی باطنی شخصیت کو بیدار کر سکتا ہے اور اسے باہر نکال کر اپنی مرضی کا سیر و سفر کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سانس کو روک کر ۵ منٹ کی قدرت رکھتے ہوں جب آپ کو جس دم پر کم از کم پانچ منٹ تک قابو رکھنے کا مشق ہوگا تو آپ کے لئے ASTRAL BODY نکالنا کوئی جوئے شیر لانا نہیں ہوگا اب آپ بھی اندر کی شخصیت INERSELF کو نکال کر گھوما پھرا سکیں گے جب کہ آپ کا جسم آپ کے کمرے میں پڑا ہوگا یہ کوئی جن بھوت کی کمائی نہیں حقیقت ہے مجھے جتنا علم علیم نے دیا ہے بے دریغ لوٹا رہا ہوں ایسی تعلیم لوگوں

کو برسوں کی خدمت کے بدلے ملتی ہے لیکن مجھے لوگوں کی نفسیات سے کھیلنے کا شوق نہیں لوگوں کی زندگی کا استحصال آتا نہیں جنہیں علم سے محبت ہے مجھے ان سے محبت ہے محبت کو جھانے اور اسے کچھ دینے کی حقیر کو شش کر رہا ہوں۔

اب چونکہ آپ کی یکسوئی بھی غیر معمولی ہو چکی ہے اور جس دم کی مشق نے مزید یکسوئی میں فرق کر دیا ہے اب آپ تصور اتنی قدموں سے چل پھر سکتے ہیں باطنی شخصیت کو ملے جہاں چاہیں لے جائیں اس کا عقل کچھ یوں ہے کہ تنہائی اور خاموشی کے وقت اس کے لئے رات کا وقت اس پر بتا ہے کرامت وہ حالت میں لیٹ جائیں منہ آسمان کی طرف ہوا آگئیں بعد کر کے اب تین چار بار گھر سے گھرے آہستہ آہستہ سانس لیں اس کے بعد سکون کے ساتھ پانچ منٹ کے لئے جس دم کریں اب اپنے پورے جسم کا تصور کریں باطنی آنکھ کے ساتھ یعنی جیسے آپ باطنی بصارت سے سر سے پاؤں تک اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں ساتھ ہی آگے کیلئے طریقہ کار اور جسم سے باطنی شخصیت کو نکالنے کے لئے میں اپنے روحانی باپ علامہ شاد گیلانی کا بیان کردہ مضمون جو کہ کسی روحانی رسالہ میں بھی چھپ چکا تھا من و عن بیان کرتا ہوں تاکہ کتاب کو شرف کے علاوہ روحانی باپ کی زبانی آپ کو ناقابل فراموش سبق دے سکوں۔

اکتوبر کا مہینہ ایک ٹھنڈی رات اور میں اپنے گھر کے کھلے صحن میں چارپائی پر لیٹ کر سونے کی تیاری میں تھا بالچوں کی چارپائیاں قریب قریب تھیں مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ مزاج سیر کی مشق شروع کر دوں۔ چوں کہ سو جانے کے بعد گھر بھر میں مطلقاً خاموشی چھائی تھی۔ میں نے آنکھیں بند کر کے ایک لمبا سانس کھینچا جس دم کر دیا ۵ منٹ تک سانس روکنے کے بعد پھر آہستہ آہستہ سانس باہر نکال دیا۔

پاؤں پھیل کر سو یا تھا تصور کیا کہ میرے دونوں پاؤں سرد ہو چکے ہیں بالکل سرد۔

ان میں سکت باقی نہیں رہی۔ ان میں اتنی قوت بھی نہیں رہی کہ حرکت میں آجائیں ان میں سوئی چھوڑ دوں تو در دیک نہ ہو۔ تصور کی گہرائی میں ڈوب چکا تھا لہذا پاؤں بچ بچ سن ہو چکے تھے تصور ہی میں دہرایا کہ یہ سننا ثابت اب بدن کے لو پر چڑھ رہی ہے۔ گھٹنوں تک بدن سن ہے اب ران اور کولوں تک سننا ثابت آچکی ہے سننا ثابت پیٹ میں محسوس ہو رہی ہے۔ سینے تک آئی ہے۔ اتھ سنا ہو چکے ہیں میرا پورا جسم سو چکا ہے۔ ہرگز ہن جاگ رہا ہے میں اپنے جسم کو حرکت نہیں دے سکتا اور یہ تصور اتنی پختگی اختیار کر گیا کہ بچ بچ میرا پورا جسم خیالاتی فالج میں مبتلا ہو گیا تھا اب مشق شروع کی۔ میرا جسم مجھے نظر آ رہا ہے پورا جسم۔ یہ میرا سر ہے۔ اس کے نیچے سینہ، پیٹ، ران، پنڈلی، پورا شاہ گیلانی، ہو بہو شاہ گیلانی اس شاہ گیلانی اور اس شاہ گیلانی میں موہ لہ فرق نہیں۔

لیجئے میں اپنے جسم سے بالکل الگ ہو کر چارپائی پر کھڑا ہو گیا چارپائی سے اتروں؟ ہاں ضرور۔ جو تے کی ٹھنک محسوس ہو رہی تھی۔ چارپائی سے اٹھنے کے باعث چارپائی کی چوٹوں میں چر چراہٹ کی آواز بھی آ رہی تھی کہ اچانک پڑوسی کا کتا دُور سے بھونکا۔ میں تصور اتنی نیند سے اچانک چونک اٹھا۔ ذہن ایک گہری مشق میں ڈوب چکا تھا۔ کتے کے بھونک نے اسے سمجھوڑ کر بیدار کر دیا۔ مگر ابھی جسم تصور اتنی فالج میں مبتلا تھا۔ اس لئے اسے جگانا بھی ضروری تھا اپنے آپ سے خطاب کیا کہ میرے سینے میں زندگی دوڑ رہی ہے۔ ہاتھوں میں حرکت آچکی ہے۔ اور زندگی کی ریت منچلے بدن کی طرف سرعت سے دوڑ رہی ہے۔ ران پنڈلیوں اور پاؤں میں خون کی حرکت تیز ہو گئی ہے۔ لیجئے میرے سامنے بدن میں پھر روح زندگی کام کرنے لگ گئی۔ میں تصور اتنی فالج سے باہر نکل آیا۔ میں نے کروٹ بدلی اور گلہ شریف پڑھ کر سو گیا۔

”دوسری رات“ انتہائی سکون کے عالم میں بستر پر لیٹ گیا جس دم کرنے کے

بعد تصور یہ کیا کہ میں چارپائی سے اٹھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور جو تاج پہن رہا ہوں۔ جوتے مجھے چارپائی کے نیچے پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ میں نے دونوں پاؤں میں جوتے پکڑ لیے لیچھے۔ تصور کے عالم میں میں چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ صحن میں تصوراتی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا سب افراد خانہ گہری نیند سو رہے تھے میں تصوراتی قدموں سے آہستہ آہستہ چلتا ہوں صحن کی لمبائی کو عبور کر کے گھر کے دروازے پر پہنچا تصوراتی ہاتھ نے دروازہ کی کنڈی کھولی۔ دروازہ کھلا میں آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا اگلی میں داخل ہو گیا۔ تصوراتی ہاتھ نے کھلے دروازے کے پت پھر بند کر دیئے کچلی مشرق کی طرف کھلی ہے۔ میں نے تصوراتی آنکھوں سے فضا کو دیکھا چاند آسمان پر چمک رہا تھا اور کچلی میں چاندنی چمکی ہوئی تھی۔ دیوار کا سایہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور میں نے چلتا شروع کیا تصوراتی قدم آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں۔ انیس شیرازی صاحب کے مکان کے دروازے پر پہنچ گیا دروازہ بند تھا۔ میرا تصوراتی ہاتھ بھائی انیس شیرازی کے دروازے کی کنڈی کی طرف بڑھا اور کنڈی کو میں نے زور زور سے کھٹکھٹا شروع کر دیا۔ کوڑا صاف طور پر میرے کانوں میں گری تھی اور میرا تصوراتی ہاتھ متواتر کنڈی کھٹکھٹا رہا تھا کہ اسنے میں اندر سے انیس شیرازی نے کوڑا دی کون ہے بھائی؟ میرے تصوراتی جسم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا ”میں انیس صاحب کے دروازے پر کھڑا تھا مگر حقیقت میں اپنے مسخر پر مراقبہ کی حالت میں تھا اور اپنے مسخر پر پڑے ہوئے بھی میں جتاں انیس شیرازی کی کنڈی کھٹکھٹا رہا تھا اور ان کی کوڑا کو واضح طور پر سن بھی رہا تھا۔ میں نے انیس صاحب کے کھٹکھٹانے کی آواز کو واضح طور پر سن بھی رہا تھا۔ میں نے انیس صاحب کے کھٹکھٹانے کی آواز سنیں وہ دروازہ پر آئے تو ان کے قدموں کی چاپ بھی سنی۔ انہوں نے دروازہ کھولا میں ان کو واضح طور پر دیکھ رہا تھا اور وہ دروازے سے سر باہر نکالے اور اوجھر تجسس بھری نگاہ

سے دیکھ رہے تھے کہ کس نے کنڈی کھٹکھٹائی ہے؟ مگر میرا تصوراتی بدن ان کو نظر نہ آسکتا تھا اس لئے وہ حیرت کے عالم میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے اور جب کسی شخص کو نہ دیکھ سکے اور بات ان کی سمجھ نہ آسکی تو زور سے انہوں نے دروازہ بند کر دیا اور لوچھی آواز سے پڑھا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ان کے دروازہ بند کرنے اور لاحول پڑھنے سے میرے تصوراتی بدن نے ایک جھنجھناہٹ محسوس کی اور میں کاغذ کے مربیع کی طرح ہلبلا کر مسخر پر اپنے جسم ہادی میں پھرا رہا ہوں گیا۔

یکدم آنکھ کھلنے کے باعث اٹھنے کی کوشش کی مگر چونکہ جسم پر عارضی فانی اثرات قائم کر کے مراقبہ کیا تھا۔ اس لئے اٹھ نہ سکا۔ ذہن نے فوراً مشورہ دیا کہ فانی اثرات دور کرنے کے لئے جسم کو ہدایت دی جائے۔ ساہج طریق کے مطابق میں نے ہدایت دے کر اپنے خوابیدہ اعضاء کو پھر بیدار کر دیا۔

یہ تھا روحانی باپ کا تجربہ ان کی زبانی باطنی شخصیت کو باہر نکالنے کے لئے انتہائی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے آپ کا تخیل لمحہ کے لئے یہ محسوس نہ کرے کہ آپ مسخر پر پڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپ نے یکسوئی کی مشقیں بھی بڑے ذوق و شوق کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ مکمل کر لی ہیں اور جس دم پر بھی عبور ہے اس لئے آپ کو کوئی دقت انتشاء اللہ و تعالیٰ نہ ہوگی۔ البتہ جب بھی محویت کے دوران خیال ہٹ جائے اور یہ ذہن میں آئے کہ آپ مسخر پر لیٹے ہیں تو اس دن یارات کو مشق کو موخر کریں اور اگلے دن یارات کو پھر مضبوط خیال کے ساتھ کو مشق کریں یہ سارا کچھ آپ کی یکسوئی پر منحصر ہے ذہن منتشر نہ ہو مکمل ارتکاز توجہ میں ڈوبا ہو جس میں دن میں مکمل قاذو پڑ جائے گا۔ شروع شروع میں جسم سے نکلنے کے بعد کسی حیز کو زور وغیرہ سے آپ کو تکلیف ہوگی اور آپ فوراً مسخر پر پہنچ جاتے ہیں

لیکن آہستہ آہستہ عام کواڑوں اور تیز و کرحت کواڑوں کے بھی آپ عادی ہو جائیں گے اور روزمرہ کی مصروفیت کی طرح بازار میں بھی جھوم لور گاڑیوں کی پریش پارانوں کی قضاء میں ہمارے معاشرے کے عام انسان کی مانند گھومتے رہیں گے۔ اور پریش پاران، ٹریفک کا اڑدھام، بے ڈھنگ موسیقی، تنگ سڑکیں، لور گلیاں، تھلاؤت، لاؤڈ اسپیکرز، پولیس کی بیٹیاں، دکانداروں کی فضول کواڑیں، آپ کے معمولات زندگی کی طرح معمولات دین جائیں گی۔ یہ سب ارحکاڑ توجہ کے اس مقام پر ہونے سے ممکن ہے کہ آپ کو دنیا مایہما آس پاس کی خبر تک نہ رہے۔ جیسے تمام خواہ ناہی آپ کی نیکوئی میں سامنے ہوں۔

اے جذبہ دل گر میں چاہوں

ہر چیز مقابل آجائے

جب آپ ان مدارج میں ترقی کرتے جائیں۔ اور روحانی صلاحیتیں کام کرکے گلیں مجموعہ بن جائیں تو اپنی ان صلاحیتوں اور عجیب کاموں کے کرنے کا کسی سے ڈر نہ کریں۔ ڈھنڈورہ نہ پیش منبط و جذب کرتے رہیں لوگوں میں شہی بھارنے سے گریز کریں ان باتوں اور خفیہ رازوں کا اظہار آپ کے لئے نقصان دہ ہوگا صلاحیت سلب ہو سکتی ہے اور تمام عمر کبھی کی طرح ہاتھ ملتے رہیں گے۔

اس سفر مراقبہ کے ساتھ ہی کتاب ”خیال و سانس“ کے اختتام کے لئے الفاظ سمیٹ رہا ہوں۔ مدہ فقیر نے کتاب میں خالصتاً مغیر مقصد اور مطلب کو بیان کیا ہے۔ بے جا مثالوں اور قیاسات کو یکسر مسترد کیا ہے۔ خواہ مخواہ کے طوالت سے مقصد بیان فوت ہو جاتا ہے کوئی پسو وضاحت طلب ہو یا کسی بات، امر میں راہ نمائی کی ضرورت ہو ہر شائق بذریعہ جوابی الفاظ اپنے سوال کے جواب اور شوق کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ قادر مبین و شائقین کی دعائیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا اور

زندگی کی وقاشامل حال رہی تو اسندہ کی تصنیفات میں بھی نادر و نایاب مخفی علوم کی مخصوص خدمت کی کوشش کروں گا۔ اللہ آپ کو نیک مقاصد میں سرخرو فرمائے۔

تمت بالکیر

دعاؤں کا طالب

ازلی گندگار

خالد خان خلجی

خط و کتابت: حیدر محمد خان خلجی روڈ کوئٹہ پاکستان

دسمبر ۱۹۹۶

مرچو

آمین پر رحم فرما۔۔۔۔۔ آمین



خالد خان خلجی



کی دیگر انمول بے نظیر تصانیف

فانوس الجفر

علم الجفر کے نایاب و نادر آسان اور سہل قاعدوں کا بیان جو ہر دور میں خفیہ رکھے گئے۔



فَاذْكُرْنِي اَذْكُرْكُمْ (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔) القرآن
اسم اعظم کے سرمد راز پر سیر حاصل ہے و تحقیق 'اسم اعظم' استخراج کرنے
کے قواعد اپنے غرض و مقصد اور کام کے مطابق اسمائے الہی کا بیان اور ورد

قرآن ڈکشنری

کسی بھی دینی و دنیاوی معاملے میں قرآن کیا کتاب ہے ؟ ہر سوال اور نکتے کا جواب
ایک طرح قرآن پاک کی ڈکشنری جس میں پورے قرآن مجید کے مضامین ابجد
کی ترتیب سے ہر بارے اور سئلے میں صرف اردو ترجمہ سے بیان کئے گئے ہیں
تاکہ مسلم اور غیر مسلم ہر کوئی اس بے نظیر ڈکشنری سے استفادہ کر سکے
اس نوعیت کی ڈکشنری پہلی بار آپ کی نظروں سے گذرے گی۔

ہر مسئلہ کے بعد قرآن مجید کی آیتیں

پیر محمد خان خلجی اردو ڈکویٹ پاکستان

فون : 840565

ادارہ روحانی سائنس

ملنے
پاکستان